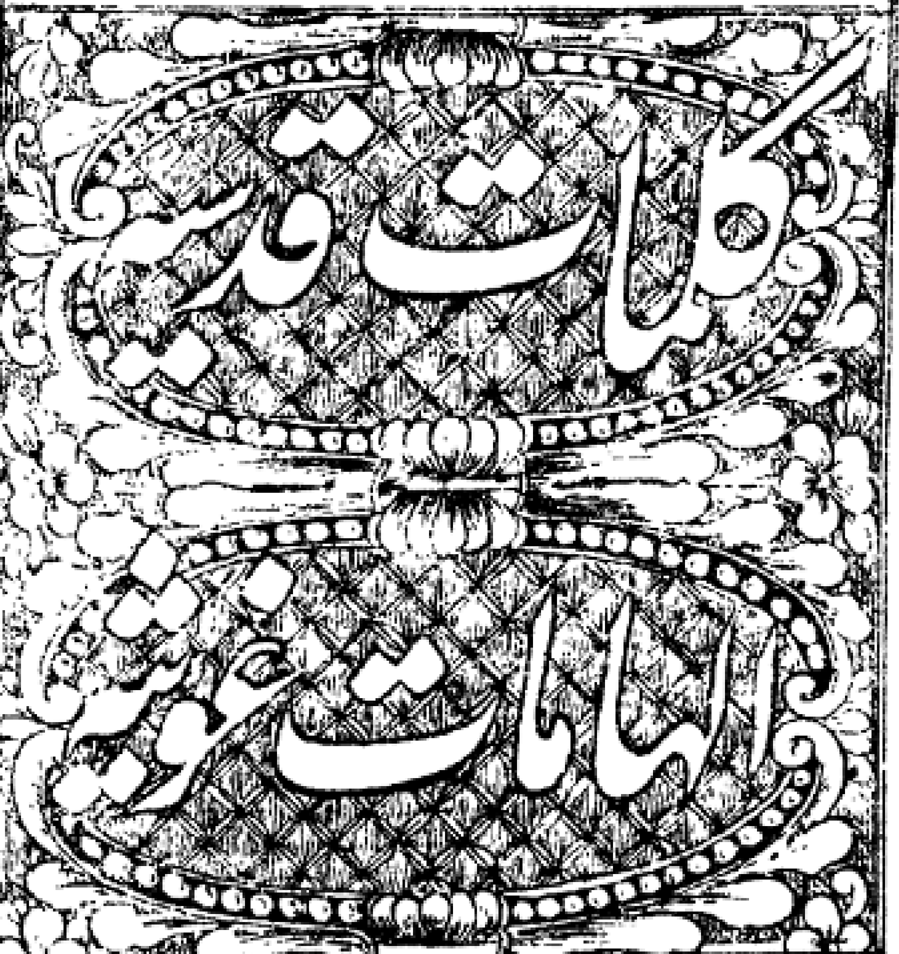
بمعونت صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

الحمد للہ علی احسانہ کہ مشعل طریق ایمان توشۂ راہ عرفان مجموعہ مقالات علیہ موسوم بہ



جسکو کمالات و معرفت دستگاہ حضرت فتح علیشاہ صاحب قادری چشتی نے اکثر کتب مشہورہ سے انتخاب فرمایا

مطبع منشی نولکشور میں بہزار حسن و خوبی چھپا

آن مالک الملک لایزالی است ؛ در سالک مجتش فتح علی است ؛ اور وہ حضرت اولا دسے جناب غوث ربانی قطب صمدانی محبوب رحمانی موصوف بصفات سبحانی مظہر ذات سلطانی قطب الاقطاب غوث الاعظم شاہ محی الملۃ والدین سید عبدالقادر جیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ تعالےٰ عنہ و قدس اللہ اسرارہ و نور اللہ مرقدہ کے ہین بسبب دامن گیر ہوتے برادران طریق کے الہامات رضی اللہ عنہ کو اکثر کتب مشہورہ سے جمع کر کے سات مدد فیض سبحانی اور مدد غوث صمدانی کے ترجمہ اُسکا زبان اُردو مین کیا تا عام اور خاص اُس سے بہرہ مند ہون پس نام اِس مختصر کا کلمات قدسیہ الہامات غوثیہ رکھا گیا شرف ہی اُس شخص کو کہ وجود اُسکا زیر سایہ لواے احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا اور کیا سعادت ہی اُس شخص کی کہ سر اُسکا زیر قدم قدمی علی رقاب کل اولیاء اللہ تا قادری کے ہوا ہی عزیزا اولد جزلابیہ ہذا ولد شریف عین لابیہ فی اتباع الاقوال والافعال والاحوال یعنی ہر ولد جز ہوتا ہی باپ کا اور یہ سلطان الاولیا عین باپ ہی اتباع کرنے مین اقوال اور افعال اور احوال کے اور اکثر اولیاء مرتبہ غوثیت اور قطبیت کا رکھتے ہین اور آن حضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ بلا شک وشبہ مرتبہ محبوبیت کا رکھتے ہین بیت چہ حاجت من بوصحت بگویم ؛ کہ عاجز گشت ہمہ مردان ثناے ؛ چہ وصف تو کند عاجز ذلیل ؛ تو خود در وصف کس سرگز نیائے ؛ الٰہی اگر نیک ہون یا بد دنیا اور آخرت مین زمرہ مین سگان آن حضرت رضی اللہ عنہ کے منسلک رکھ بیت شنیدہ ام کہ سگان را قلادہ می بندند ؛ چرا بگردن حافظ نمی نہی رسنے ؛ امید سالکان طریق سے یہ ہی کہ نظر صنعت عبارت پر نہ کرین کیونکہ غرض اِس طائفہ عالیہ کی حصول معانی ہی نہ حسن عبارت اور سہو اور خطا سے درگزرین العفو عند کرام الناس مقبول

آغاز رسالہ

قال غوث الاعظم رضی اللہ عنہ المستوحش عن غیر اللہ فہو المستانس باللہ فرمایا غوث اعظم نے جس شخص نے وحشت اختیار کی غیر حق سبحانہ سے اُسنے اُنس اور محبت حاصل کیا ساتھ حق کے یعنی جسنے تمام توہمات اور تصورات اور تخیلات کو اپنے سے دور کیا اور غیر اور سوی سے فانی ہوا اور ساتھ ذات احدیت کے یگانہ اور خودی سے اپنے بیگانہ ہوا پس اُسنے دریاے احدیت مین غوطہ لگایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اُس ذات احد کو سزاوار ہی کہ حقیقت انسان کو آئینۂ مظہر ذات اور صفات جلال اور جمال اپنے کا بنایا الانسان سرّی اور درود بے نہایت نثار اُنکے ہو جیو کہ مقصود ظہور خدائی سے ذات اُنکی ہی لولاک لما اظہرت الربوبیۃ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہ وعترتہ اجمعین بعد حمد اور صلوٰۃ کے التماس کرتا ہی بندۂ ہیچمقدار شرمسار امیدوار مغفرت پروردگار کہ ایک بندۂ درگاہ اور کمینہ خاک روبانِ بارگاہ رہنماے منازلِ تصدیق الواب کشاے معارفِ تحقیق مرشد سالکانِ صاحب حال رہبر رہروانِ اہل کمال گوہر درج شریعت وطریقت اختر برج معرفت وحقیقت پیرِ کاملِ یگانۂ فواضل ہادی خلائق رافع غایت مبیّنِ حقائق مجمل دقائق زبدۂ اتقیا خلاصۂ اولیا حضرت سید شاہ قادر حسین الصغریٰ قادری الجیلانی زید اللہ فیوضہم وبرکاتہم کا ہی نظم آن محرم رازِ لامکانی ⁂ موصوف بصفات لامکانی ⁂ افلاک بزیر پاے کردہ ⁂ در عالم عشق جاے کردہ ⁂ جاروفتہ از فناے توحید ⁂ پا کوفتہ در لجاے [رستے] تفرید ⁂ باطن ہویت وحقیقت ⁂ ظاہر شریعت وطریقت ⁂ آن پاک گزیدۂ مشائخ ⁂ وان محرمِ دیدۂ مشائخ ⁂ سلطانِ سریرِ اہلِ تمکین ⁂ سید قادر حسین ملت ودین ⁂

اُنا ہی اور آگے اسکے نہ کوئی مرتبہ قابل اشارہ کے ہی اور نہ لائق عبارت کے ہی ای عزیز لاہوت
محیط ہی اوپر جبروت کے اور جبروت اوپر ملکوت کے اور ملکوت اوپر ناسوت کے وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡط
یعنی لاہوت باطن ہی اور جبروت ظاہر اور جبروت باطن ہی ملکوت ظاہر اور ملکوت باطن ہی ناسوت
ظاہر پس جو ارادہ کہ لاہوت مین پیدا ہوتا ہی جبروت مین منہ دکھاتا ہی اور جبروت سے
ملکوت مین اور ملکوت سے ناسوت مین ظاہر ہوتا ہی لاتحرک شیئاً الا باذن اللّٰہ ای عزیز
لاہوت مانند تخم کے ہی اور جبروت ملکوت ناسوت مانند شاخ اور برگ اور گل کے ہی پیش از
ظہور کے درخت تخم مین پوشیدہ تھا نہ اسم ظاہر تھا نہ رسم اور بعد ظہور کے تخم درخت مین
نہان ہوا نہ نام تخم کا ہی نہ نشان پس قبل از ظہور خلق کے حق ظاہر تھا اور خلق باطن اور
بعد ظہور خلق کے حق باطن ہوا اور خلق ظاہر فہم سن فہم ای عزیز یہ خطاب حق سبحانہ کا طرف
محبوب کے ہی کہ یہ تمام تجھ مین ہی یعنی شریعت قول تیرا ہی اور طریقت فعل تیرا اور حقیقت حال
تیرا پس جیسا کہ انبیا علیہم السلام مین انسان اکمل حضرت سلطان الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام
ہین اسی قدر تمام اولیاء متقدمین اور متاخرین مین ذات پاک سلطان الاولیا رضی اللّٰہ تعالےٰ عنہ کی

دیگر ۳

قال عز وجل یا غوث الاعظم ماظہرت فی شیئ کظہوری فی الانسان یعنی نہین ہی ظہور میرا کسی چیز
مین جیسا کہ ظہور میرا انسان مین ہی کیونکہ انسان مجموعہ غیب اور شہادت اور ظاہر اور باطن
کا ہی اس لیے انسان کو مرآت حضرتین کہتے ہین اور قابل صفتین بھی نام رکھتے ہین یعنی ایک
حضرت وجوب دوسرا حضرت امکان یا ایک صفت جمال دوسری صفت جلال قال
علیہ السلام الانسان سر اللّٰہ فی الارض بیت عشق چون بنیاد در صحرا نہاد ؛ شور و شر اندر نہاد
ما نہاد ؛ چون صنوبر قلب انسان راست کرد ؛ منزل آنجا کرد و رخت اینجا نہاد ؛ اور سوا اسکے
انسان موصوف ہی سبع صفات حق سبحانہ سے یعنی سمیع ہی اور بصیر اور علیم اور کلیم اور حیّ
اور قیوم اور قائم بلکہ موصوف ہی تمام صفتون سے اسکی جیسا کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللّٰہ
علیہ وسلم نے کہ جو شخص موصوف ہووے ساتھ ایک صفت حق سبحانہ کے وہ بہشتی ہی صدیق
اکبر رضی اللّٰہ عنہ نے عرض کیا ہل فیّ یا رسول اللّٰہ فرمایا حضرت نے کلہا فیک پس معلوم ہوا کہ

اور سات ہویت مطلق کے موانست پیدا کی یعنی معرفت حاصل کی ہو فقد لیعدم شی من حیث الوجود فقد کان وجود شی موجود بہ وسعدوم بہ نفسہ ہیبت ما حجاب خودیم در ہمہ حال :: کہ بود کین حجاب برخیزو :: چون حجاب صفت نہانی شد :: قطرہ با بحر خود در آمیزد

دیگر ۲

قال عزوجل یا غوث الاعظم قلت لبیک یا رب الغوث قال کل طور بین الناسوت والملکوت فہی شریعۃ وکل طور بین الملکوت والجبروت فہی طریقۃ وکل طور بین الجبروت واللاہوت فہی حقیقۃ فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم کہا مین نے لبیک فرمایا جو طور کہ درمیان ناسوت اور ملکوت کے ہی وہ شریعت ہی اور جو طور کہ درمیان ملکوت اور جبروت کے ہی وہ طریقت ہی اور جو طور کہ درمیان جبروت اور لاہوت کے ہی وہ حقیقت ہی ای عزیز عالم ظاہر کو عالم ناسوت اور عالم محسوس اور عالم ملک اور عالم فرشتہ کو عالم ملکوت اور عالم ارواح کو عالم جبروت اور عالم معقولات اور جو عالم کہ سوائے انکے ہی عالم لاہوت کہتے ہین نظم فیض اول ز عالم لاہوت :: میرساند بعالم جبروت :: بر مراتب گذر کند آن گاہ :: ہمچنین بعالم ملکوت :: عالم ملک ظاہر بر آن :: اسم کردند عالم ناسوت :: یعنی لاہوت ذات اور جبروت صفات اور ملکوت فعل اور ناسوت اثر ہی ای عزیز ناسوت سے جبروت تک تمام اقوال اور افعال ہین الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی اور جب جبروت سے گذرا تو تمام حال ہی کہ الحقیقۃ احوالی یعنی شریعت عمل کرنا ہی اوپر گفتار میری کے اور طریقت عمل کرنا ہی اوپر کردار میرے کے اور حقیقت عمل کرنا ہی اوپر احوال میرے کے پس درمیان ناسوت اور ملکوت کے شریعت اور درمیان ملکوت اور جبروت کے طریقت اور درمیان جبروت اور لاہوت کے حقیقت ہی یعنی حال کہ لا الخبر بالمقال نہ اس جا گفتار ہی اور نہ کردار ای عزیز تن تیرا مرتبہ مین ناسوت کے اور دل تیرا مرتبہ مین ملکوت کے اور روح تیری مرتبہ مین جبروت کے اور سر تیرا مرتبہ مین لاہوت کے ہی جب ناسوت سے گذر یگا تو ملکوت کو پہونچیگا اور جب ملکوت کو چھوڑے جبروت سے ملے اور جب جبروت سے رہائی پاوے لاہوت کو پہونچے ای عزیز ذکر زبان کا ذکر ناسوتی لا الہ الا اللہ ہی اور ذکر دل کا ذکر ملکوتی اللہ اللہ ہی اور ذکر روح کا ذکر جبروتی ہو ہی اور ذکر سر کا ذکر لاہوتی

ای عزیز ناسوت کو عالم بہائم اور عالم خلق اور عالم شہادت اور عالم صورت اور عالم جوارح بھی کہتے ہین اور ملکوت کو عالم امر اور عالم سعقول اور عالم قلب اور عالم غیب اور عالم ... بھی کہتے ہین ...

کہ نہین اے غوث الاعظم کھانا اور پینا فقیر کا بعینہ کھانا اور پینا میرا ہی اے عزیز یہ اضافت واسطے شرافت اور بزرگی فقیر کے ہی جیسا کہ ناقۃ اللہ اور بیت اللہ یعنی اونٹنی صالح علیہ السلام کی اور خانہ کعبہ ملک خدا کی ہی یا معنی اسکے یہ ہین اذا تم الفقر فهو اللہ یا اذا تم الفقر یکون عیشہ کعیش اللہ یعنی فقیر حقیقی وہ ہی کہ موصوف ہووے ساتھ صفات حق سبحانہ کے اور خالی اور پاک ہو صفات بشری سے پس کھانا اور پینا ایسے فقیر کا بعینہ کھانا اور پینا حق کا ہوتا ہی اے عزیز عام خلق کھانے اور پینے اولیاء اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مانند کھانے اور پینے اپنی کے تصور کرتے ہین اور حال یہ کہ ایسا نہین ہی جیسا کہ فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ابیت عند ربی ہو یطعمنی ویسقینی اور عام خلق کلمات بیجا زبان پر لاتے ہین اور کہتے ہین کہ مالہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق اور نہین جانتے کہ یہ خاصان حق صرف نور ہین اور اوصاف بشری سے دور پس جو شی کہ تن مین انکی داخل ہوتی ہی تمام نور ہو جاتی ہی اے عزیز معلوم ہو کہ عالم محبت مین کھانا اور پینا محبوب کا عین کھانا اور پینا محب کا ہوتا ہی بلکہ افضل ہوتا ہی پس یہ خطاب ہر طرف محبوب کے اے غوث اعظم کھانا اور پینا تیرا عین کھانا اور پینا میرا ہی فہم من فہم رباعی

ہر کہ چیزی میکند در راہ حق ؛؛ روز و شب اللہ اکبر میزند ؛؛ از بخیلان دور می باید شدن ؛؛
کاتش دوزخ در و در میزند ؛؛

دیگر

قال رضی اللہ عنہ ثم سالت من ای شی خلقت الملائکۃ قال عزوجل خلقت الملائکۃ من نور الانسان وخلقت الانسان من نور ذاتی سوال کیا رضی اللہ عنہ نے اے پروردگار عالم کس چیز سے پیدا کیا تو نے فرشتونکو ارشاد ہوا کہ پیدا کیا مین نے فرشتون کو نور انسان سے اور پیدا کیا انسان کو نور ذات سے اپنی پس یہ الہام مطابق حدیث شریف کے ہی اول ما خلق اللہ نوری و روحی و عقلی و انا من نور اللہ والمومنون من نوری وانا من نور اللہ وکل شی من نوری اول قطرہ کہ اس دریاے محیط سے ٹپکا نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا اور اول وہ چیز کہ بطون سے ظہور مین آئی روح نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی اور یہ نور اور روح مصدر تمام موجودات کے ہین لولاک لما خلقت الافلاک لولاک لما خلقت الکونین بلکہ ظہور خدائی کا ظہور سے رسول صلے اللہ علیہ وسلم

انسان موصوف ہی تمام صفتون حق سبحانہ سے اور یہ مظہر خاص ہی حق کا ای عزیز انسان نام صورت کا نہین بلکہ نام معنی کا انسان ہی پس بعضے انسان ناقص ہین کہ صفت حیوانی رکھتے ہین اور بعضے کامل کہ جنہین صفت ملکی ہو اور بعضے اکمل کہ انہین صفت رحمانی حاصل ہی کہ الناس علی ثلثۃ اقسام اول ما یتشبھون البہائم اولئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا کہ ہمیشہ ہمت انکی اوپر کھانے اور پینے اور جماع کے ہی و ثانیہا یتشبھون الانبیاء کہ ہمت انکی سوا سے شوق اور ذوق اور محبت اور ذکر اور فکر حق کے نہین ہی اور ہمیشہ غرق دریاے مراقبہ اور مکاشفہ اور شہود اور عبادت کے ہین و ثالثہا یتشبھون الملائکہ کہ ہمت انکی بجز طاعت اور عبادت کے نہین ہوتی اور دائما مستغرق رہتے ہین اور صفات سے اپنے فانی اور صفات حق سے باقی ای عزیز اس الہام مین کیا راز حق کا ہی طرف محبوب کے کہ فرمایا ای غوث تو مظہر تام اور اکمل سیر ہی تجھ مین ساتھ ذات اور صفات اپنی کے ظاہر ہون تو سو مین اور مین سو تو پس اگر تو اس حالت مین اپنے کو ڈھونڈیگا مجکو پائیگا اور اگر مجکو ڈھونڈیگا اپنے کو پائیگا **بیت** تو من شدی من تو شدم تو جان شدی من تن شدم ✤ تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری ✤

دیگر ۴

قال رضی اللہ عنہ ہل لک مکان قال عز و جل لا یا غوث الاعظم انا مکون المکان فلیس لے مکان وستری الانسان سوال کیا رضی اللہ عنہ نے ای پروردگار تجکو مکان ہی جواب آیا کہ نہین ای غوث اعظم مین پیدا کرنے والا مکان کا ہون مجکو مکان نہین اور ستر میرا انسان ہی ای عزیز ذات حضرت حق سبحانہ کی نامحدود اور نامتناہی ہی اسکو مکان کس طرح ہوگا پس ثابت کرنے والا مکان کا کافر ہی اور جب کوئی چیز سوا اسکے موجود نہین پس مکان بھی اسکو نہین اور یہی مراد ہی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ سے **بیت** تا جوا از وی جدا نہ ایم ای دوست ✤ دیدہ بکشا دبہ بین کہ آن ہمہ اوست ✤ ما از و ظاہر ہم او از ما ✤ این بیاران شنو کہ بس نیکوست ✤✤

دیگر ۵

قال رضی اللہ عنہ ثم سألت ہل لک اکل وشرب قال عز و جل لا یا غوث الاعظم اکل الفقیر اکلی وشربہ شربی سوال کیا رضی اللہ عنہ نے کہ ای پروردگار عالم تجکو کھانا اور پینا ہی ارشاد ہوا

تیرا مجھ سے ہی یہانتک کہ اقوال اور افعال اور احوال تیرے بعینہ اقوال اور افعال اور احوال میرے ہین بیت جہان کہ بندہ از بندگان حضرت تست ؛ زان فدای من آمدہ کہ من فدای تو ام ؛

دیگر

قال عز وجل یا غوث الاعظم نعم الطالب انا ونعم المطلوب الانسان ونعم الراکب الانسان ونعم المرکوب لہ سایر الاکوان فرمایا حق سبحانہ کیا اچھا طالب مین ہون اور کیا اچھا مطلوب انسان اور کیا اچھا سوار انسان ہی اور کیا اچھا مرکوب واسطے اسکے تمام خلق رباعی راکب و مرکوب بایکدگر یار آمدند ؛ ہر یکے در کار خود ہشیار بیدار آمدند ؛ گر نباشد مظہر خاص خدا راکب خدا است ؛ از رین اکوان جو اسرد و نمود ار آمدند ؛ ای عزیز جب مجنون عاشق لیلی کا ہوا تمام شی مین ظہور لیلی کا دیکھا یہانتک کہ سگ لیلی کو بھی بجاے لیلی کے سمجھا پس جب حق سبحانہ جمال محمدی اور نور احمدی صلے اللہ علیہ وسلم پر عاشق اور شیدا ہوا حکم فرمایا یحبہم ویحبونہ اور واسطے فرمان برداروں کے ارشاد ہوا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ بیت تا از جانب معشوق نباشد کششی ؛ کوشش عاشق بیچارہ بجاے نرسد ؛ ای عزیز یہ خطاب ہی طرف محبوب کے کہ ای غوث کیا اچھا مطلوب ہی تو اور کیا اچھا طالب مین کیونکہ تو انسان کامل ہی اور مین حضرت حق اور جو کہ طالب تیرے مین وہ بھی بطفیل تیرے محبوب میرے ہین بیت عاشقان ہر چند مشتاقان جمال دلبر اند ؛ دلبران بر عاشقان از عاشقان عاشق تر اند ؛ عشق مے باز د بحسن وحسن می نازد بعشق ؛ آری آری این دو معنی عاشق یکدیگر اند ؛ اگر تو حقیقت پر نظر کرے خود طالب ہی اور خود مطلوب اور خود عاشق ہی اور خود معشوق بیت عاشق حسن خود است آن بے نظیر ؛ حسن خود را خود تماشا میکند ؛

دیگر

قال عز وجل یا غوث الاعظم الانسان سری وانا سرہ لو عرف الانسان منزلتہ عندی لقال فی کل نفس من الانفاس لمن الملک الیوم فرمایا حق سبحانہ ای غوث اعظم انسان بھید میرا ہی اور مین بھید انسان کا اگر پہچانتا انسان مرتبہ کو اپنے جو نزدیک میرے ہی البتہ کہتا ہر دم دمون سے اپنے کہ مین مالک ہون اور مجھی کو ہی بادشاہی آج کے روز اور نہین ہی واسطے کسی کے سواے میرے یعنی انسان سر اللہ ہی کہ ظہور ذات کا اس صفت مین کامل ہی اور جب ذات اس مظہر مین ظاہر

کے ہی لولاک لما اظہرت الربوبیۃ یعنی کل موجودات وجود سے تیری ظہور مین آئے اگر تو نہوتا کوئی
شئی ظاہر نہوتی کون خدا کہتا اور کس پر خدائی ظاہر ہوتی ای عزیز جب نور احد کا تنزل فرما کر
احمد ہوا پس معلوم ہوا کہ اشارہ آنا احمد بلا میم سے طرف حقیقت کے ہی ای عزیز یہ خطاب طرف
محبوب کے ہی کہ ظاہر اور باطن تیرا نور احمدی ہی صلے اللہ علیہ وسلم اور تو انسان کامل ہی خلق ن
کو نور سے تیرے پیدا کیا اور تجھکو نور سے اپنے فافہم ولانسان رباعی مظہر خاص بود انسان
نیک دریاب گر توئی عاقل ؛ غیر او نیست ہر چہ می بینی ؛ ہست انسان وجملگی فاضل

دیگر

ل
قال اللہ عزوجل یا غوث الاعظم جعلت الانسان مطیتی وجعلت سائر الاکوان مطیۃ الانسا
فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم کیا مین انسان کو سطیہ اپنا اور کیا مین تمام خلق کو مطیہ انسان کا
یعنی مظہر خاص سیرا انسان ہی اور ظہور میرا انسان مین ہی اور انسان مظہر خاص تمام خلق (یعنی سواری ۱۲)
کا ہی اور ظہور اسکا تمام خلق مین ہی پس انسان مربوب ہی اور حق سبحانہ رب اور تمام خلق مربوب
ہی اور انسان رب جیسا کہ حدیث قدسی مین وارد ہی خلقت العالم لاجلک وخلقتک لاجلی
رباعی چون ذات خود را در اسما نہاد ؛ سر خود بر آدم وحوا نہاد ؛ ہر چہ باطن بود از وے
شد پدید ؛ ظاہر او را ذکر اسما نہاد ؛ ای عزیز انسان امیر ہی اور باقی اسیر اور انسان حاکم
ہی اور باقی محکوم لسان الامیر لسان اللہ والانسان ظل اللہ فی الارض اور انسان خلیفہ حق
کا ہی انی جاعل فی الارض خلیفہ بیت نہ مسجود ملائک آدم آمد ؛ کہ نور پاک در وے بود مدغم
اگر این نکتہ دانستی عزازیل ؛ ہزاران سجدہ آوردی دمادم ؛ ای عزیز عالم کبریٰ مین حضرت
حق مانند شخص کے اور انسان مانند سایہ کے ہی اور عالم صغرےٰ مین انسان مانند شخص کے
اور تمام عالم مانند سایہ کے ہی پس حرکت اور سکون اور قیام اور قعود انسان کا سوا ے
حضرت حق کے نہین ہو الحی القیوم الذی لا تتحرک شئی الا باذن اللہ بیت چون دانستی کہ ظل
کیستی ؛ فارغی ور مردی و در زیستی ؛ ای عزیز فرمان بردار اسکو کہتے ہین کہ کسی طرح مخالف
نہو جیسا کہ سایہ کہ بالکل مطیع اور فرمان بردار انسان کا ہی ای عزیز یہ راز اور خطاب حضرت
حق کا طرف محبوب کے ہی کہ ای غوث تو انسان کامل ہی کہ قیام اور قعود اور حرکت اور سکون

اسقدر کیمیا ہو پس محبت حقیقی کی کس طرح پر تاثیر ہوگی

دیگر ۱۱

قال عزوجل یا غوث الاعظم جسم الانسان ونفسہ وروحہ وسمعہ وبصرہ ولسانہ ویدہ ورجلہ کل ذلک اظہرت نفساً لنفسی لاہو الا انا ولا انا غیرہ فرمایا حق سبحانہٗ نے ای غوث اعظم تن انسان کا اور نفس اور روح اُسکی اور سننا اور دیکھنا اُسکا اور زبان اور ہاتھ اور پاؤن اُسکے بلکہ تمام وجود کو اُسکے ظاہر کیا ہمنے از روے ذات کے واسطے ذات اپنی کے نہ وہ انسان مین ہون اور نہ مین غیر انسان کا نظم چون مظہر و مُظہر بدین سے :: ای دوست پہ بین بگو کہ از بہی شنو ظہور فعلی :: الا کہ زبانے است دروے :: اسرار دقیق اگر بدانی :: گفت یکے جو زبانے دنی :: ای عزیز فرمایا حق سبحانہٗ نے انسان ظہور تمام میرا ہے اور مین ساتھ ذات اور صفات اور اسمار اور افعال کے اُسمین ظاہر ہون یعنی انسان نہ عین مین ہون اور نہ وہ غیر مجھسے ہے پس مطلق نہ مقید ہے اور نہ مقید مطلق اگرچہ از روے حقیقت کے مقید عین مطلق ہے مصرع گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی :: ای عزیز یہ راز ساتھ محبوب کے ہے کہ غوث تو انسان کامل ہے تمام مراتب کو طے کیا اور مقید مطلق ہوا اور قطرہ دریا مین ملا اور نور مطلق ہوا پس اگر محب کو ڈھونڈھین محبوب کو پاوین اور اگر محبوب کو طلب کرین محب سے ملین

دیگر ۱۲

قال عزوجل یا غوث الاعظم اذا رایت المحرق بنار الفقر والمنکسر بکثرۃ الفاقۃ فتقرب الیہ لا حجاب بینی وبینہ فرمایا حق سبحانہٗ نے ای غوث اعظم جب دیکھے تو کسی کو جلا ہوا آتش فقر سے اور شکستہ اور گداختہ بہت فاقہ کشی سے پس صحبت حاصل کر تو ایسے شخص کی کیونکہ نہین ہے حجاب درمیان میرے اور اُسکے ای عزیز جب کہ تونے نفس امارہ کو ریاضت اور مجاہدہ اور مباحثہ اور محاربہ اور مجادلے سے اسیر اور فرمان بردار کیا لوامہ ہو جاتا ہے اور جب اُسنے کم کھانے اور کم سونے اور کم چلنے اور کم کلام کرنے کو اپنے سے اٹھادیا نفس ملہمہ ہو جاتا ہے اور جب اُسنے خلوت اور عزلت کو اپنے سے اٹھادیا نفس مطمئنہ ہو کر خطاب سے ارجعی کے مشرف ہوتا ہے اور صفت تخلقوا باخلاق اللہ کی پیدا کرتا ہے اور الان فی الازل

پس یہ مظہر سر ذات ہوا البتہ ضرور کیگا کہ آج کے روز بغیر میرے دوسرا صاحب اور مالک ملک
کا نہین پس اسی واسطے حق سبحانہ نے فرمایا کہ انسان سر میرا اور ہمسا نہ اور ہمدم اور ہمراز میرا ہی نظم
در سر چہ نظر کنم بہ تحقیق :: جز صورت او دگر نہ بینم :: چون ذات نیست درین معما :: با غیر و سو
کجا نشینم :: چون گشت یقین کہ نیست جز من :: بی خود شوم و بخود نشینم :: ای عزیز کیا راز
حق سبحانہ کا ساتھ محبوب کے ہی کہ فرمایا ای غوث پیش ظہور سے میرے سر تیرا تھا یعنی تو باطن
میرا تھا اب بعد ظہور کے مین باطن تیرا ہون کیا سخن بلند ہی کہ فرمایا مین سو تو اور تو سو مین
پس یہ مین اور تو اعتباری ہی ورنہ خودی اور دوئی کچھ باقی نہین اور جو عارف کہ اس مقام
کو پہونچتا ہی اور معرفت حاصل کرتا ہی وہ کہتا ہی کہ مجھی کو ہی آج کے روز بادشاہت اور
حکومت پس یہ مرتبہ میسر نہین ہوتا مگر اتباع کرنے سے محبوب کے کیونکہ یہ راز اور سر محبون کا
ہی اور خطاب مطلوبونکا فافہم

دیگر ۱۰

قال عزوجل یا غوث الاعظم ما اکل الانسان وما شرب وما قعد وما قام وما نطق وما صمت وما فعل
وما سکن وما توجہ لشئی وما غاب عن شئی الا انا ساکن ومتحرک فیہ فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم نہین
کھاتا ہی انسان کوئی چیز اور نہین پیتا اور نہین بیٹھتا اور نہین کام کرتا اور نہین خاموش رہتا
اور نہین سکون کرتا اور نہین متوجہ ہوتا طرف کسی چیز کے اور نہین غائب ہوتا کسی چیز سے مگر مین
ساکن اور متحرک ہون اُس انسان مین ای عزیز حق سبحانہ نے فرمایا کہ تمام افعال انسان مین مین
حاضر ہون اور مین ناظر مین قادر ہون اور مین ظاہر کیونکہ انسان خلیفہ میرا ہی اور مین خلیفہ
بنانے والا پس تمام افعال خلیفہ کے بعینہ افعال خلیفہ بنانے والے کے ہوتے ہین ای محبوب
تو انسان کامل ہی تجھ مین ساتھ ذات اور صفات انہی کے ظاہر ہون پس کھانا اور پینا اور
دیکھنا اور سننا اور نشست اور برخاست تیری ساتھ میرے ہی کس واسطے کہ عالم محبت مین محب
اور محبوب مانند نفس واحد کے ہوتے ہین چنانچہ کلام قدسی اُسی پر شاہد ہی فاذا احببتہ عبدی
فاحببتہ کنت لہ سمعاً وبصراً ولساناً ویداً بی یسمع وبی یبصر وبی ینطق وبی یبطش فافہم جیسا کہ مجنون نے
محبت مین لیلی کے محو ہوا اپنے کو تمام لیلی پایا اور کہا انا لیلی ولیلی انا جب محبت مجازی

سوتے خواب مگر نزدیک میرے پس نہین کھایا مین نے طعام اور نہ پیا مین نے پانی اور نہ کیا
مین نے خواب مگر ساتھ دل حاضر اور چشم ناظر سے نزدیک پروردگار اپنے کے ای عزیز واسطے
حق سبحانہ کے بندگان خاص ہین کہ جب انھون نے معرفت حاصل کرکے اپنے کو مہالکات سے باہر
نکالا ہی اور مرتبۂ انسانیت سے درگذر کر مرتبۂ ملکیت کو پہونچے ہین اور عالم وحدت سے
آشنا ہوکر حضرت بے نیازی سے انسیت پکڑی ہی اسوقت کھانا اور پینا اور سونا انکا ساتھ
حق سبحانہ کے ہوتا ہی جیسا کہ قول بایزید بسطامی قدس سرہ کا ہی آنا قول وانا اسمع وہل فی
الدارین غیری اور جیسا فرمایا شیخ ابوداود دقی نے لافرق بینی وبین ربی الاان تقدمت
بالعبودیۃ رباعی چون ہمہ ہرچہ ہست او باشد :: اول و آخرش یکے باشد :: ذات او دان
ہرچہ می بینی :: ہمچو آبے کہ در حجر باشد :: ای عزیز نیت اولیا راور انبیا علیہم السلام کی کھانے
واسطے تقرب حق سبحانہ کے ہی پس کھانا اور سونا انکا مانند دوسرونکے نہین بلکہ کھانا اور سونا
انکا ساتھ دوست کے ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ابیت عند ربی وھو
یطعمنی ویسقینی بلکہ کھانا انکا ذوق اور شوق حضرت حق کا ہی بیت کرشمہ وصلش بخواب
دیدم :: زہی مراتب خوابی کہ بہ زبیداری است :: ای عزیز یہ وہ طعام اور شراب اور
خواب ہی کہ اگر ایک ذرہ اس طعام سے اور ایک قطرہ اس شراب سے اور ایک لمحہ اس خواب سے
تجکو عطا کرین نظر کو نین پر نہ ڈالیگا تو اور چشم ہمت ہمیشہ حور اور قصور پر نہ کھولیگا پس مازاغ
البصر وماطغیٰ نقد وقت تیرا ہوجائیگا اور بسبب اس طعام اور شراب کے ہر دو جہان نظر
مین تیرے زہر تلخ دکھائی دیگا ای عزیز یہ طعام اور شراب حصہ انبیا اور اولوالعزم اور خاص الخاص
اولیاؤنکا ہی بعضونکو سال ہین اور بعضونکو مہینے مین اور بعضونکو ہفتہ مین اور بعضونکو ہر دم
اور جناب سلطان الاولیا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ہمیشہ تھا یہانتک کہ زندگی انکی ساتھ اس طعام
اور شراب کے اور راحت انکی ساتھ اس خواب کے تھی

دیگر ۱۴

قال عزوجل یا غوث الاعظم من حرم عن سفر الباطن ابتلی بالسفر الظاہر ولم یزد منی الا بُعدًا منی
فی السفر الظاہر فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم جو شخص کہ محروم کیا گیا سفر باطن سے

کما کان فی الابد ہو جاتا ہی پس جبکہ سالک حجاب نفسانی اور صفات لبشریت سے درگذرا
اور ہستی اور خودی کو اپنی چھوڑ کر ساتھ نیستی اور بیخودی کے ملا نہین رہتا ہی حجاب درمیان
اُسکے اور درمیان حق سبحانہ کے کس واسطے کہ حجاب انسان کا یہی ہستی اُسکی ہی رباعی ما حجاب
خودیم در ہمہ حال ٭ کی بود کین حجاب برخیزد ٭ چون حجاب صفات فانی شد ٭ قطرہ با بحر
ہمہ در آمیزد ٭ ای عزیز مراد فقر اور فاقہ سے نزدیک صوفیہ کرام کے نیست اور نابود ہونا ہی
خودی اور ہستی سے اپنی اذا تم الفقر ہو اللہ سے مراد یہی ہی اور مقصود الفقیر لا یحتاج الی
اللہ و لا الی نفسہ سے یہی ہی ای عزیز نیستی صفت عبودیت کی ہی اور ہستی صفت ربوبیت کی
اللہ غنی انتم الفقرا جبتک کہ سالک صفت عبودیت سے نہ گذریگا ساتھ صفت ربوبیت کے
نہ پہونچیگا یعنی جب نیست مطلق ہوگا اُسوقت ہست مطلق ہو جائیگا ای عزیز جبکہ درویش نے
اپنے کو ساتھ آتش فقر کے جلایا نور مطلق ہو گیا یعنی جب آلایش خودی اور دوئی کی
آتش فقر سے جل گئی اس صورت مین حجاب درمیان مین نہین رہتا اور یگانگی اور قرب
حقیقی ظاہر ہوتی ہی فافہم ای عزیز یہ راز ساتھ محبوب کے ہی فرمایا کہ ای غوث نزدیکی تیری
عین نزدیکی میری ہی اور عبودیت اور خدمت تیری عین عبودیت اور خدمت میری ہی
یعنی تو سو مین اور مین سو تو لا حجاب بینی و بینک جیسا کہ جب لوہا آتش مین ڈالین لوہا
رنگ اور صورت اور صفت آتش کی لیتا ہی اور تمام آتش ہو جاتا ہی اور نہین فرق رہتا
درمیان آتش اور لوہے کے ای عزیز یہ وہ فقر ہی کہ فخر کیا ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
الفقر فخری اور یہ خاص پیشہ سلطان الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی جیسا کہ فرمایا لکل نبی
حرفۃ ولی حرفتان الفقر والجہاد ای عزیز مراتب فقر کے بہت اعلیٰ ہین اور نشان اُسکا
بے نشان ہی من لم یذق لم یدر

دیگر ۱۳

قال عز و جل یا غوث الاعظم ان لی عبادا لا تاکل طعاما ولا تشرب شرابا ولا تنم نومۃ الا عندی
فما اکلت طعاما ولا شربت شرابا ولا نمت نومۃ الا القلب حاضر وعین ناظر عند ربی فرمایا حق سبحانہ نے
ای غوث اعظم تحقیق کہ واسطے میرے بندے ہین کہ نہین کھاتے طعام اور نہین پیتے پانی اور نہین

اور تجلیہ روح اور سر کا ہی جسنے سفر ظاہر کیا صنعت کو دیکھا اور جسنے سفر باطن کیا صانع کو پایا ای عزیز مراد سفر ظاہر سے سیر الی اللہ ہی اور مراد سفر باطن سے سیر فی اللہ ہی نقل ہی کہ جو اولیاء اللہ زمانہ مین رابعہ بصری کے تھے موسم بہار مین رابعہ سے کہتے کہ باہر آ صنعت کو دیکھ رابعہ آہ مار کر فرماتی کہ اندر آؤ تم تا صانع کو دیکھو پس معلوم ہوا کہ سفر ظاہر صنعت دیکھنا ہی اور سفر باطن صانع کو دیکھنا جو شخص کہ مبتلا ہو سفر ظاہر مین وہ محروم رہتا ہی حضوری باطن سے اور جو کہ مشغول ہو تزکیۂ نفس مین ومبادر رہتا ہی تصفیۂ دل اور تجلیہ روح اور سر سے ای عزیز سفر ظاہر سلوک ہی اور سفر باطن جذبہ پس لازم ہی کہ بموجب ارشاد مرشد کامل کے سفر باطن مین کوشش کرے عنقریب منزل مقصود کو پہونچے اکثر خلائق سفر باطن مین عمر صرف کرتے ہین اور خیال فاسد طرف عبادت ظاہر اور ریائی اور خودنمائی کے مشغول ہوکر سمجھتے ہین کہ مقصود کو پہونچے لیکن نہین پہونچے یہ تمام فریب نفس کا ہی

دیگر ۱۵

قال عزوجل یا غوث الاعظم الاتحاد حال لا یعبر بلسان المقال فمن آمن بہ قبل ومن ردا لاتحاد ردا لحال ومن ردا لحال فقد کفر ومن اراد العبادۃ بعد الوصول فقد اشرک باللہ العظیم

فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث الاعظم اتحاد نام حال کا ہی کہ تعبیر نہین کیا جاتا وہ حال ساتھ زبان قال کے پس جو کوئی کہ ایمان لایا ساتھ حال اور اتحاد کے وہ شخص مقبول حق ہی اور جسنے کہ رد کیا اتحاد کو رد کیا حال کو پس وہ شخص کافر ہی اور جو کوئی کہ ارادہ کرے عبادت کا بعد وصول کے پس تحقیق کہ اُسنے شرک کیا ذات حق سبحانہ مین ای عزیز بقیہ وقت کو حال کہتے ہین الحال بقیۃ الوقت اور وقت مقام مین وصول کے ہی اور وصول مرتبہ مین بے شعوری کے پس مرتبہ مین حال کے بے شعوری ہی اور جو شخص کہ حال کو پہونچا اُسکو کچھ نسبت باقی نہین رہتی اور معلوم ہو کہ اول مرتبہ سالک کا ذوق ہی الذوق اول المراتب من مراتب السلوک اور بعد ذوق کے شوق اور بعد شوق کے وجد اور بعد وجد کے سر اور بعد سر کے حال اور حال نام وقت کا ہی اور بعد وقت کے فنا اور بعد فنا کے وصول پس جو شخص کہ ذوق اور شوق مین مقید ہوکر قال سے نام اُسکا حال رکھے ایسے حال کا کچھ اعتبار نہین اور اُسکو اِس حال سے کچھ

وہ شخص مبتلا کیا جاتا ہی ساتھ سفر ظاہر کے اور نہین زیادہ ہوتا ہی اسکو طرف سے میرے مگر دوری
محبت سفر ظاہر مین اور مہجوری اور غفلت اور نسیان یعنی جو شخص کہ باطن مین اپنے سفر کرکے
مجکو طالب نہ کیا اور گردش جہان کی کرکے ساتھ خواہشات نفس کے مشغول ہوا پس اس سفر
سے کچھ حاصل نہین سوائے دوری درگاہ حق سبحانہ سے کس واسطے کہ سفر باطن سے نور اور صفا
اور آشنائی حاصل ہوتی ہی اور سفر ظاہر سے بعد اور جہالت اور کدورت اور بیگانگی پس
اس صورت مین زمرہ سے بہائم کے خلاص نہوگا اشعار ع سر و پائے برہنہ رفتی ؛ غم کن
کہ قدمی براہ نہ رفتی ؛ اندیشہ خویش مختصر کن ؛ بنشین و درون خود سفر کن ؛ ظاہر سفر گر رہ
دراز است ؛ در باطن خود ببین کہ چہ راز است حدیث شریف مین وارد ہی کہ سافروا فی الباطن تصحوا عن مرض الحجاب و تغنموا عن
واردات الغیبت پس جو شخص کہ اسکو سفر باطن سے حاصل نہوا گویا محروم رہا وہ شخص لذت
حضوری اور شوق اور ذوق باطنی اور قرب معنوی سے اور بے نصیب ہوا مشاہدہ اور
مکاشفہ اور معاینہ سے ای عزیز سفر ظاہر سیر کرنا جہان کا ہی اور سفر باطن سے متوجہ ہونا طرف
جانان کے اور جو درویش کہ بغیر ارشاد مرشد مجذوب سالک کے طرف عبادت ظاہری صوم
اور صلوٰۃ نفل کے یا طرف عمل ریائی اور خودنمائی اور خودبینی اور خودپرستی کے مشغول ہووے
اسکو اصطلاح مین عارفون کے سفر ظاہری بری کہتے ہین پس وہ شخص محروم کیا جاتا ہی
سفر باطنی سے اور وہ سفر باطن حضور اور سرور اور جمعیت اور مشاہدہ اور مکاشفہ اور معاینہ ہی
اور اسکو اصطلاح مین صوفیہ کے سفر باطنی بحری کہتے ہین اور اعمال ظاہری منظور خلق کے ہین
اور اعمال باطنی منظور حق کے ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و نیاتکم
پس سفر ظاہر آراستہ کرنا تن کا ہی اور سفر باطن آراستہ کرنا دل کا کہ نظرگاہ حق کا ہی ای عزیز راہ
حق کی راہ دل سے ہی جسنے راہ دل کی پائی حق کو پایا اور جسنے یہ راہ چھوڑی گمراہ ہوا ای عزیز
القلب بیت اللہ لازم ہی کہ خانہ دل کو خار اور خاشاک غیر سے پاک اور صاف رکھ
تا گنجینہ امانت حق کا آئینہ ہو القلب حرم اللہ وحرام ان یلج فیہ غیر اللہ بیت گر بجاروب
لا تو رفتی راہ را ؛ کے رسی در سرای الا اللہ ؛ ای عزیز سفر ظاہر کام زاہدونکا ہی اور سفر باطن
کام عاشقونکا اور مراد سفر ظاہر سے تزکیہ نفس کا ہی اور مراد سفر باطن سے تصفیہ دل کا

بعینہ وہ جمال معشوق کا نہین بلکہ ظہور صورت آفتاب کا پانی مین اوجمال معشوق کا آئینہ مین ہوتا ہی
اسی طور جب عارف اور عاشق دل کو ایسی صفائی دے جمال معشوق حقیقی کا اسمین ظاہر
ہوتا ہی تعالیٰ اللہ عن ذلک علوا کبیرا اور اگر کوئی شخص سنکر اس حال اور اتحاد کا ہوگا وہ
کافر ہی کس واسطے کہ یہ حال اور اتحاد تمام انبیا اور اولیا رخاص کو تھا اور انکار کرنا حال سے
انبیا اور اولیا کے کفر ہی ای عزیز معلوم ہو کہ معنی من اراد العبادۃ بعد الوصول فقد اشرک باللہ
العظیم کے یہ ہین کہ دوری حق سبحانہ سے بیگانگی ہی اور وصول ساتھ حق سبحانہ کے
یگانگی پس یگانگی مین متوجہ طرف بیگانگی کے ہونا محض شرک ہی مصرع سلطان کہ ہرجا
خیمہ زد غوغا نماند عام را:: خودی مین آنا محض شرک ہی کیونکہ خودبین خدابین نہین ہوتا
بیت سعدی بخویشتن نہ توان رفت سوے دوست:: کا بخاطرت نیست کہ اغیار بگذرد::
قول شیخ فریدالدین عطار کا ہی بیت تو درو گم شو کمال اینست و بس:: گم شدن گم کن وصال
اینست و بس:: خودی سے اپنے گم ہونا کمال ہی اور شعور سے اپنے گذرنا وصال ہی جب اپنے سے
اور شعور سے اپنے در گذرا اور سبحانہ عبادت ہی نہ بندگی نہ عابد ہی نہ معبود پس ارادہ عبادت
کا اس مقام مین شرک ہی فافہم ای عزیز اگر کوئی سوال کرے کہ عبادت زینت اور لباس اولیا
اور انبیا علیہم السلام کا ہی اور کسی نے واسطے ترک کرنے عبادت کے خبر نہ دیا اسکے دو جواب ہین
اول جواب یہ ہی کہ فرمایا سلطان الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم نے لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک
مقرب ولا نبی مرسل پس وقت مین وصال حق کے متوجہ طرف عبادت کے ہونا اور ارادہ عبادت
کا کرنا محض شرک ہی کیونکہ اسوقت اور اُس حالات مین اگر جبریل علیہ السلام یار ہوتے اغیار
ہوجاتے اور خودی سے اپنے بیزار چنانچہ اگر اُس حالت مین جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتے حضرت
فرماتے من انت روایت ہی کہ ایک روز ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا داخل
دروازہ حجرہ شریف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوئین اُسوقت آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
اسی مراقبہ مین تھے حضرت نے فرمایا من انت عائشہ صدیقہ نے عرض کی بنت صدیق حضرت نے
فرمایا من صدیق عائشہ صدیقہ نے عرض کی صدیق محمد حضرت نے فرمایا من محمد فسکت عائشہ
رضی اللہ عنہا وتحیرت وعادت پس خاموش ہوئین عائشہ رضی اللہ عنہا اور متحیر ہوکر واپس چلی گئین

خبر نہین بلکہ وہ پوشیدہ کرنے والا حال کا ہی کہ الفقر من الستر پس حال نام جذبہ حق کا ہی کہ سالک
جذبہ سے عالم مشاہدات کو پہونچتے ہین جیسا کہ فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے انجذبۃ من جذبات
الحق یوازی من عمل الثقلین ای عزیز جو زمانہ کہ گذرا اُسکو ماضی کہتے ہین اور زمانہ آیندہ کو
مستقبل اور زمانہ موجود کو حال اور حال بیان مین نہین آتا مگر ساتھ رمز اور اشارہ کے پس
حال بغیر حال کے معلوم نہین ہوتا رباعی حال را در قال نتوان داشتن ؛ تخم اندر شورہ
نتوان کاشتن ؛ حال صوفی را کسے منکر شود ؛ خاک اندر دیدہ اش انباشتن ؛ ای عزیز
شرح اور بیان اس سخن کا دراز ہی بجز حال کے درست ہوگا اور حلول اور اتحاد مذہب میں
وجماعت کے منع کیا گیا ہی کس واسطے کہ ذات حق سبحانہ کی پاک اور منزہ ہی حلول اور اتحاد سے
کیونکہ حلول داخل ہوتا ایک شی کا دوسری شی مین ہی اور اتحاد ملنا ایک شی کا ساتھ دوسری
شی کے ہی پس حق سبحانہ ہر دو سے مبرا ہی اور مذہب حلول اور اتحاد کا باطل ہی اسی واسطے عزیز
اس سخن کا بیان کرتا ہی کہ معنی اتحاد کے حال ہین چنانچہ فرمایا الاتحاد حال اور بیان اسکا
عقل اور صاحب عقل سے درست نہ آیگا کیونکہ شریعت گفتار ہی الشریعۃ اقوالی اور حجت
شریعت کی واسطے صاحب عقل کے ہی اور واسطے عاشق اور صاحب حال کے نہین کہ ان
اللہ لا یواخذ العشاق بما صدر منہم کسواسطے کہ صاحب حال دیوانہ ہی اور دیوانہ پر حد شرع
جاری نہین بیت ہر چہ از دیوانہ آید در وجود ؛ عفو فرمایند از آن دیوانہ زود ؛ ای عزیز
تعلق زبان کا ساتھ خلق کے ہی اور تعلق دل اور سر کا ساتھ حق کے پس لازم ہی کہ زبان
ساتھ خلق کے رکھے اور دل حق کو سونپے تا برخورداری پاوے ای عزیز یہ حلول اور اتحاد
سرمایہ قبول کا ہی اور پیوستگی باطن کا اور نہین ہی حلول اور اتحاد ظاہر کا تعالے اللہ عنہ
علوا کبیرا اگر ایک ذرہ اس اتحاد کا تجھ مین ظاہر ہو ہستی سے تیری رہائی دے اور یگانگی باطن
کی پیدا کرے فرمایا عین القضاۃ ہمدانی قدس سرہ کہ بعضے علما رنادان اس حال کو حلول
اور اتحاد جانتے ہین پس جان تیری فدا اس حلول اور اتحاد کے کیونکہ یہ حلول اور اتحاد
دوسرا ہی اور وہ دوسرا اسکے ساتھ اُسکے کچھ نسبت نہین اور معلوم ہو کہ اگر عکس آفتاب کا
پانی مین دیکھا جاوے وہ عکس عین آفتاب نہین اور اگر جمال معشوق کا آئینہ مین دیکھا جاوے

کہ کوئی شخص اعتماد اوپر طاعت اور عبادت اپنی کے نہ کرے اور نظر اوپر فضل حق سبحانہ کے رکھے
اور ایمان اوپر قلم ازلی کے لاوے اور نجات دینے والا اور ہلاک کرنے والا حق کو جانے نہ غیر کو
پس اگر قلم ارادہ حق سبحانہ کا اوپر سعادت اسکے جاری ہوا ہی وہ شخص مسعود اور نیک بخت
ہی اور اگر قلم ارادہ حق سبحانہ کا اوپر شقاوت اسکے چلا ہی وہ شخص شقی اور بدبخت ہی اور یہ
خیال نہ کرے کہ عبادت میری سبب سعادت کا ہی اور گناہ میرا باعث شقاوت کا ہی
کیونکہ سعادت اور شقاوت اسوقت سے ہی کہ نہ یہ شخص تھا اور نہ گناہ اور نہ طاعت پس
مذہب اہل سنت جماعت کا یہ ہی بیت زہ زہت بچہ کار آید اگر راندہ درگاہی :: بکفرت چہ زیان
دارد چو خواندۂ درگاہی :: ای عزیز کافروں کو ہر وقت گمراہی دوسری ہی اور مومنوں کو
ہر وقت ہدایت دوسری یضل من یشاء و یہدی من یشاء جلال اور جمال یہ دو صفت
حق سبحانہ کے ہین اور حجاب ذات کی یعنی حق سبحانہ نے ذات کو اپنی ظہور مین جلال اور جمال
کے پوشیدہ کیا وگرنہ ارنا الاشیاء کما ہی طلب نہ کرتے اور حق سبحانہ نے آدم اور ابلیس کو
موسیٰ اور فرعون کو ابراہیم اور نمرود کو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابوجہل کو
ضد ایک دوسرے کا پیدا کیا اسم اور ظہور مین فرق ہی حقیقت مین ایک خود آپ ساتھ
ان صورتوں اور شکلون مختلف کے جلوہ فرما ہوا ہی بیت در ہر صورتے حسنے کہ ہست
از جمال اوست :: در نقاب معنوی آن شاہ مستور من :: ای عزیز کام حق سبحانہ کے ساتھ
سبب کے نہین جسکو چاہتا ہی بغیر سبب کے بلاتا ہی اور مقبول فرماتا ہی اور جسکو چاہتا ہی
بے سبب نکالتا ہی اور راندۂ درگاہ کرتا ہی اور جو کچھ کہ چاہتا ہی اور جانتا ہی کرتا ہی محتاج
کسی چیز کا نہین اور نہین اندلیشہ کرتا کسی چیز سے اور بے نیاز مطلق ہی ماضی اور مستقبل
اور حال نزدیک اسکے یکسان جو چاہا کیا اور جو چاہیگا کریگا یفعل اللہ مایشاء و یحکم مایرید
وماشاء اللہ کان و مالم یشاء لم یکن رباعی آنرا کشی از صومعہ در دیر گبران افگنی ::
این را کشی از بتکدہ در حلقۂ رندان کنی :: چون وچرا در کار تو عقل زبون را کے رسد ::
فرمان دہ حضرت توئی حکمے کہ خواہی آن کنی :: عزازیل کہ عابد ساٹھ لاکھ برس کا تھا اور
بلعم ادبی صیبا کو صومعہ قدس اور سجادہ قرب سے باہر نکالا اور حضرت ابوبکر اور حضرت

پس اس حالت مین کہان ہی عبادت دوسرا جواب یہ ہی کہ بعد وصول کے عبادت انکی مانند
عبادت دوسرونکے نہین کیونکہ اُس مقام مین خود عابد اپنے سے اور شعور سے اپنے فانی ہی پس
اگر عبادت اپنے سے جانے یا طالب اجرت کا ہو یا نجات اپنی اس عبادت سے طلب کرے یا
خودی پر اپنی نظر پڑے شرک ہوتا ہی جیسا کہ شیخ شبلی قدس سرہ وقت نماز کے فرماتے ان
صلیت فاشرکت وان لم اصل فکفرت ای عزیز یہ وہ مقام ہی کہ جب رسول صلے اللہ علیہ وسلم
مقام مین قاب قوسین کے پہونچے رب العزت سے فرمان ہوا کہ قف فان اللہ یصلی زیادہ اس سے
زبان کو طاقت بیان کی نہین حال چاہیے نہ قال

دیگر ۱۶

قال عز وجل یا غوث الاعظم من سعد بسعادت الازلی فطوبی لہ لم یکن مخذولاً ابداً بعد ذلک
فقط ومن شقی بشقاوت الازلی فویل لہ لم یکن مقبولاً بعد ذلک فقط فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم
جو شخص کہ نیک بخت ہی ساتھ نیک بختی ازل کے پس خوشی ہووے اسکو کہ نہو گا مردود ہمیشہ
بعد اُسکے اور جو شخص کہ بدبخت ہی ساتھ بدبختی ازل کے پس دوزخ ہی واسطے اُسکے اور نہو گا
مقبول بعد اُسکے ہرگز یعنی جو شخص کہ ازل مین ہیئت ذاتی پایا جیسا کہ وہیئت اللہ کہتے ہین پس
وہ شخص مرتبہ جہالت سے نکلا اور حقیقت کو پہونچا اور معرفت کو حاصل کیا اور اُسکو سعادت
ازلی میسر ہوئی اور مقبول بارگاہ ہوا ہرگز مردود نہو گا اور جو شخص کہ اس قلب کو صابون
انابت سے غسل نہ دیا اور استعداد اور قابلیت کو حاصل نہین کیا اور توہمات اور تخیلات
اور تصورات غیر اور سوالے مین رہکر لذات دنیوی مین مشغول رہا اور مقام ملکوتی کو فراموش
کیا اور معرفت الٰہی سے دور رہا پس وہ شخص مردود ہوا اور جہالت سے ملا اور شقاوت
ازلی مین پہونچا اور مقام اصلی سے دور ہوا ہرگز مقبول نہو گا اور زمرہ مین حیوانون کے سا
شیخ محی الدین عربی قدس سرہ فرماتے ہین الحمد اللہ الذی خلق الحمار علی صورۃ البشیر نظم
سیان عارف وجاہل ز سوزی ہست گردانی :. یکے از معرفت نازد یکے سوزد ز نادانی :.
رہا کن وہم وہستی را کہ این غیر وسوسے آرد :. بیا بنشین بپاک تا این رمز برخوانی :. بیا در
عالم وحدت کہ تا مقبول حق گردی :. اگر تو بازمانی کنون مردودی فرمانی :. ای عزیز مراد یہ کہ

اپنی کو نیست نہ کرکے خواہشات کو دور نہ کریگا ساتھ دوست کے نہ پہونچیگا جیساکہ موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا تجوع ترانی شیخ بایزید کو فرمان ہوا کہ دع نفسک وتعال اور فرمایا سلطان الانبیا علیہ السلام نے اجیعوا بطونکم واعدوا جسادکم واکشفوا اکبادکم لعل ترون اللہ جہرۃ ای عزیز لازم ہی تجکو کہ واسطے وصول محبوب کے زاد اور راحلہ فقر کا تیار کرے تا بسبب اس توشہ کے پہونچے کیونکہ ابتدا مین تجرید اور انتہا مین تفرید شرط ہی اور تجرید و تفرید حاصل نہین ہوتی مگر ساتھ فقر اور فاقہ کے ای عزیز مراد فقر سے نیستی اور فنا اور محویت ہی اور مراد فاقہ سے خودی اور پندار اور دوئی ہی جبتک کہ سالک کو نیستی اور فنا حاصل اور میسر نہو لقا اور ہستی دوست کی ظاہر اور حاصل نہین ہوتی اور جبتک کہ روزہ خودی اور دوئی کا نہ رکھے افطار اسکا ساتھ دوست کے نہین ہوتا ابیت عند ربی وہو یطعمنی ویسقینی ای عزیز مراد روزہ سے پرہیز کرنا غیر سے اور خواہشات اور لذات نفسانی اور جسمانی سے ہی اور مراد افطار سے وصال اور مشاہدہ عین حق کا ہی ساتھ شوق اور ذوق سر اور روح کے کہ الصوم لی وانا اجزی بہ پس روزہ انفصال ہی اور افطار اتصال فافہم

دیگر ۱

قال عزوجل یا غوث الاعظم لو علم الانسان ماکان لہ بعد الموت ماتمنی الحیواۃ فی الدنیا فیقول بین یدی اللہ فی کل لمحۃ ولحظۃ یارب امتنی امتنی فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم اگر جانیگا انسان اس چیز کو کہ بعد موت کے ہی واسطے انسان کے ہرگز آرزو نہ کریگا زندگی کی دنیا مین پس کہیگا وہ انسان ہر لحظہ اور لمحہ کہ ای پروردگار میرے جلد موت دے مجکو ای عزیز عشق مانند سونے کے اور معشوق مانند چاندی کے اور عاشق مانند سنگ کے ہی العشق کالذہب والمعشوق کالفضۃ والعاشق کالحجر پس چاندی اور سونا ہر دو سنگ مین پوشیدہ ہین اور جبتک کہ پوشیدہ ہین قیمت انکی مانند قیمت سنگ کے ہی اور جب استاد کامل اسباب جمع کرکے انکو سنگ سے باہر نکالے ایک مثقال سونا صدہا من سنگ کی قیمت پیدا کرتا ہی اور ہر ایک زبان حال سے کہتا ہی انا الذہب وانا الفضۃ وانا الحجر اسی طرح سالک مانند سنگ کے ہی جبتک مرشد کامل بھی ریاضت مین اسکو نڈالے عشق پیدا نہوگا اور جب عشق پیدا ہوا طالب معشوق کا ہوگا یعنی معرفت پیدا کرتا یا اپنی تو لہذا گریہ کا رت جیا لگی

عثمان رضی اللہ عنہما کو تبکدہ لات اور عزیٰ سے خارج کرکے سر حلقۂ اولیا اور اصفیا کا کیا یعنی
جبکہ زنجیر شقاوت ازل کی گردن مین اُس لعین کی تھی عبادت ظاہری اُسکو کچھ فائدہ نہ دی
اور جبکہ رشتۂ سعادت ازل کا گردن مین اُن مسعودون کے تھا بت پرستی اُنکو کچھ نقصان نکی

دیگر ۱۷

قال عزوجل یا غوث الاعظم جعلت الفقر والفاقة مطیتین الانسان من رکبہا فقد بلغ المنزل قبل ان یقطع المفازات والبوادی فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم گردانا مین فقر اور فاقہ کو مرکب خاص واسطے انسان کے پس جو شخص کہ سوار ہوا اُس دونون مرکب پر پس تحقیق کہ پہونچا وہ شخص منزل کو اپنی پیش از قطع کرنے سے منزلون اور جنگلون کے ای عزیز مراد فقر سے محتاج ہونا بندہ کا ہی طرف حق سبحانہ کے اور وہ فقر تجرید چاہتا ہی واسطے پہونچنے منزل کا مقعد صدق عند ملیک مقتدر کے اور مراد فاقہ سے خودی اور ہستی اپنی سے باہر آنا ہی یا مراد فقر سے الفقر فخری ہی اور مراد فاقہ سے مازاغ البصر وما طغیٰ ہی بیت ما جان فدائے خنجر تسلیم کردہ ایم ؛ خواہی بدار وخواہ بکش رائے رائے تست ؛ پس فقیر وہ شخص ہی کہ طرف حق سبحانہ کے محتاج ہی اور صاحب فاقہ وہ شخص ہی کہ جبتک کہ مقصود کو اپنے نہ دیکھے تجلی جلالی اور جمالی پر نظر نہ کرے اور چشم روح کو ہمیشہ گرسنہ اور تشنہ واسطے جمال دوست کے رکھے اور واردات اور کشوفات سے مُنھ پھیرے اور ساتھ غیر حق سبحانہ کے سکون نہ کرے پس واسطے ایسے شخص کے رواہیت حق سبحانہ کی ہی اگرچہ بوادی اور منازل قطع نکیا ہو یعنی موت اور قبر اور سوال اور حساب اور حشر اور صراط اور میزان اور بہشت اور دوزخ کو ای عزیز اگر چاہتا ہی تو کہ اس دریاے عمیق اور صحراے مہلک سے گذرے اور کنارہ مراد کو پہونچی لازم ہی کہ اوپر کشتی یا مرکب فقر اور فاقہ کے سوار ہووے تو پس یقین کر کہ واسطے قطع کرنے ان منزلون کے بہتر اس مرکب سے مرکب دوسرا نہین کیونکہ حجاب اس راہ کا اور بند اس گذرگاہ کا تعلقات ہین بیت تعلق حجاب است وبیحاصلی ؛ چو پیوندہا بگسلی واصلی ؛ پس تعلق نہین دور ہوتا ہی اور پیوند نہین ٹوٹتا ہی مگر ساتھ فقر اور فاقہ کے کسواسطے کہ مراد فقر سے نیستی ہونا ہی اور مراد فاقہ سے توڑنا خواہشات نفسانی کا ہی جبتک

فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے بالیت رب محمد لم یخلق محمداً کیونکہ درمیان بندہ اور خدا کے یہی قالب مزاحم ہی جب قفس قالب سے نجات پایا حق کو پہونچا اور جو شخص کہ تمنا اس زندگی صوری کا کرے ہرگز حق سے نہین ملتا من کان میتاً فاحیینٰاہ یعنی فرمایا حق سبحانہ نے جو شخص کہ فانی ہو ساتھ موت معنوی کے پس زندہ کرتے ہین ہم اسکو ساتھ رویت اپنی کے یعنی جبکہ دیکھے مجکو زندہ ہوا ساتھ اسی زندگی کے کہ نہین ہی موت بعد اسکے شاید خضر علیہ السلام کو یہی آبحیات میسر ہوا ہو بیت مردیم ہمہ تشنہ بیہات :. ما خشک لب و تو در آبحیات :. نحن اقرب الیہ منکم ولکن لاتبصرون بیت جان زتنم تو بسبری مرکب بیہات درمیان :. رو نما و جان ببرد بہانہ را :. ای عزیز یہ موت وہ ہی کہ فرمایا حق سبحانہ نے فتمنوا الموت ان کنتم صادقین و گرنہ آرزو کرنا موت ظاہری کی منع ہی اور آرزو کرنا موت معنوی کی فرض پس جو شخص کہ ساتھ اس موت کے مرا وہ ہمیشہ زندہ ہی نظم وقت مردن اگرم شربت دیدار رسد :. وہ چہ شیرین بود آن تلخی جان کندن :. در شوق تو عاشقان چنان جان بدہند :. کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ای عزیز یہ آشنا وہی طرف محبوب کے ای غوث اگر عام اور خاص مرتبہ کو تیرے معلوم کرین کہ جو پردۂ غیب مین ہی البتہ ہر لحظہ اور ہر لمحہ موت اپنی چاہینگے پروردگار سے اپنے

دیگر ۱۹

قال عزوجل یا غوث الاعظم حجۃ الخلایق عندی یوم القیامۃ الصم والبکم والعمی ثم التحیر والبکا وفی البصر کذلک فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم حجت خلایق کی نزدیک میرے روز قیامت مین بہرا ہونا ہی اور گونگا ہونا اور اندھا ہونا اور بعد اسکے حیرت ہی اور گریہ وزاری اور بینائی مین ہی اسی طرح ای عزیز حق سبحانہ نے روز قیامت خلایق سے سوال کریگا اُن نعمتون سے کہ عطا کی گئین تھین دنیا مین شنوائی اور بینائی اور گویائی سے کہ کیا شکر اس نعمت کا بجالائے تم اگر کوئی سوال کرے کہ حیوانات کو بھی یہ نعمت مرحمت ہوئی اُنسے کیون نہین سوال ہوتا جواب اسکا یہ ہی کہ گویائی اور بینائی اور شنوائی انسان کی دوسری ہی اور حیوان کی دوسری کیونکہ یہ نعمت انسان کی تعلق ساتھ روح کے رکھتی ہی نفخت فیہ من روحی اور یہ روح نیز تو حق کا ہی پس اگر گویائی اور شنوائی انسان اور حیوان کی

گردد تباہ :: چاہ ظلمات ست دنیا ای عزیز :: سعی کن تا خود برون آئی زچاہ :: ہر کہ در چاہ ضلالت بند شد
کار وبارش جملگی گردد تباہ :: آن زمان باشد سعادت پیش حق :: یاشار وانا رقیامت رو سیاہ ::
یکے بگذشت از تقلید عام :: راہ تحقیقش نباے یا اللہ :: ای عزیز دنیا قید خانہ ہی واسطے مومنون کے
الدنیا سجن المومنین پس قید خانہ مین کسی طرح کا آرام اور آسایش نہین ہوتا بعضون نے فرمایا
الدنیا راحۃ لیس فیہا راحۃ اور بعضون نے کہا الدنیا کثیف الادم ای عزیز جاے مگروہ مین ہرگز
راحت نہین ہوتی مگر شخص مگروہ جاے مگروہ مین قرار اور آرام پاتا ہی جیسا کہ کرم نجاست کا
بجز نجاست کے خوش نہین ہوتا اور قرار نہین پاتا ای عزیز تمام نعمتین اور راحتین آخرت مین
ہین اگر دنیا مین ہوتین کوئی انبیار اور اولیار علیہم السلام سے رحلت نفرماتا اور سفر آخرت کا
اختیار نہ کرتا پس وعدہ دیدار حق سبحانہ کا بھی اُسی جا مقرر اور ثابت ہی الموت جسر یوصل
الحبیب الی الحبیب یعنی موت پل ہی پہونچاتا ہی دوست کو طرف دوست کے جبتک کہ اس پل
پرسے گذر نہ کریگا ساتھ محبوب کے نہ پہونچیگا ای عزیز معلوم ہو کہ موت دو قسم ہی ایک موت
صوری دوسری معنوی موت صوری اختیار سے نہین ہوتی جیسا کہ حق سبحانہ نے فرمایا
اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون اور موت معنوی اختیاری ہوتی ہی جیسا کہ
فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے موتوا قبل ان تموتوا جسکو کہ یہ موت حاصل ہوئی مقصود کو
اپنے پہونچا بیت ہر کہ در عشق کسی بمیر و ہمہ تن جان باشد :: ہر کہ او جان بدہد زندہ بجانان باشد ::
اور موت اختیاری یہ ہی کہ تمام خواہشات اور لذات شیطانی اور نفسانی سے پاک ہووے اور صفات ذمیمہ
اور صفات بشریہ سے باہر آوے اور کسی چیز پر ارادہ اُسکا باقی نہ ہی جیسا کہ مردہ قصد کسی چیز کا نہین کرتا ہی
اور اپنی کو ساتھ حق سبحانہ کے سپرد کردے اور اپنے تصرف اور حرکت پر نظر نہ کرے جیسا کہ مردہ ہاتھ مین غسال
کے افوض امری الی اللہ اور یہ موت حصہ انبیا اور اولیا علیہم السلام کا ہی ای عزیز اس موت سے
مرنا کام مردون کا ہی جو کہ اس موت معنوی سے مرا مقصود کو پہونچا بیت جان بجانان دہ گرنہ
از تو لبتاند اجل :: ہم تو منصف باش آخر این نکو یا آن نکو بیت چو روزے بہ بیچارگی جان
دہی :: ہمان بہ کہ در پاے جانان دہی :: کیونکہ سالک کو بعد فنا کے بقا ہی پس فانی ہونا
کیون نچاہیگا کس واسطے کہ جبتک زندگی دنیا سے باہر نہ آئیگا ساتھ زندگی ابد کے نہ پہونچیگا

نظر کو انہی دیکھنے سے عیب مومنوں کے ڈھانکنے اور دیکھنے سے عیب انہی کے بنا کرے تا قبر مین اُسکے. راحت پیدا ہو نظم اگر تو عاقلی و مرد ہشیار * زعیب دیگران خود را نگاہدار * بعیب خویشتن دو دیدہ بکشا * اگر ہستی درین رہ مرد دانا *

دیگر ۲

قال عز وجل یا غوث الاعظم المحبة حجاب بین المحب والمحبوب فاذا فنی المحب عن المحبة فقد وصل الی المحبوب فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم محبت حجاب ہی درمیان عاشق اور معشوق کے پس جب فانی ہوا عاشق محبت سے پس تحقیق کہ پہونچا وہ ساتھ معشوق کے یعنی واصل ہوا ای عزیز سیم محبت کی پردہ ہی درمیان احمد اور احد کے جب یہ پردہ درمیان سے اُٹھ جاے احمد واصل ہو گا ساتھ احد کے یعنی صورت قالب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی حجاب ہی درمیان صورت احمد اور احد کے جب یہ قالب درمیان سے اُٹھ جاے احمد واصل ہو گا احد مین پس قالب انسان کا محبت ہی کیونکہ حق سبحانہ نے محبت سے اپنے پیدا کیا اور روح نور اُس قالب کا ہی اور محب اور عاشق ہی اور حق سبحانہ محبوب اور معشوق ہی پس روح جب قالب سے جدا ہووے ساتھ حق سبحانہ کے واصل ہوتی ہی یعنی قطرہ دریا مین گم ہوتا ہی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ یہی قالب حجاب ہی جیسا کہ حدیث قدسی مین آیا وجودک حجاب بینی وبینک ای عزیز محبت عشق کو کہتے ہین اور محب عاشق کو اور محبوب معشوق کو پس محبت مرتبہ وحدت کا ہی اور اسکو برزخیۃ الکبریٰ بھی کہتے ہین اور یہ محبت اور وحدت حجاب ہی درمیان احدیت اور واحدیت کے اور جبتک کہ مرتبہ وحدت سے نہ گذریگا مرتبہ احدیت کو نہ پہونچیگا اور معلوم ہو کہ احدیت ذات کو کہتے ہین اور وحدت صفات کو اور واحدیت اسمار اور اکوان اور افعال کو جیسا کہ صاحب قوت القلوب نے فرمایا حجاب الذات بالصفات وحجاب الصفات بالاسمار وحجاب الاسمار بالافعال پس جبتک کہ افعال سے نہ گذریگا ساتھ اسمار کے نہ پہونچیگا اور جبتک کہ اسمار سے نہ گذریگا ساتھ صفات کے نہ پہونچیگا اور جبتک کہ صفات سے نہ گذریگا ساتھ ذات کے نہ پہونچیگا اور مطلوب حاصل نہو گا بیت اگر تو بگذری از جز اسما * بکنی در عالم وحدت تماشا * بیت حجاب ذات میدان کہ صفات است * رسیدن در صفات از ممکنات است *

برابر ہوتی حیوان سے یہی سوال کیا جاتا یہ وہ سماعت ہے کہ سامع کلام حق کی ہے اور یہ وہ
بصارت ہے کہ ناظر کمال حق کی ہے اور یہ وہ کلام ہے کہ ذاکر حق کا ہے پس روز قیامت نادم اور
شرمندہ ہونگے اور افسوس کرینگے کہ کان سے کلام حق کا سنا عمل نہ کیے اور زبان سے طرف
ذکر حق کے مشغول ہووے اور آنکھ سے مشاہدہ آیات حق کا نہ کرکے مستغرق ہووے پس جہت
نعمتین انسان سے دور ہوجائینگی اُسوقت معلوم ہوگا اور نہایت گریہ اور زاری کرینگے اور
متحیر اور بے ہوش ہوجائینگے کہ کسواسطے شکر اس نعمت کا بجا نہ لائے اور حق ادا نہ کیے النعمۃ اذا
فقدت عرفت اور یہ الہام دوسری روایت سے ایسا ہی قال لی یا غوث الاعظم حجۃ الخلائق
علی عند القیام والصم والبکم والعمی فتحیر وبکی قال الفقیر لک فرمایا حق سبحانہ نے واسطے میرے
اے غوث اعظم حجت خلایق کی اوپر میرے ہے نزدیک قایم کرنے نماز کے اور دقت خاموشی کے
اور وقت بہرا ہونے اور گریہ اور زاری کرنے کے اور وقت نابینا کرنے انہی کے پس متحیر ہوے
غوث اور گریہ کیا فرمایا حق سبحانہ نے کہ قبر واسطے تیرے ہے یعنی فرمایا حق سبحانہ نے کہ حجت
آدمیون کی اوپر میرے چہار چیز سے ہے اگر بجالاوین اور ادا کرین اول نماز اور نماز کے تین مرتبہ
ہین پہلا قیام یہ مرتبہ نباتات کا ہے کہ ثواب تمام عبادتون نباتات کا اس مرتبہ مین میسر ہوتا ہے
پس لازم ہے کہ اس مرتبہ قیام مین ترک کرنا ہوا اور ہوس اور لذات اور خواہشات نفسانی
کا کرے دوسرا مرتبہ رکوع یہ مرتبہ حیوانات کا ہے کہ ثواب عبادتون تمام حیوانات کا اس مرتبہ مین
حاصل ہوتا ہے پس لازم ہے کہ اس مرتبہ مین ترک کرنا وہم اور خیال اور تصور اور فخر اور مفاخرت
کا کرے تیسری مرتبہ قعود یہ مرتبہ جمادات کا ہے کہ ثواب عبادتون تمام جمادات کا اس مرتبہ
مین حاصل ہوتا ہے پس لازم ہے کہ ترک کرنا انانیت اور تکبر اور فخر کا کرے اس مرتبہ مین اور
دوسری اُن چہار چیزونکا بکم ہے یعنی خاموشی سخن ناشائستہ اور ناصواب سے جیساکہ فحش
اور کذب اور غیبت اور بہتان اور سخن چینی وغیرہ قال علیہ السلام من سکت سلم ومن سلم نجی
تیسرا اُن چہار کا صم ہے یعنی بہرا ہونا سننے سے کلام غیر حق کے پس لازم ہے کہ گریہ اور زاری
کرے اقوال بد اور افعال ناپسندیدہ سے جیساکہ کہتے ہین لاہل الخاص بکاء کثیرۃ وضحکۃ
قلیلۃ بموجب فرمان حق سبحانہ کے فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا چوتھا اُن چہار کا عمی ہے یعنی

کہ آواز الست کا ازل مین تھا اب بیان رقص اور وجد مین آنا روحون کا کس سبب سے ہی
اُسکے دو جواب ہین اول یہ ہی کہ کلام حق سبحانہ کا ایسا لطیف اور شریف ہی کہ جب سے آواز اُسکا
گوش جان مین پہونچا لذت اُسکی روز قیامت تک باقی ہی بسبب اُسکے ارواح ہمیشہ رقص اور حرکت
مین ہین اور بباعث اُسی لذت کے استغراق اور محویت اُنکو حاصل ہی اور ہر لحظہ صدا اُس آواز
کی کان مین موجود ہی دوسرا جواب یہ ہی کہ جیسا ذات حضرت حق کو نہایت نہین ہی کلام کو
اُسکے بھی انقطاع اور نہایت نہین پس جب کلام حق کو نہایت نہین حرکت اور وجد ارواح عاشقون
کو بھی سکون اور قرار نہین فافہم ای عزیز حرکت ظاہری نتیجہ حرکت معنوی کا ہی اور حرکت
روح کی علامت ذوق اور شوق کی ہی پس شوق روح کا قلب مین اثر کرتا ہی اور قلب سے
قالب مین آتا ہی اُسوقت تمام اعضا حرکت مین آتے ہین اور مرغ روح ارادہ پرواز کا کرتا ہی
اور چاہتا ہی کہ قفس بدن سے باہر نکلے اور وطن اصلی کو پہونچے لاکن قفس دامنگیر ہوتا
رزقنا اللہ وایاکم ہذہ النعمۃ بلطفہ وکرمہ

دیگر ۲۲

قال عزوجل یا غوث الاعظم من سالنی عن الرؤیۃ بعد العلم فھو محجوب بعلم الرؤیۃ ومن ظن ان
الرؤیۃ عن العلم فھو مغرور برؤیۃ الرب فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم جو شخص کہ سوال کرے
مجھسے رویت کا بعد علم رویت کے پس وہ شخص محجوب ہی ساتھ علم رویت کے اور جو شخص
گمان کرے تحقیق کہ رویت علم سے ہی پس وہ شخص مغرور ہی ساتھ رویت رب کے ای عزیز
دیدار حق سبحانہ کا ایک طور پر نہین بعضون کو بہشت مین ہوگا جیسا کہ فرمایا رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکم سترون اللہ کما ترون القمر لیلۃ البدر اور بعضونکو خواب مین بصورت مرد صالح
اور متقی اور زاہد کے چہرہ نورانی سجادہ کاندھے پر اور تسبیح ہاتھ مین یا کسی عورت مخدرہ
مستورہ صاحب عصمت کو مصلے پر ورد اور ذکر مین اور مانند اُسکے ہو کیونکہ رؤیۃ اللہ فی المنام
جائزۃ اور بعضون کو دل مین کہ حق سبحانہ ایک دریچہ دل سے کشادہ کرتا ہی تا مومن
سالک اُس آئینہ دل مین جمال معشوق حقیقی کا معاینہ کرے اور بعضے مرید باطن مین سیر
کے مشاہدہ حق کا کرتے ہین اور حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو یہی معاملہ شب معراج

اے عزیز ایک دائرہ کھینچ اور درمیان اُسکے ایک خط سیدھا کر دو قوس ظاہر ہونگے پس ایک قوس کو عاشق اور دوسرے کو معشوق تصور کر اور خط درمیان کا محبت جیسا کہ یہ ہے (شکل) پس جبوقت خط محبت کا درمیان سے دور ہوجاے ہر دو قوس ایک دائرہ ہوجائیگا تمیز درمیان عاشق اور معشوق کے نہ رہیگا فافہم اے محبوب نظر محبت سے اُٹھا اور شعور اپنا کھو اور محب اور محبوب ہر دو کو از روے حقیقت کے ایک جان کہ تون المحب تون محبوبہ

دیگر ۲۱

قال عزوجل یا غوث الاعظم رایت الارواح کلہا تیرقصون فی قوالبہم بعد قول الست بربکم الی یوم القیامۃ فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم دیکھا تو نے ارواح عاشقون کو کہ تمام رقص کرتی ہین قالبون مین اپنے بعد فرمان الست بربکم کے روز قیامت تک اے عزیز غوث اعظم آئینہ مین اروا حوان کے بجز ذات حق سبحانہ کے نہین دیکھتے جیسا کہ فرمایا سید الطایفہ نے تیس برس گذرے کہ مین ساتھ حق سبحانہ کے کلام کرتا ہون اور خلق جانتی ہے کہ جنید ساتھ ہمارے سخن کرتا ہے اے عزیز عالم اور صاحب شرعیت جب وجود انسان پر نظر کرتا ہے سوے ہاتھ اور پانون اور قالب کے کچھ نہین دیکھتا اور جب اہل طریقت نظر کرتا ہے صورت ظاہر اور سیرت باطن ہر دو کو دیکھتا ہے اور جب محقق نظر کرتا ہے تمام نور اور روح کو دیکھتا ہے اور جب عارف نظر کرتا ہے سوا حق کے نہین دیکھتا اور غیر حق سے کلام نہین کرتا جیسا کہ اگر عالم سر قبر پر کھڑا ہو نظر مین اُسکے سواے خشت اور گل کے نہین آتا اور جب محقق قبر پر موجود ہوا اگر میت جلالی ہے تجلی جلال دیکھتا ہے اور اگر میت جمالی ہے تجلی جمال دیکھتا ہے اور جب عارف قبر پر نظر کرے صورت روح کی دیکھتا ہے بلکہ آئینہ مین روح کے حق کو دیکھتا ہے اور مقام عاشق کا وہ ہے کہ خشت اور گل اور استخوان اور روح تمامون کو بجز حق اور معشوق حقیقی کے نہین جانتا اور نہین دیکھتا پس دیکھنا تیرا دوسرا اور دیکھنا عاشق کا دوسرا اے عزیز مرتبہ عالم ارواح کا عالم ملکوت ہے کہ تمام ارواح سر تبص ہین جیسا کہ فرمایا حضرت علیہ السلام نے الارواح جنود مجندۃ فمن تعارف منہا ائتلف ومن تناکر منہا اختلف اے عزیز ارواح عاشقون کی ہمیشہ وجد مین ہین سکون اور قرار اُنپر حرام ہے کہ السکون حرام علی قلوب اولیائی یعنی حرکت کرنا وجود کا حرکت کرنے سے روح کے ہے اور حرکت روح کی سُننے سے آواز الست بربکم کے اگر کوئی شبہ کرے

لا یتجلی اللہ فی صورۃ مرتین بالازل الی الابد بعد اسکے زینب کو حضرت اپنے نکاح مین لائے
اور رئیس الطائفہ جنید قدس سرہ نے حق کو اپنے مین پایا لیس فی جبتی سوے اللہ فرمایا
کیونکہ یکرنگی ہوئی تھی رنگ اپنا جبہ مین نہ دیکھی اور غوث رضی اللہ عنہ کا یہی حال تھا
لاکن اسکو پردہ مین شریعت کے ڈھانکا دیدار موسیٰ علیہ السلام کا من الشجر تھا اور اس جا
من الغوث ہوا اور بیان بی نیطق ہی جیسا کہ الحق نیطق علی لسان عمر رضی اللہ عنہ ای عزیز
نہین سنا کہ جبتک ارنی ہی جواب اسکا لن ترانی انہی سے گذر حق کو دیکھ ای عزیز جسنے
حقیقت کو سمجھا اسی نے دیکھا اور جانا بیت ۔ این جہان صورت است و معنی دوست ✣ ور
بمعنی نظر کنی ہمہ اوست ✣ کیا فرمان عالیشان ہی کہ دیکھنا حضرت حق کا عین علم ہی اور
معرفت حق کی ساتھ حق کے ہی عرفت ربی بربی ای عزیز ذات حق کے معنی ہی اور صورت
اسکی صفات اور صفات معنی ہین اور صورت اسکی اسمار اور اسما معنی ہین اور صورت
اسکی افعال یعنی لاہوت معنی ہی صورت اسکی جبروت اور جبروت معنی ہی صورت اسکی
ملکوت اور ملکوت معنی ہی صورت اسکی ناسوت پس اسقدر جاننا عین دیکھنا ہی ای عزیز
دیکھنے کو معنی کے دیدہ معنوی چاہیے بیت دیدن روے ترا دیدہ جان بین باید ✣
وین کجا مرتبہ چشم جہان بین است ✣ ای عزیز ذات دیکھی جاتی ہی ساتھ دیدہ صفات کے
اور صفات ساتھ دیدہ اسمار کے اور اسمار ساتھ دیدہ افعال کے پس دیدہ ظاہر سے
ناسوت دیکھا جاتا ہی اور ساتھ دیدہ دل کے ملکوت اور دیدہ روح سے جبروت اور
دیدہ سر سے لاہوت یعنی دیدہ ظاہر سے افعال اور دیدہ باطن سے اسمار اور
دیدہ روح سے صفات اور دیدہ سر سے ذات پس واسطے ہر مقام کے دیدہ علیحدہ ہی اور دیکھنا علیحدہ ہی فافہم

دیگر ۲۳

قال عز و جل یا غوث الاعظم من رانی استغنی عن السوال فی کل الحال و من لم یرانی فلا ینفعہ
السوال و ہو محجوب عنہ بالمقال فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم جسنے کہ دیکھا مجکو بے
پروا ہوا سوال سے ہر حال مین اور جسنے کہ نہ دیکھا مجکو پس نفع نہ دیگا اسکو سوال
اور وہ شخص محجوب ہی سوال سے بسبب گویائی کے ای عزیز حق سبحانہ نے فرمایا

گذرا چنانچہ فرمایا رایت ربی لیلة المعراج فی احسن صورة فوضع یدیہ علی کتفی فوجدت دافی
قلبی دوسری حدیث مین وارد ہی رایت ربی لیلة المعراج فی صورة امرد شاب اگر کوئی
سوال کرے کہ لا یری اللہ الا اللہ ثابت ہی پس غوث نے کس طرح فرمایا کہ دیکھا مین نے
پروردگار کو اپنے جواب اسکا یہ ہی کہ سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ سے تمام پردے خودی
اور ہستی کے اور حجاب ماسوی اللہ کے اٹھ گئے تھے اور نہین باقی تھا سواے لا یری اللہ الا اللہ
کے لاکن بلحاظ شرع کے فرمایا دیکھا مین نے پروردگار کو اپنے ہو الآن مع اللہ کما کان
فی الازل ای فی کنز المخفی اور یہ گیارہ نام خطاب خاص حضرت سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ
کے ہین سلطان سید مخدوم بادشاہ فقیر درویش ولی غریب مولانا شیخ خواجہ یعنی مخدوم ہی
خلائق کا اور سلطان ہی عالم کا اور درویش ہی کامل اور فقیر ہی واصل اور شیخ ہی زندہ کرنے والا
دلون کا اور مارنے والا نفسون کا خواجہ ہی دوجہان کا بادشاہ ہی اس جہان کا شیخ ہی ولایت کا
غریب ہی الفقر فخری سے اور ولی ہی اللہ کا ہو الفانی فی اللہ والباقی باللہ والظاہر باسما
اللہ وصفاتہ اور متخلق ہی ساتھ اخلاق حق سبحانہ کے ای عزیز عارفان اور کاملان مشاہدہ
حق سبحانہ کا کرکے مریدون اور خادمون کو خبر دیتے ہین یعنے صورت مین امردون کے
بلکہ یہ ارشاد ہی یعنے مرشدون کا مریدون کو کہ ایاکم النظر علی الامارد فان لھم لونًا
کلون اللہ عارف وہ شخص ہی کہ جمال حق کا ہر ذرہ مین مشاہدہ کرے اور اسکو ہر شی پہ
محیط جانے پس جسنے کہ اس جہان مین نہ دیکھا اس جہان مین بھی نہ دیکھیگا من کان فی هذہ
اعمی فهو فی الآخرة اعمی بعضون نے کہا کہ دیکھا مین نے حق کو بام کعبہ پر اور زیارت اسکی کی
اور اسنے جبہ اور دستار مجکو پہنایا بایزید قدس سرہ نے فرمایا کہ حق تمام حقیقت ہی
کعبہ مین بجز حق کے نہین دیکھا فلا یکون مع اللہ غیر اللہ اور عاشق آئینہ مین ہر ذرہ کے جمال
معشوق کا دیکھتا ہی اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے بوقت نظر کرنے زینب زن زید کے
فرماتے اللھم ثبت قلبی اللھم ثبت قلبی پھر وہ سردار عاشقان فرماتے کہ جس ذات کو شب معراج
مین فی احسن صورة دیکھا وہی آئینہ مین زینب کے پایا ای پروردگار ثابت رکھ دل کو میرے
اوپر دیکھنے زینب کے کیون کہ یہ وہ جمال اور کمال ہی کہ جسکا مین عاشق اور شیدا ہون

اسکی بیفایدہ کیونکہ وہ محجوب ہی بسبب گفتگو کے ای عزیز سوال مرتبہ دوئی کا ہی اور طلب مرتبہ
فرق کا پس جو شخص کہ ہستی سے اپنی گذرا اور ساتھ دوست کے واصل ہوا کچھ احتیاج باقی
نہین ہی اوسکو وہ مرتبہ مین اینما تولوا فثم وجہ اللہ کے داخل ہوتا ہی یعنی جب عارف اور معروف
ہر دو کو ایک دیکھا کس سے سوال کرے اور یہ امر تمام صاحب عقل کے نزدیک ثابت ہی
کہ کوئی شخص واسطے اپنے سے سوال نہین کرتا اور اگر سوال کرے اسکو کچھ فائدہ حاصل
نہین ہوتا ما رأیت شیئًا الا و رأیت اللہ اور اگر کسی کو یہ مرتبہ میسر نہوا اور مقام شہود سے
محروم رہی پس وہ شخص مرتبہ مین دوئی کے ہی اور حجاب نفسانی نے راہ اسکی بندکی اور
غیر اور سوی مین مشغول ہوا اور نفس امارہ حاکم اسکا ہوا پس ایسا شخص اگر ہر روز ہزار
بار سوال کرے اسکو کچھ نفع نہ دیگا کیونکہ وہ محجوب اور شقاوت ازلی مین ہی ہمیشہ نظم
طریق اینجا بود سد طلب مرد ؛ اگر مطلوب تو باشد سوی الاحد ؛ ترا باید کہ ترک آرزی طلب را
کنتا او ہر زمان باشد عجب را ؛ زادل دامن مرشد نگاہدار ؛ پس آنگاہی توانی کردن این کار ؛

دیگر ۴۲

قال عز و جل یا غوث الاعظم لیس الفقیر عندی من لیس لہ شئی بل الفقیر الذی لہ امر فی کل
شئی لو قال لشئی کن فیکون فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم نہین ہی فقیر نزدیک میرے
وہ شخص کہ نہو نزدیک اسکے کچھ شئی بلکہ فقیر وہ شخص ہی کہ اسکو امر ہو ہر چیز مین یعنی جبوقت کہے
کسی چیز کو ہو جا پس ہو جاوے وہ چیز اذا تم الفقر ہو اللہ یکون عیشتہ بعیش اللہ ای عزیز
فقیر حقیقی اسکو کہتے ہین کہ متخلق ہو ساتھ اخلاق حق سبحانہ کے تخلقوا باخلاق اللہ ای اتصفوا
باوصاف اللہ اور جو اقوال اور افعال کہ اس سے صادر ہو حق سے جانے وما ینطق عن الہوی
ان ہو الا وحی یوحی اور وہ محتاج نہو کسی چیز کا فرمایا جنید بغدادی قدس سرہ نے کہ الفقیر لا یحتاج
الی اللہ تعالے اور یہی قول بایزید بسطامی قدس سرہ کا ہی کہ الفقیر لا یحتاج الی کل شئی اور وہ
فنا سے مقام مین بقا کے پہونچا ہو اور صفات بشریت سے گذر کر ساتھ اوصاف الوہیت کے
موصوف ہوا ہو پس مقام فقر کا نیستی اور فنا یعنی اپنے سے فانی ہونا ہی اور صفات انانیت
سے گذرنا اور غیریت کو چھوڑنا ہی پس ایسے فقیر کو وہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا رسول

کہ اگر آئینۂ روح سالک مین عکس پرتو جمال ہمارے کا پیدا ہوا اُسنے دیکھا اور بے پروا
ہوا تمام حال مین سوال کرنے سے ارنی کے اور جسنے کہ آئینۂ روح مین اپنی پرتو جمال
ہمارے کا نہ دیکھا اگرچہ تمام عمر ارنی ارنی کہتا رہے اُسکو کچھ فائدہ نہ دیگا اور وہ ہمیشہ محجوب
ہے ساتھ گفتار کے اے عزیز سوال نہ کرنے کے چند سبب ہین اول یہ ہے کہ کوئی نعمت فاضل تر اور
بہتر زیادہ نعمت دیدار سے نہین پس جسکو کہ دیدار حاصل ہے محال ہے کہ طرف سوال کرنے کسی چیز
کے متوجہ ہو دوسرا یہ ہے کہ جو شخص حق کو پایا تماسون کو پایا اور ہر شی ملک اُسکی ہو جاتی ہے
پس ہرگز اُسکو سوال کرنے کی حاجت نہین ہوتی من له المولی فله الکل تیسرا یہ ہے کہ جسنے حضرت
حق کو دیکھا اور معرفت حاصل کیا پس وہ خودی سے اپنی رہائی پایا اور محو مطلق ہوا اور
طمع سے فارغ کیونکہ اُس حال مین طمع پیدا ہونا دوئی ہے چوتھا یہ ہے کہ جسنے حضرت حق کو
دیکھا مقام مین حضور اور جمع الجمع کے پہونچا پس اسی صورت مین خودی مین آنا اور متوجہ
سوال کے ہونا عین تفرقہ ہے اور تفرقہ شرک ہے اور نقصان کمال کا ہے فافہم اور جو شخص کہ حق
کو نہ دیکھا نفع نہ دیگا اُسکو سوال کیونکہ وہ محجوب ہے بسبب سوال کے اور جو کوئی کہ حق سے محجوب
ہوا ہمیشہ یافت سے حضرت حق کے محروم اور بے نصیب رہا کس واسطے کہ سر تمام سعادتون کا اور
اصل تمام نعمتون کا دیدار اور معرفت حق کی ہے جسنے کہ حق کو نہ دیکھا اور نہ پایا کچھ نہ دیکھا اور کچھ نہ پایا
بیت دیدہ را فائدہ آنست کہ دلبر بیند ؛ ورنہ بیند چہ بود فائدہ بینائی را یعنی اگر روبرو نابینا
کے دو جہان کو پیش کرین کچھ فائدہ نہین پس سوال غیر حق کا نزدیک اہل معرفت کے باطل اور
گمراہی ہے کیونکہ غیر حق کو جمال اور کمال نہین بیت ہر کس در تو حاجتی میخواہد ؛ من آمدہ ام از
تو ترا میخواہم ؛ پانچوان یہ ہے کہ جو شخص حضوری سے حق کی دور رہے اور معرفت سے بعید سوال
اُسکا قبول نہوگا کس واسطے کہ مستجاب الدعوات اولیاء اللہ ہین پس سوال بغیر معرفت اور بغیر حضوری
کے نفع نہین دیتا چھٹا یہ ہے کہ جسنے حق کو دیکھا اور پہچانا وہ بے پروا تمام حاجتون سے اور مطلق
ہوا تمام قیدون سے اور گونگا ہوا تمام گفتگو سے اور فارغ ہوا تمام جست وجو سے من عرف الله
کل لسانه بیت چو بلبل روی گل بیند زبانش در حدیث آید ؛ مرا از دیدن رویت فرو بست است
گویائی ؛ اور جسنے حق کو نہ دیکھا اور نہ پہچانا سوال اور گفتگو اُسکی کچھ نفع نہین دیتی اور جست جو

معنی چگونہ گنجد ؛ در تنگ گدایان سلطان چہ کار دارد ؛ صورت پرست غافل معنی چہ داند چہ
گویا جمال جانان پنہان چہ کار دارد ؛ پس اسجا غالب عاشق کا نہین رہتا کہ دار پر کھینچا جاوے
یا روح مجرد ہوجاوے اس صورت مین روح عاشق کی مغلوب اور حق سبحانہ غالب
ہوتا ہی اور الفت نہین رہتی مانند قول اللہ تعالے کے واللہ غالب علی امرہ اور امر روح
کو کہتے ہین قل الروح من امر ربی اور نہین رہیگی سوزش آتش جہنم مین بعد خطاب حق سبحانہ کے
واسطے اہل دوزخ کے کہ جو کچھ کیا مین نے کیا اور جو کچھ کرتا ہون مین کرتا ہون اور یہ ہی
آج کے روز ظہور تجلی جلال سیر ہیگا پس سوزش آتش کی اور یہ وحشت اور خوف اہل دوزخ
یکطرف ہوجائیگا بیت ازان لذت کلام جہنم شود نعیم ؛ کفار را خبر نبود ز آتش جحیم ؛ لیکن
ز سوز فرقت و شوق فراق حق ؛ باشند در عذاب شدا یدمدام الیم ؛ یہ امر خاص واسطے امت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی کما قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم انصیب امتی من نار کنصیب
ابراہیم من نار نمرود اور یہ مرتبہ امت مرحومہ کا بسبب عظمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی
ای عزیز جب آفتاب طلوع ہوتا ہی ستارے گم ہوتے ہین اسی طور وقت ظہور کرنے رب العزت
کے بہشت بھی محو ہوگی اور مکان لامکان ہوجائیگا کیونکہ اگر اسوقت بہشت محو نہو ذات
حق کو حد اور مکان ہونا لازم آتا ہی تعالے اللہ عن ذلک علوا کبیرا اگر کوئی سوال کرے
کہ بہشت جاے باقی ہی محو ہونا اسکا ممکن نہین جواب اسکا یہ ہی کہ نعمت بہشت کی اگرچہ باقی ہی
لیکن بوقت تجلی ذات کے نہ اسم رہتا ہی نہ رسم اور نہ فعل رہتا ہی نہ اثر جیسا کہ بوقت مشاہدہ
جمال مجازی کے عاشق تمام چیزونکو محو دیکھتا اور جانتا ہی اور جیسا کہ بوقت چمکنے بجلی کے تمام
شی نظر سے غایب ہوتی ہی بلکہ شعور اپنی ذات کا بھی نہین رہتا اور جیسا کہ بوقت غلبہ کرنے
پانی دریاے مطلق کے اوپر پانی حوض مقید کے مکان مقید لامکان اور پانی مقید پانی
مطلق ہوجاتا ہی اسی طرح ذات حضرت حق کی نامحدود اور نامتناہی ہی جس شی حد والی
پر غالب آوے اسکو بے حد اور مکان کو لامکان کردیتی ہی من لم یذق لم یدر ای عزیز بہشت
اصل مین نام صفت جمال کا ہی اور کوئی نعمت بہشت کی بہتر نعمت دیدار سے نہین پس جب
بہشت مین آفتاب احدیت ذات مطلق کا مطلع عزت سے طلوع فرمائیگا تمام اجزا کل مین

صلی اللہ علیہ وسلم نے الفقر سواد تحقیقی کل شئی وبیاض لنظہر کل شئی اور جسکو یہ مرتبہ حاصل
نہین اُسکو فقیر تقلیدی اور مجازی کہتے ہین رباعی نہ ہرکو خرقہ پوشید فقیر است ؛
فقیر آنست نفس او اسیر است ؛ کسی کو فقر تحقیقی بیاید ؛ بیقین در ہر دو عالم او اسیر است
ہر آنکس راکہ تقلید است در فقر ؛ اسیر است و اسیر است و اسیر است ؛ ای غوث تو وہ
فقیر ہی کہ مقام مین بقا کے پہونچا ہی اور صفات ربوبیت اور غیبت کے حاصل کیا پس جیساکہ
حکم سے میرے موجود معدوم اور معدوم موجود ہوتا ہی اسی قدر امر سے تیری ناپید پیدا ہوتا ہی
اور پیدا ناپید شرح اِس سخن کی دراز ہی عارف کو اشارہ کافی ہی

دیگر ۲۵

قال عزوجل یا غوث الاعظم لا محبۃ ولا نعمۃ فی الجنان بعد ظہوری فیہا ولا وحشۃ ولا حرقۃ فی النیران
بعد خطابی لاہلہا فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم نہ الفت اور محبت ہوگی کسی کو کسی سے
اور نہ ذوق نعمت کا ہوگا کیا جنت مین بعد ظہور کرنے میرے کے اُس جنت مین اور نہ وحشت
رنجگی اور نہ سوزش آتش مین دوزخ کے بعد خطاب کرنے میرے کے واسطے اہل دوزخ کے
ای عزیز جنت عاشقان کی رویت اللہ ہی جب عارف اپنے مین حق کو پاوے اُسکو وہی
جنت اور زلفت ہی کہ رویۃ المعشوق ہو الجنۃ اور فرمان حق کا ہی کہ الم تر الی ربک یعنی
نہین دیکھتا ہی تو طرف اُس ذات کے کہ پرتو اُسکا تجھین پیدا ہی پس لازم ہی کہ مانند رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے شب و روز مین بمرتبہ طرف اُسکے رجوع ہو اور کہنے سے انا الحق
اور سبحانی کے در گذر کر جیسا کہ بایزید بسطامی قدس سرہ کو جب وقت وفات کا پہونچا
حق سبحانہ کو عین العیان دیکھا اور بے مثال اور بے نیاز اور درازی پردہ وجود اپنی سے پایا اسوقت
فرمایا کہ فانا الیوم کافر مجوسی اقطع زناری واقول اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا
عبدہ ورسولہ ای عزیز عشق نہ صورت رکھتا ہی نہ معنی پس جب عاشق مین
مجرد عشق پیدا ہو معشوق حقیقی کو اپنے مین پاتا ہی بلکہ اپنی کو لباس مین معشوق کے دیکھتا ہی
یہی ہی جنت واسطے اُسکے ای عزیز رویت معشوق کی تخم ہی زمین مین ذات عاشق کے
جب وہ تخم ترقی اور کمال پکڑے شجرہ صمدیت کا پیدا ہوتا ہی رباعی در تنگنائے صورت

وارد ہی قال اللہ تعالے فی حدیث القدسی فیما نادی داؤد علیہ السلام رب فقال الٰہی تکل
مالک خزانۃ فاین خزائنک قال اللہ سبحانہ وتعالے لی خزانتی اعظم من العرش واوسع من الکرسی
واطیب من الجنۃ وازین من الملکوت الا فہی القلب فارضیتہا المعرفۃ وسمارہا الایمان وشمسہا
الشوق وقمرہا المحبۃ ونجومہا الخلوص وسحابہا العقل ومطرہا الرحمۃ واشجارہا الطاعۃ واثمارہا
الخدمۃ وجدارہا الیقین وسکانہا الہمۃ ولہا اربعۃ ارکان التوکل والتفکر والذکر والانس ولہا
اربعۃ ابواب العلم والحلم والصبر والرضا **نظم** حدیث دل اگر گویم بصد دفتر نمی گنجد :: کمال
وصف دل ہرگز بتحریرے نمی گنجد :: بیا ای طالب صادق جمال ما یکے بنگر :: کہ او در عالمی
آمد کہ یا او سر نمی گنجد :: ای عزیز حق سبحانہ نے الہام فرمایا کہ المتوحش عن غیر اللہ ہو المتانس
باللہ یعنی ای غوث تو پرہیز کرنے والا غیر خدا سے اور انسیت پکڑنے والا خدا سے ہی اگر کوئی
سوال کرے کہ غیر کسکو کہتے ہین جواب اول یہ ہی کہ جو نام سوائے نام حق سبحانہ کے ہو وہ
غیر ہی اگرچہ وہ نام حق سبحانہ سے ہو لاکن عین حق نہین ہی **بیت** بوالعجب کاری و
نادر راہ است :: کین چو عین آن بود آن کے شود او :: اگر تو عشق حقیقی سے خبردار نہین
عشق مجازی حاصل کرتا معلوم ہو کہ عاشق ساتھ غیر معشوق کے ہرگز آرام نہین پاتا جیسا
کہ حال مجنون کا تھا **بیت** نخواہم زیستن بے تو تن بیجان چہ کار آید :: محال است این کہ
بے لیلی دمی مجنون بیاساید :: اور یہی تمام اسما کا ایک ہی جیسا کہ بزرگون اور کاملون نے
فرمایا لیس فی الدارین الا ربی وان الموجودات کلہا معدومۃ الا وجود تبارک وتعالے
وما فی الوجود الا اللہ ولیس فی الدارین غیر اللہ پس ایک ایک مین ایک ہوتا ہی جواب
دوسرا یہ ہی ای سائل کلامک خارج من دائرۃ اہل الذوق لازم ہی تجکو کہ دائرہ وجود
موجودات سے گذر جا اور ستر ہزار حجاب حق سبحانہ سے بھی گذر تا اسوقت معلوم کریگا
کہ غیر کون ہی اور غیریت کیا چیز ہی اس حال سے وہ خاصان حق خوب خبردار ہین کہ خودی
اور ہستی اپنی سے گذرے ہین ای عزیز وجود تیرا غیر ہی اور ساتھ اپنے مشغول ہونا غیریت کے
بیت تاکہ باخویشی عدو بینی ہمہ :: چون شوی باقی احد بینی ہمہ :: ای عزیز ستر ہزار صورت
نظر مین سالک کے آتی ہین پس یہ تمام صفات سالک کی ہین نہ ذات سالک کی اسی طرح

واصل ہوگئے مانند قطرہ کے دریا مین پس اُن اجزا کو الفت اور نعمت باقی نہ رہیگی مصرع کُل
کُل در کُل کُلات آمدہ :: اُسوقت تمام جز کا کل ہوکر قطرہ دریا نما ہوجائیگا نظم قطرہ تا از بحر
می باشد جدا :: باشد اور امنزل خوف و رجا :: چون بہ بحر خویشتن پیوست باز :: وارہید است از نشیب
و از فراز :: اور معلوم ہو کہ دوزخ اصل مین تمام صفت جلال کا ہی لاکن جلال جمال نما ہی اور ہر ایک
صفت جلال اور جمال کی اپنی مقام مین فرحت رکھتی ہی مانند قول اللہ تعالے کے کل حزب
بما لدیہم فرحون پس جسوقت ذات مطلق پردہ غیب سے ساتھ صفت جلال کے اوپر اہل
دوزخ کے ظہور کریگی جزو ساتھ کل کے پیوستہ ہوجائیگا پس اُنکو سوختگی آتش سے اور وحشت سے
کچھ خبر نہ رہیگی اور تمام اجزا ایک ذات ہوجاوینگے کچھ فرق باقی نہ رہیگا بیت ہزاران پرتو
از خورشید می تابد بہر جانب :: ولیکن جملہ یک نور است از یہ خورشید نورانی

دیگر ۲۴

قال عزوجل یا غوث الاعظم انا اکرم من کل کریم وانا ارحم من کل رحیم وقال انی انا الکریم الرحیم
فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث الاعظم مین سخی زیادہ ہون تمام سخاوت کرنے والون سے اور مین
رحم کرنے والا زیادہ ہون تمام رحم کرنے والون سے اور فرمایا حق سبحانہ نے مجکو کہ مین کریم
اور رحیم ہون ای عزیز کریم اُسکو کہتے ہین کہ اگر بندہ ہزار گناہ کرے تمام بخش دی اور بدلے مین
اُس گناہ کے ہزار نیکی عنایت فرماوے اور رحیم اُسکو کہتے ہین کہ ہرگز بدلا گناہ کا نہ کرے
اور تمام عذر قبول فرماوے اور اِس قدر نعمتین عطا کرے کہ اُسکا حساب نہو یہانتک کہ
اگر ایک کافر بدکردار کو تمام دنیا دیوے نزدیک اُسکے کچھ مالیت اور حقیقت نہو اور اگر
ایک مومن گناہگار کو تمام نعمت آخرت کی عنایت کرے نزدیک اُسکے کچھ مالیت نہو اور
اکرم اُسکو کہتے ہین کہ اگر کوئی بندہ لاکھ گناہ کرے تمام بخش دے اور بجاے اُسکے لاکھ نیکی عنایت
کرے پس فرمایا حق سبحانہ نے ای عارفان ای عاشقان ای صادقان ای صالحان مین کریم
اور رحیم ہون تمام مومنون اور کافرون پر دنیا مین اور مومن صالح اور فاجر پر آخرت
مین ای عزیز قلب کو عرش اعظم کہتے ہین جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی قلب المومن
عرش اللہ الاعظم اور کرم اور رحمت ازلی اور خزانہ حق سبحانہ کا قلب ہی حدیث قدسی مین

وخمود الروح عن الخطیات وفناء ذاتک فی الذات فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم سو نزدیک میرے نہ مانند سوتے عام خلایق کے پس دیکھیگا تو مجکو پھر عرض کیا مین نے ای پروردگار کسطور سوؤن مین نزدیک تیرے فرمایا حق سبحانہ نے ساتھ آرام پانے تن کی لذتون سے اور ساتھ آرام پانے نفس کی خواہشون سے اور ساتھ آرام پانے قلب انکے خطرات سے اور ساتھ آرام پانے روح کے خطاؤن سے اور ساتھ فنا کرنے ذات اپنی کے ذات مین میری ای عزیز خواب عوام کا ساتھ لذت اور شہوت اور آسایش تن اور آرزوے نفس کے ہوتی ہی اور دل بھرا ہوا ساتھ کبر اور کینہ اور حسد اور حرص کے اور روح ساتھ خطیات کے پس خواب انکا بے شعوری اور غفلت کا ہی النوم اخ الموت پس جسکا خواب ایسا ہو وہ مردہ سے بھی بدتر ہی بلکہ جو تصور اور خیال شہوت اور لذت کا اسکو بیداری مین ہوگا وہی خواب مین دیکھیگا اور خواب خاصان حق کا ساتھ تزکیۂ نفس اور تصفیۂ دل اور تجلیۂ روح اور سر کے اور ساتھ لذت مشاہدہ اور آرزوے وصال اور انس جمال کے ہوتا ہی جیسا کہ حال بیداری مین تھا پس اسکو فنا اپنی ذات کا ذات حق مین حاصل ہوتا ہی کیونکہ حال بیداری اور خواب کا نزدیک انکے یکسان ہی اور شعور انکا بے شعوری پس انکو النوم مع اللہ حاصل ہی اور راوی بحث فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر کے آرام پاتے ہین بیت من مست می عشقم ہشیار نخواہم شد: من خفتہ بعشوقم بیدار نخواہم شد: ای عزیز معراج اولیاء اللہ کا یہ ہی کہ جسوقت عروج باطنی انکو حاصل ہو شعور ظاہری سے بے شعور ہوجاتے ہین پس اصطلاح مین انکے اس حالت کو خواب کہتے ہین مذہب اہل سنت جماعت کا ہی کہ حضرت حق کو خواب مین دیکھنا جایز ہی پس مراد خواب سے یہی خواب اولیاء اللہ کی ہی کیونکہ عقل اور شعور اور خودی مین یہ دعوی دیدار حق کا درست نہوگا اور حالت عشق اور بے شعوری اور بیخودی مین محال نہین روایت ہی کہ بوقت نزول وحی کے چہرہ مبارک رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا سرخ ہوجاتا اور تمام اعضا حرکت اور جنبش مین آتے اور شعور سے بے شعوری پیدا ہوتی اور خوشبو عنبر اور عود اور مشک اور کافور کی ظاہر ہوتی اسوقت حق سبحانہ ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر آنحضرت کے کلام فرماتا اور صحابہ رضی اللہ عنہم بسبب

غوث اعظم رضی اللہ عنہ وحشت پکڑنے والے ہین صفات حق سبحانہ سے اور نسبت پیدا کرنے والے
ہین لقار ذات حق سبحانہ سے اور تصعف ہین ساتھ تخلقوا باخلاق اللہ کے اور تجلی مین ایک کے
ایک ہوتا چاہتے ہین تا انس ساتھ حق کے پیدا ہو مصرع ع عزم کنیم از رنگ یا تو دریوست تا ایم
اگرچہ آنحضرت عکس پرتو حق سبحانہ کا اپنے مین ساتھ عین الیقین اور حق الیقین کے دیکھتے تھے
لاکن اُس سے احتراز کیے کیونکہ غوث کامل تھے نہ مانند ناقصون کے کہ اُنھون نے انا الحق اور
سبحانی کہا اول کو دار پر کھینچا اور جلا کر دجلہ مین ڈالا اور دوسرے کو مرتبہ عالی سے نیچے اُتارا
یہانتک کہ آخر بوقت وفات کے اس مدہتی سے ہوشیار ہو کر فرمایا کہ الٰہی ان قلت یوما سبحانی
ما اعظم شانی ومن شلی وہل فی الدارین غیری فانا الیوم کنت کافرا مجوسیا اقطع زناری واقول
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مرتبہ غوث کا ان ہر دو مرتبون سے بلند تر تھا آئینہ مین اپنے
آفتاب اللہ نور السموات والارض کو مشاہدہ کرتے تھے لاکن لانی تقربت بالعبودیۃ کا
مذہب اختیار فرمایا جیسا کہ قول ابوبکر وراق کا ہی نور اللہ روحہ لیس بینی وبینہ فرق الا انی
تقربت بالعبودیۃ ای عزیز عکس پر تو معشوق کو غیر کہتے ہین اور ساتھ اُس عکس کے مشغول
ہونے کو غیریت نام رکھتے ہین ای عزیز صورت صفت ہی ذات نہین اور صفات حق سبحانہ
کے بے نہایت ہین پس حق سبحانہ کو جلالیت مین شکل دوسری ہی اور جمالیت مین صورت
دوسرے جیسا کہ قول ابلیس علیہ اللعنۃ کا ہی رأیت ربی لیلۃ المرصاد فی اقبح صورۃ فقرع
رجلیہ علی صدری فوجدت حرارۃ فی نفسی پس لعنت حق سبحانہ کی تمنا ابلیس کی ہی اور عاشق
تجلی جلال مین عجب لذت حاصل کرتا ہی کہ وہ نصیب دوسرے کو نہین اور محبوب رب العالمین
صلے اللہ علیہ وسلم نے تجلی جمال سے خبر دی کہ رأیت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ
فوضع یدیہ علی کتفی فوجدت بردا فی قلبی پس غوث اعظم ان تشکلات اور تمثیلات سے
احتراز فرماتے تھے کیونکہ معاملہ اور مقام اُنکا ورا اور ورا تھا کہ الحق ورا من کل الورا

دیگر ۲۷

قال عز وجل یا غوث الاعظم نم عندی لا کنوم العوام ترانی فقلت یا رب کیف انام عندک
قال بخمود الجسم عن الخطرات وخمود النفس عن الشہوات وخمود القلب عن الخطرات

حق سبحانہ کے پس جب دل تیرا مقام روح کو پہونچے ساتھ عین الیقین کے جبروت کو دیکھنا اور جو مقام کہ درمیان جبروت اور لاہوت کے ہی وہ حقیقت ہی یعنی سالک بسبب عمل کرنے حقیقت کے جبروت سے لاہوت کو پہونچتا ہی یعنی مقام روح سے مقام سر کو پس لازم ہی کہ واسطے حاصل کرنے سر کے سر کو دیوے تو بیت سر بازو رین راہ اگر طالب او ئی :: در کوے خرابات نگنجد سر و دستار :: ای عزیز یہ مقام یافتنی ہی نہ گفتنی اور سر یہی ہی کہ اس مقام مین عاشق ہمرنگ معشوق کا ہو جاتا ہی اور اشرقت الارض بنور ربہا سے یہی غمزہ دیتا ہی پس ایسا ہر دو معشوق ہو جاتے ہین عاشق نہین اور تمام ناز ہوتا ہی نیاز نہین اور تمام یافت ہوتا ہی نایافت نہین من رانی فقد رای الحق کیونکہ خلقت نور کی نور ہوتی ہی اور سر کی سر پس جب قالب سر ہوگیا قلب پوشیدہ ہوتا ہی اور روح غایب یہ ہر دو پردے درمیان سے اٹھ جاتے ہین اور جو شی کہ غیب الغیب مین ہی ظاہر ہوتی ہی پس اسوقت فقر تمام ہو کر ہو اللہ جلوہ فرما ہوتا ہی لاکن لیس البیان کالعیان نام شکر کا لینا دیگر ہی اور دیکھنا شکر کا دیگر اور چکھنا شکر کا دیگر

دیگر ۲۸

قال عزوجل یا غوث الاعظم قل لاصحابک واحبابک من اراد منکم صحبتی فعلیہ اختیار الفقر فاذا تم فقر الفقر فاذا تم فقرہم فلاہم الا انا فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم کہ تو اصحاب اور دوستون اپنے کو کہ جو شخص تمھارے مین سے ارادہ کرے میری صحبت کا پس لازم ہی اسکو کہ اختیار کرے فقر کو بعد اسکے اختیار کرے نہایت درجہ فقر کا پس جبوقت تمام کو پہونچے فقر انکا پس نہین وہ موصوف مگر تمام صفتون سے میرے یا معنی اس الہام کے یہ ہین کہ ای غوث اعظم کہو تو دل اور روح کو اپنے کہ اگر چاہتے ہو تم صحبت ساتھ میرے اور برکتت فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر کے اختیار کرو تم فقر کو اور احتراز کرو تم عکس پر تو سے ہمارے جو ذات مین تمھاری موجود ہی اور فدا کرو تم اپنے کو واسطے میرے اور محتاج ہو اور یکرنگ ہو جاؤ تم ساتھ میرے ای عزیز جب فقر کامل اور آئینہ فقر کا صاف ہو جاوے نمایندہ اور جلوہ گر اس مین حق سبحانہ ہوتا ہی کل شی ہالک الا وجہہ پس صورت عاشق کی ہلاک اور مضمحل

رعجب اُس حالت کے چشم بند کر لیتے اِس حالت کو علمار ظاہر خواب اور جنون اور بیشعوری کہتے ہین
اور علمار باطن بے شعوری اور سعراج اور جمع الجمع نام رکھتے ہین پس اِس حالت مین اوپر
کہنے اور سنے اور دیکھنے اولیار اور انبیار علیہم السلام کے ایمان لاتے ہین اور تصدیق دل
اور جان سے کرتے ہین ای عزیز جب انسان تمام افعال بد اپنے سے دور کیلے در ساتھ صفات
ملکی کے مشرف ہوا اور متصف ساتھ تخلقوا باخلاق اللہ کے ہو کر غیر اور سولے سے درگذرا
اور افعال پسندیدہ مین کوشش کر کے افعال ناپسندیدہ سے پرہیز کیا اور دریائے وحدت
مین غوطہ لگا کر مقام اصلی اپنے سے ملا اور ہستی کو اپنے ہستی مین دوست کے محو کیا اور
الآن فی الابد کما کان فی الازل ہو گیا اِس صورت مین دوئی اُس سے دور ہوتی ہی اور مانند
مردہ کے ہو جاتا ہی جیسا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے من اراد ان ینظر الی المیت یمشی
علی وجہ الارض فلینظر الی وجہ ابن ابی قحافۃ اور تن اور نفس اور قلب اور روح سے مردہ
ہو جاتا ہی جب یہ صفت حاصل ہوئی مطابق حدیث شریف کے مرتبہ رایت ربی بعین ربی
اور مرتبہ لا یُری الا اللہ کا میسر ہوتا ہی نظم چون وجود اوست کامل در وجود :: زان
سبب ذرات می آرد سجود :: ذات او ظاہر بود گر بنگری :: ہر چہ می آید ترا اندر شہود ::
در بیان اربعہ شد ہر چہ ہست :: غیر این معنی دگر چیزی نبود :: ای عزیز عالم نزدیک اہل
شریعت کے ماسوی اللہ کو کہتے ہین اور نزدیک اہل طریقت کے وجود ماسوی اللہ کو
کہتے ہین کہ اُسکو عالم کہین قول صاحب فصوص کا ہی العالم ہو الحق المتجلی بجمیع صفاتہ
اور نزدیک اہل شرع کے العالم اسم لکل موجود سوی اللہ تعالےٰ ای عزیز مادر زادہ
اپنے کو اور اِس جہان کو دیکھتا ہی اور خود زادہ اُس جہان کو اور حق سبحانہ کو دیکھتا ہی پس
مادر اصلی تیری حقیقت تیری ہی اور وہ حقیقت تجھمین ہی اور تو اُس سے بیخبر اور معدوم ہی
اور وہ باقی پس جب تو حقیقت کو اپنی پہچانے اور ذات تیری صاف مانند آئینہ کے ہوجاوے
اُسوقت حق سبحانہ کو دیکھیگا تو کہ ساتھ تیری کیا کرتا ہی اور کس نام سے پکارتا ہی جیسا کہ
قول کسی بزرگ کامل کا ہی قال ادخلنی ربی حیتہ القدس وبجا طبنی بذاتہ ولیکاشفنی بصفاتہ
اِس مقام مین فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہو جائیگا تو اور ظاہر تیرا ساتھ اسما اور صفا

اور مجاہدہ اور ہو جاؤ تم تخلقوا باخلاق اللہ یعنی اتصفوا باوصاف اللہ تا تمکو کمال فقر کا
منھ دکھا دے پس جب کمال فقر کا حاصل ہو تب بی یبصر وبی یسمع وبی ینطق کا میسر
ہونا ہے اسحال مین کچھ اثر ہستی کا انکے باقی نہ رہیگا رباعی چو گشتی باصفاتِ یار موصوف
مسلم شد قبا و جبہ و صوف :: شدی از جاہلان فی الحال بیرون :: میان عارفان گر گئی
تو معروف :: پس آنگاہ بتو خاص الخاص گشتی :: ہمہ اشیا ز بہرِ تست موصوف

دیگر ۲۹

قال عزوجل یا غوث الاعظم جعلت فی النفس طریق الزاہدین وجعلت فی القلب طریق
العارفین وجعلت فی الروح طریق الواقفین وجعلت فی الراس محل الاسرار فرمایا حق
سبحانہ نے اے غوث اعظم گردانا مین نے اندر نفس کے راہ زاہدون کی اور گردانا مین نے اندر
دل کے راہ عارفون کی اور گردانا مین نے اندر روح کے راہ واقفون کی اور گردانا مین نے
سر کو محل اسرار اپنے کا اے عزیز زاہدان تزکیہ مین نفس کے کوشش کرین یعنی تن کو نجاست سے
اور زبان کو غیبت اور فحش اور جھوٹ سے اور ہاتھ کو ایذا دینے سے اور پانون کو بیجا
چلنے سے باز رکھین اور عارفان تصفیہ مین دل کے کوشش کرین یعنی باطن کو اپنے صفات
بدسے جیسا کہ حسد اور حرص اور کبر اور کینہ اور بخل اور غش اور بغض سے پاک رکھین
اور تمام حرکات اور سکنات خلق کے خالق سے جانین واللہ خلقکم وما تعملون اور عاشقان
یعنی واقفان تخلیہ مین روح کے کوشش کرین یعنی روح کو محبت سے غیر کے خالی رکھین اور
باطن کو دوستی سے اغیار کے پاک اور مصفا کرین اور روح کو ہمیشہ مشتاق دیدار کا اور
شوق اور ذوق مین اسکے رکھین اور غیر سے بیزار رہین تا خطاب سے یحبہم ویحبونہ کے
برخوردار ہووین اور فرمایا حق سبحانہ نے کہ گردانا مین نے سر کو محل اسرار اپنے کا یعنی سر
مین عارفون اور کاملون کے اسرار ہین کہ ظاہر کرنا اسکا جائز نہین پس اگر وہ راز ظاہر ہو
کشف بے شبہ اور بی نمونہ معبود کا ہو جاے کہ الانسان سری وانا سرہ پس حال اس
اسرار کا بیان مین نہین آتا اے عزیز جو شخص کہ اپنے کو لذات اور خواہشات اور حرص اور ہوا
سے نگاہ رکھے اور ساتھ تیغ ریاضت اور مجاہدہ اور مباحثہ اور محاسبہ اور مجادلہ کے نفس

اور حقیقت اسکی ظاہر ہوتی ہے نہ عشق رہتا ہے نہ عاشق اور نہ صورت رہتی ہے یعنی ہو الظاہر ہو الباطن اور یکون عیشہ کعیش اللہ ہو جاتا ہے ای عزیز جیسا کہ ظہور حق سبحانہ کا بذاتہ وصفاتہ تمام اور کمال انسان مین ہے دوسرے مین نہین کیونکہ تمام شئے آئینہ صفات حق سبحانہ کی ہے اور انسان آئینہ ہے ذات حق کا پس جیسا کہ انسان راز نہانی اور پنہانی اور سر حق سبحانہ کا ہے اگر یہ راز اور سر ظاہر اور بیان کیا جاوے اطلاق کفر کا ہو جائیگا مصرع ذکر کفر ہم صادق نہ زنار رار سوا مکن :: بیت اور انبو ظہور بے ما :: ما رانبو وجود بے او :: یعنی انسان آئینہ حق کا ہے اور حق آئینہ انسان کا قول منصور کا ہے قلب المومن کالمراۃ اذا نظر فیہا تجلی ربہ دالانسان سری وانا سرہ پس حق سبحانہ جسکو سعادت سوالست اور مجالست کی ارزانی فرماتا ہے تمام خلائق اور علائق سے اسکو متوحش کرتا ہے اور اپنے مستانس کرین استانس بالحق استوحش عن الخلق ای عزیز لباس اور تاج انبیاء علیہم السلام کا او زینت اور خلعت اولیاء رضوان اللہ علیہم کی فقر ہے جسکو یہ لباس عطا ہوتا ہے اسکو مقبول بارگاہ کر کے مقام قاب قوسین کے پہونچاتے ہین اور اسکو اذا تم الفقر فہو اللہ کی دیتے ہین ای عزیز فقر اسکو کہتے ہین کہ خواہشون نفسانی اور لذتون دنیاوی سے دست بردار ہو اور ہستی اسکی نظر مین اسکے نہ اوے اور اپنے سے نیست اور ساتھ حق کے ہست ہو ای عزیز درمیان بندہ اور حضرت حق کے چہار حجاب ہین اول حجاب دنیا اور لذت دنیا کی دوسرا حجاب دین اور لذت دین کی تیسرا حجاب خودی اور کرامت اسکی چوتھا حجاب شعور اور شعور اسکا پس جب یہ چہار حجاب آتش فقر سے جل جاوین تمام نور ہو جاتا ہے ای عزیز جبوقت مرتبہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا کمال کو پہونچا اور مرشد خلائق اور رافع علائق اور کامل اور مکمل ہوئے اور ساتھ قوت ریاضت اور مجاہدہ کے اسفل سافلین سے ساتھ اعلیٰ علیین کے پہونچے اور قلب کو نجاست سے پاک کر کے توہمات اور تصورات اور تخیلات فاسدہ کو اپنے سے دور کیا اسوقت فرمان الٰہی ہوا کہ ای غوث اصحابون اور دوستون اپنے کو کہہ تو کہ اگر چاہتے ہو تم کہ ساتھ حق سبحانہ کے ہم صحبت ہو پس درویشی اختیار کرو تم اور بعد اسکے ریاضت

واقفون کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین جبتک کہ خلعت صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ پہنیگا تجکو حضرت حق مین جاے نہین یعنی آئینہ مین روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نظر کر حق کو دیکھ کہ احمد صورت احد کی ہی اور معنی احمد کے احد من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن رآنی فقد راے اللہ ای عزیز نہ تن تن کو جانتا ہی نہ جان جان کو کہ کون ہی اور کیا ہی بیت نہ جان را خود خبر از جان کہ جان است :: نہ تن را ز تن آگاہی کہ تن کیست :: بس زاہد ملکوتی کو کہتے ہین اور عارف جبروتی کو اور واقف لاہوتی کو اور فرمایا حق سبحانہ نے کہ گردانا مین نے نفس کو جاے اسرار کا یعنی تحت اسرار میری کا روح ہی پس روح تیری صورت میری ہی اور معنی روح تیری کے ذات میری الانسان سری وانا سرہ بیت سِرّ لیست درین صورت زیبائش نہانی :: گر روے نماید بخدائے کنی اقرار :: پس سر یہی ہی کہ حق سبحانہ ساتھ تیرے ظاہر ہی اور تو ساتھ اسکے قائم

دیگر ۳۰

قال عز وجل یا غوث الاعظم طوبیٰ لک ان کنت غفوراً ورحیماً ورؤفاً علی سریرتی یا غوث الاعظم انا ماویٰ کل شیٔ ومسکنہ ومحرکہ ومظہرہ والی المصیر فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم خوشی ہووے تجکو اگر ہی تو غفور اور رحیم اور مہربان اوپر خلق میری کے ای غوث اعظم مین ماویٰ ہون اور مسکن ہون اور محرک ہون اور مظہر ہون ہر چیز کا اور طرف میرے ہی بازگشت ہر چیز کی ای عزیز اگر واجب الوجود نہوتا کوئی شی وجود مین نہ آتی جیسا کہ قول حسین منصور حلاج کا ہی اللہ مصدر الموجودات ای مظہر الموجودات والیہ المصیر ای منہ الا ابتداء والیہ لعود اور یہی معنی ہین کل شیٔ یرجع الی اصلہ کے ای عزیز ماویٰ اور مسکن اور مظہر کو ظرف اور مظروف اور حلول اور اتحاد نجاننے تو بلکہ ہر چیز کو بقا حضرت حق سے ہی اور ساتھ امر حق کے سکون اور قرار رکھتی ہی اور ساتھ ظہور حق کے ظاہر آتی ہی کل شیٔ ہالک الا وجہہ لہ الحکم ولہ الملک ولہ الحمد والیہ ترجعون یعنی ہر چیز ذات سے اپنے معدوم اور ساتھ ذات حق کے قایم اور ساکن اور متحرک اور ظاہر ہی فافہم ای عزیز حق سبحانہ غنی ہی اور تو محتاج اللہ الغنی وانتم الفقراء الایہ پس جبتک ہر شی محتاج نہوگی ماویٰ اور بازگشت ہر چیز کا ذات حق سبحانہ

امارہ کو مطیع اور فرمان بردار اپنا کرے وہ نفس لوامہ ہوجاتا ہی اور راہ نفس کی کشادہ ہوتی ہی
پس ایسے شخص کو زاہد کہتے ہین اور جسنے کہ قلب کو صابونِ انابت سے غسل دیکر خلوص پیدا کیا ہو
اور بسبب صفائی قلب کے انوار غیبی اُسپر فائز ہوتے ہون اور مرتبہ نقصان سے ساتھ مرتبہ
کمال کے پہونچکر تقلید سے ساتھ تحقیق کے ملا ہو راہ قلب کی اُسپر کشادہ ہوتی ہی پس
ایسے شخص کو عارف کہتے ہین اور جو شخص کہ بسبب تزکیہ نفس اور تصفیہ روح کے اور بسبب
سیر وہی مرشد کامل کے اسفل سافلین قلب سے اعلیٰ علیین روح کو پہونچا ہو اور مقام اصلی
اپنا حاصل کیا ہو کہ مافنا الا مقام معلوم سے یہی مراد ہی اور اپنے کو ساتھ دوست کے ایک
پیراہن مین دیکھا ہو اور عالم ارواح کی سیر اور معاینہ کیا ہو اور تمام اوضاع غیب اور
شہادت سے خبردار ہو راہ ارواح کی اُسپر کشادہ ہوتی ہی پس ایسے شخص کو واقف کہتے ہین
ای عزیز حق سبحانہ نے طرف زاہدونکے اشارہ فرمایا کہ گردانا مین نے نفسون مین تمھارے
راہ کہ بسبب اُس راہ کے پہونچوگے تم طرف معشوق حقیقی اپنے کے وفی انفسکم افلا تبصرون
اور مراد نفس سے یہ تن ظاہر ہی یا اُس تن مین ایک تن دوسرا نورانی ہی کہ وہ بعینہ صورت
اِس جسم کی رکھتا ہی اور وہ حقیقت نفس کی ہی ان فی جد آدم خلقا من خلق اللہ تعالےٰ
کہیئتہ الناس اور اشارہ فرمایا طرف عارفون کے کہ گردانا مین نے دل عارفونکا آئینہ اپنا
اور ہی وہ دل درمیان دو انگشت ہمارے اذا نظر فیہا تجلی ربہ کیونکہ دل عاشق کا مظہر
جلال اور جمال ذات کا ہی کبھی تجلی جلال معشوق کی دل مین مشاہدہ کرتا ہی اور گاہے
تجلی جمال کی اسی سبب سے کہتے ہین کہ قلب المومن عرش اللہ الاعظم و قلب المومن بیت اللہ
و قلب المومن مرات اللہ و قلب المومن حرم اللہ روایت ہی کہ کسی نے سوال کیا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ این اللہ قال فی قلوب المومنین یعنی ای رسول
اللہ حق سبحانہ کہان ہی فرمایا حضرت نے دلون مین مومنین کے ای عزیز تو نفس کو اپنے
نہین پہچانتا قلب کو کیا جانیگا بیت خبر از کاف کفری گر نداری ز حقایق ہای ایمان رہ ندانی
اور ارشاد فرمایا حق سبحانہ نے واقفونکو کہ گردانا مین نے روح مین واقفونکی راہ اسرار
اپنے کی اور وہ روح ذات مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس انتہا مقام تمام

گرچہ غلط مید ہد نیست غلط اوست :: اسی طرح در پر موسیٰ علیہ السلام کے بصورت درویش پہونچا موسی علیہ السلام نے نہ پہچانا بعد اُسکے فرمان ہوا کہ مین بصورت درویش در پر آیا اور تونے نہ پہچانا موسی علیہ السلام نے دعا فرمائی اللہم ارنا الاشیاء کماہی چنانچہ کہا گیا فتمثل لہ فقیر فی لباس الذلۃ والکدورۃ اور اگر ایسا نہوتا تو کشف لاحرقت سبحات وجہہ پس جس صورت مین کہ چاہتا ہی تجلی فرماتا ہی اسی سبب سے خداشناسی مشکل ہوئی

بیت نفس قانع گر گدائی میکند :: در حقیقت پادشاہی میکند پس یہ تمام واسطے امتحان کے ہی لیبلوکم ایکم احسن عملا ای عارف جوان مرد زبان بند کر من عرف ربہ کل لسانہ طیفور قدس سرہ نے بسبب غلبۂ نورِ حضور کے کہا الہی اگر راز تیرا افاش اور ظاہر کرون کوئی پرستش نہ کریگا ندا پہونچی اگر تو راز ظاہر کریگا خلق تجکو سنگسار کریگی ای عزیز الفقر فخری تاج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی پس جب فقیر موصوف ساتھ اس صفت کے ہوا اور فقر کمال کو پہونچا فہو اللہ جلوہ دکھاتا ہی ای عزیز حق سبحانہ فقیر کو ساتھ صفت جلال اور جمال اپنے کے پرورده کرتا ہی یہانتک کہ وہ عارف ہوجاوے جب عارف ہوا نزدیک اُسکے ہر ذرہ جہان سے جامِ جہان نما ہوجاتا ہی بیت تو دیده بدست آر کہ

هر ذره خاک :: جامی است جہان نمائے گر نگری

دیگر ۱۴

قال عز وجل یا غوث الاعظم قل لاصحابک اعتصموا فی دعوت الفقراء فانہم عندی وانا عندہم فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم کہے تو دوستونکو اپنے کہ اعتماد کرو اور پناہ طلب کرو دعا سے فقیرون کی پس تحقیق کہ وہ فقرا نزدیک میرے ہین اور مین نزدیک اُنکے ای عزیز مراد فقرا سے است محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا وہ فقرا کہ بالا ذکر ہو چکے حاصل یہ ہی کہ فقرا مقبول بارگاہ اور محبوب حضرت حق کے ہین جو شخص کہ پناہ مین محبوبونکی جاوے قہر الہی سے اُسمین ہوتا ہی اور جو کوئی کہ تکیہ محبونکا طلب کرے تمام عالم سے بے نیاز ہوتا ہی اور جو کہ دعا محبوبون کی لیتا ہی تمام مرادون کو بغل مین پاتا ہی ای عزیز ذات حق سبحانہ کی قدیم لاکن صفت الوہیت کی پیدا کرنے مین

کی ہوگی اور فقیر نزدیک حق سبحانہ کے وہ شخص ہی کہ اسکو امر ہوا و قال لشیٔ کن فیکون اور
غذا اسکی گرسنگی الجوع طعام اللہ فی الارض اور طعام اسکا دیکھنا جمال حق سبحانہ کا ان اللہ
جمیل یحب الجمال اور شرب اسکا کلام حق سبحانہ کا کلم اللہ موسیٰ تکلیما اے عزیز حضرت حق
موسیٰ علیہ السلام مین صورت اپنی دیکھا اور موسیٰ نجانکرار نی فرمایا اس درخت کو
کہان طاقت کہ کہے انی انا ربک و انی انا اللہ خود کہتا اور خود سنتا گفت و شنود حق
کے سبحانہ ہی اے عزیز فقیر نہ محتاج طرف رب کے ہوتا ہی نہ طرف نفس اپنے کے اور نہ طرف مخلوق
کے اور نہ مخلوق طرف اسکے الفقیر لا یحتاج الی ربہ ولا الی نفسہ ولا یحتاج الی کل شیٔ ولا یحتاج
شیٔ الیہ اگر کوئی سوال کرے کہ وہ کون فقیر ہی جو محتاج طرف ہر شیٔ کے ہو جواب یہ ہی کہ جو
شخص ہی دیکھے وہ مین ہر شیٔ کے وجہ اللہ کو یعنی جمال دوست کا دیکھے پس وہ ضرور محتاج طرف
ہر شیٔ کے ہوگا اور طرف اسکے کوئی چیز محتاج نہین کیونکہ وہ خود دریائے نیستی مین غوطہ
لگایا ہی اور وجود سے اپنے فانی ہوا اور مرتبہ مین بی یسمع و بی یبصر و بی ینطق کے پہونچا
خطاب ہی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکایۃً عن اللہ تعالیٰ یا فقراء من امۃ محمد یا ساکین
من امۃ محمد یا احبار من امۃ محمد پس دنیا مین کل ابرار اور خاصان حق فقرا ہین اور
عقبیٰ مین بہی مقربان حق فقرا اور ہمیشہ حضوری مین حق سبحانہ کے ہین اور شوق ذوق
انکا ہمیشہ واسطے لقاء حق سبحانہ کے ہی ترقی اور کمال پر اور شوق حق سبحانہ کا بہی واسطے
لقاء انکے ہی غالب تر شوق سے انکی حکایۃً عن اللہ تعالیٰ الا طال شوق الابرار الی لقائی
وانی الی لقائہم لاشد شوقا پس یہ شوق بعد یحبہم و یحبونہ کے ہوتا ہی قول حسین سر اللہ
فی الارض قدس اللہ سرہ کا ہی کہ جب وہ بادشاہ بادشاہ ہونکا ارادہ فرماتا ہی کہ اپنے کو
لباس مین گدایون کے پوشیدہ اور اخفا کرے شب تاریک مین گدڑی بغل مین جامہ
کہنہ سر پر نعلین شکستہ پانون مین عصا ہاتھ مین لیکر ہر کوچہ گلی مین دروازون پر
خلق کے شیئاً للہ ندا کرتا ہوا گذر فرماتا ہی بعضے در سے قطعہ نان کا کاسہ مین اسکے پڑتا ہی
اور بعضے در سے آواز عذر کا پہونچتا ہی اور بعضے در سے آواز غصہ اور دشنام اور رد کا
آتا ہی چنانچہ فرمایا فتمثل لہا بشرا سویا بیت انکہ بر آمد ببزم مجلسیان دوست دوست

درین عید خفی گر شود آن کشف ؛ بے شبہ و نمون صورت دلدار بر آید

دیگر ۳۲

قال عزوجل یاغوث الاعظم لاتنظر الی الجنۃ و ما فیھا ولاتنظر الی النار و ما فیھا حتی ترانی
بلا واسطۃ فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم نظر ستکر طرف جنت کے اور جو چیز کہ جنت مین
ہی اور نظر ستکر طرف دوزخ کے اور جو چیز کہ دوزخ مین ہی تا دیکھیگا تو مجکو بغیر واسطے کے
یعنی عبادت امید پر بہشت اور حور اور قصور کے یا خوف سے دوزخ اور عذاب دوزخ
کے مت کر بلکہ خالص واسطے حق تعالے اور رضا مندی اللہ تعالے کے کرتا دیکھیگا تو مجکو بغیر
واسطے کے ای عزیز روز قیامت حکم الہی ہوگا ان شخصونکو کہ عبادت واسطے بہشت کے یا
خوف سے دوزخ کے کرتے تھے کا کم کرم ہمتو اور ای ناشکرو اگر بہشت اور دوزخ نہ پیدا کرتا
مین تم عبادت میری نہ کرتے پس تم منعم کو چھوڑ کر طرف نعمت کے دوڑے یہ نہ سمجھے
کہ نعمت ملک میری ہی بغیر عطا کرنے میرے حاصل نہین ہوتی ای عزیز نزدیک عارفون
اور کاملون کے جو شخص کہ نجات عبادت سے اور ہلاکت گناہ سے چاہے وہ شخص مشرک
ہی کیونکہ سو حد وہ ہی کہ نجات دینے والا اور ہلاک کرنے والا سواے حق سبحانہ کے نہین
جانتا اور نفع اور ضرر پہونچانے والا بجز حق کے تصور نہین کرتا ای عزیز جو کہ ان دو
حجاب سے باہر نہ آوے اسکو وصال حق میسر نہوگا ای عزیز حق سبحانہ ارشاد اور
خطاب فرماتا ہی طرف محبوب کے ای محبوب تمام عالم بسبب ان دو حجاب کے مجسے محجوب
ہین بہشت اور دوزخ دین اور دنیا نیکی اور بدی قہر اور لطف قرب اور بعد خوف
اور رجا نور اور ظلمت طاعت اور گناہ پس ای محبوب تو نظر کو اپنے ان ہر دو حجاب سے
اٹھا تا جمال سے میرے مشرف ہوگا تو ای عزیز ہر ذرہ مین پر تو حق کا ہویدا ہی مصرع
ہر ذرہ کہ مے بینیم توئی می پندارم ؛ اور منظرگاہ عاشقونکا ہی مصرع ہر ذرہ کہ مے بینیم خورشید
ہویدا است ؛ انا الحق منصور کا اور سبحانی بایزید کی اسی مقام سے ہی خلا یکون مع اللہ غیر اللہ
ویکون مع اللہ کونی فی الازل اور جب حادث نزدیک قدیم کے ہوا اثر حدوث کا باقی نہین رہتا
اذا قرن الحادث بالقدیم لم یبق لہ اثر کیونکہ بوقت ظہور نور کے ظلمت معدوم ہوتی ہی اذا جاء الحق زہق

خلق کے ظاہر ہوئی اگرچہ علم مین حق سبحانہ کے تمام شئی موجود تھی کیونکہ بغیر وجود اشیا کے معرفت کامل حاصل نہین ہوتی پس جبروت مین واحد ہو کر ظہور احدیت کا کیا اور ملکوت مین ظہور احمد کا اور ناسوت مین نام محمد کا ظاہر کیا واسطے دعوت خلایق کے اگرچہ سلطان خود ہی اور رعیت خود اور قاصد خود کافران نے وہ پہانکر کہا اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا پس فرمان ہوا کہ کَفَرُوْا پس کافرون نے اسقدر نجانا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نور خدا کے ہین اور نور کو سایہ نہین ہوتا کان یمشی ولا ظل لہ پس جسطرح کہ علاقہ روح کو ساتھ تن کے ہی ایسا ہی تعلق حق سبحانہ کا ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی احمد صورت احد کی اور باطن احمد کا احد نزدیک عشاق اور عرفا کے یہ امر ثابت ہی کہ جو شخص رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہے یا مخلوق جانے وہ کافر ہی یعنی ڈھانکنے والا حق کا کیونکہ روح کو بشر نہین کہتے کہ وہ لطیف ہی بشر نام قالب کا ہی کہ وہ کثیف ہی اے عزیز اگر عارف آئینہ مین اپنی نظر کرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پائیگا اور اگر آئینہ مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نظر کرے حق کو دیکھیگا لاکن عاشق منتہی ذات مین اپنے حق کو پاتا ہی مانند قول اللہ تعالے کے سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ اور مراد آفاق سے ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس اسحالت اور اس مقام مین نہ عاشق رہتا ہی نہ معشوق غائب مرکب جان کا اور جان مرکب حق کا ہوجاتا ہی اے عزیز انسان کامل مرکب حق کا اور دو جہان مرکب انسان کامل کا ہوتا ہی اور انسان کامل آئینہ حق کا اور ہر شئی دو جہان سے آئینہ انسان کامل کا ہوتا ہی یہی سبب تھا کہ سجدہ کیا ملائک نے آدم علیہ السلام کو اور اسی مقام مین انا ولا غیری زبان پر اُسکے جاری ہوتا ہی **بیت** ؎ ہرچہ بدیدیم ندیدیم بجز دوست ؛ معلوم چنین شد کہ دگر نیست ہمہ اوست ؛ اے عزیز یہ تمام کسب سے یعنی عمل کرنے سے اوپر شریعت اور طریقت اور حقیقت کے معلوم ہوتا ہی لاکن معرفت اور محبت اور عشق بجز عنایت حق سبحانہ کے میسر نہین ہوتی پس اہل طریقت اہل محبت ہین بلکہ محبوب حق کے اور اہل حقیقت مقام مین معشوقیت کے ہین بلکہ عین عشق ہوگئے ہوے کیونکہ العشق ہو الذات پس اسجا حادث نہین رہتا سوائے قدیم کے اور فقر اور فقیر نہین رہتا سوائے غنی اور غنا کے اور فنا اور فانی نہین رہتا سوائے باقی اور بقا کے **بیت** سری است

مولی کا ہوا جیسا کہ بو یا صفت اور رنگ آتش کا لیتا ہے لاکن عین آتش نہین ہوتا کیونکہ
تجلیات حق سبحانہ کی بے انتہا ہین اور قبول کرنے والے تجلیات کے بھی بے انتہا و طریق
الوصول لا ینقطع ابدا پس گا ہی عاشق عین معشوق ہوتا ہے اور گاہے نہین اور گاہے
نہ غیر نہ عین جیسا کہ سایہ شخص کا مانند شخص کے ہے لاکن عین شخص نہین اے عزیز خلقت
انسان کی آئینہ ہے واسطے دیکھنے جمال زیبا معشوق حقیقی کے پیا نشک کہ پرتو آفتاب حقیقی
کا اُسمین چمکا اور ظہور ذات اور صفات کا تمام اُسمین نمایان ہوا پس حقیقت آئینہ کی
معشوق ہے اور معشوق نہ غیر آئینہ کا ہے نہ عین آئینہ اے عزیز خلق آدم علی صورتہ یعنی
پیدا کیا حق سبحانہ نے انسان کو ذات سے اپنے واسطے ذات اپنے اور فرمایا کہ نہین ہے انسان
مگر مین فتمثل لہا بشرا سویا یعنی ظہور اپنا تمثیل اور صورت مین انسان کے کیا واسطے
تماشا اپنے کے کیونکہ شوق دیکھنے کا اُسکے نہایت تھا لانی اشد شوقا الی لقاءہم بیت
عاشق حسن خود است آن بے نظیر * حسن خود را خود تماشا سیکند * پس جبتک کہ عارف
ساتھ عین الیقین اور حق الیقین کے نہ پہونچا ہوا اس سخن کو نہ سمجھیگا یہ امر قال سے
خارج ہے اسکو حال چاہیے نہین سنا تونے کہ جبرئیل علیہ السلام بصورت اعرابی نزدیک
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نہین پہچانتے پس
معرفت اور شناہرہ اُس معشوق حقیقی کا نہایت دشوار کیونکہ اُسنے اپنے کو ہزار
اندر ہزار حجاب مین پوشیدہ رکھا ہے

دیگر ۴۳

قال عزوجل یا غوث الاعظم اہل الجنۃ یتعوذون عن النعیم کاہل النار یتعوذون عن الجحیم
فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث الاعظم اہل جنت پناہ چاہتے ہین بہشت سے مانند اہل دوزخ
کے کہ وہ پناہ چاہتے ہین دوزخ سے اے عزیز اہل جنت کو جس وقت دیدار حق سبحانہ کا
ہوگا پناہ چاہینگے بہشت سے یعنی رجوع نہونگے طرف نعمتوں بہشت کے جیسا کہ اہل
دوزخ پناہ چاہینگے اور فریاد کرینگے عذاب دوزخ سے کیونکہ کوئی نعمت بہشت کی بہتر
نعمت دیدار سے نہین اے عزیز نزدیک عاشق صادق کے سوائے دوست کے غیر کو

الباطل اور مرتبہ انسان کا حقیقت مین یہ ہی بیت باد دست کہ اندر جہان ودر تن مردم ۞ گر نیک بہ بینی بحقیقت ہمہ او ہمانند ۞ نے آتش و نے آب نہ خاک اند و نہ باد اند ۞ نے رسم نہ جسم اند نہ عقل اند نہ جان تنانند ۞ ای عزیز جب تخم انسان سے شجرہ صمدیت کا پیدا ہو جاوے زبان ہر برگ او شاخ سے بجز انا الحق اور سبحانی کے جاری نہو گا اور ہر ذرہ اس جہان سے آئینہ انسان کامل کا ہی جب اپنے کو اُن مین پاتا ہی انا لا غیری کہتا ہی اس حالت مین انسان مرتبہ کو اپنے فراموش کرتا ہی نہ جان کو خبر جان کی نہ تن خبردار تن سے پس یہ اشارہ طرف غوث کے ہی کہ ای غوث طریق پر ما زاغ البصر و ما طغیٰ کے آ تو تا مجکو دیکھے اور مقام مین دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ کے داخل ہو اور تجلی جلال اور جمال مین نظر کو اپنے قائم رکھ اور ہر وقت منتظر جمال با کمال میرے رہ تا بغیر حجاب جلال و جمال کی مجکو دیکھا

دیگر ۳۳

قال عز و جل یا غوث الاعظم اہل الجنۃ مشغولون بالجنۃ و اہل النار مشغولون بی فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم اہل جنت مشغول ہین ساتھ جنت کے اور اہل دوزخ مشغول ہین ساتھ میرے ای عزیز بہشتی مشغول رہتے ہین ساتھ ناز و نعمت اور حور اور قصور تمام نعمتون بہشت کے اور اہل دوزخ ہمیشہ یاد کرتے اور مشغول رہتے ہین طرف حق کے نہایت دشواری اور مصیبت اور فراق مین پس اسی مراد بہشتی سے وہ ہین کہ اپنے مین عکس پرتو جمال حق کا دیکھتے ہین اور اپنے کو ہم رنگ اس عکس کا جانتے اور بسبب مشغولی عکس کے شخص سے محروم رہتے ہین جیسا کہ مجنون اگرچہ کمال عشق سے انا لیلی کہا لاکن ذات لیلی سے دور رہا اور مراد دوزخی سے وہ ہین کہ انکو مشاہدہ مین جمال حق کے حجاب وجود اپنے کا باقی نہین رہتا باوجود اُسکے ہمیشہ تشنہ اور محتاج اور سوز اور نیاز اور عجز اور انکسار مین اور مشغول ساتھ حق کے رہتے ہین پس ادھر سے نیاز اور اودھر سے ناز ادھر سے محتاجی اور اودھر سے بے پرواہی ادھر سے ذلت اور اودھر سے عزت بلکہ ہر وقت ادھر سے جان گذاری اور اودھر سے نازبازی رہتی ہی بیت مرا و ہر زمانے جانگذاری ۞ بہ نو آن نازنین در ناز بازی ۞ ای عزیز بندہ بندہ ہی اور مولی مولی اگرچہ بظاہر ہمرنگ

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پائیگا

دیگر ۳۵

قال عزوجل یاغوث الاعظم اہل القرب یستغیثون عن القرب کاہل البعد یستغیثون عن البعد
فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم اہل قرب فریاد کرتے ہین قرب سے جیسا کہ اہل بُعد
فریاد کرتے ہین بعد سے ای عزیز جب اہل قرب ساتھ قرب معنوی اور حقیقی اور ذاتی
کے پہونچتے ہین قرب صفائی اور افعالی سے فریاد کرتے ہین یعنی یہ قرب انکو بعد
نظر آتا ہی اور جب مُوَحِّد نے دریاے ذات مین غوطہ لگایا اور شعور ہستی اپنے سے بیشعور ہوا
اگر اسوقت کچھ شعور پیدا ہو کر قرب نظر آوے فریاد کرتا ہی ایسے قرب سے کیونکہ آسایش
اور آرام مقام مین ذات کے ہی کہ وہ مقام تمکین کا ہی اور قرب اور بعد مقام تلوین کا
پس یہ قرب اور بعد ہر دو حجاب ہین جو شخص کہ ان ہر دو سے گذر اساتھ حق
کے واصل ہوا پس فریاد ہر شخص کی اپنے مرتبہ مین ہی حسنات الابرار سیئات المقربین
وحسنات المقربین سیئات المخلصین فالمخلصون علی خطر عظیم بیت حوران بہشتی را
دوزخ بود اعراف :: از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت است :: جب سالک تمام
مراتب کو طی کرتا ہی اسوقت ان فریادون سے رہائی پاتا ہی ای عزیز سمجھ اس سخن کا کام
ہر شخص کا نہین بیت مغرور از کاف کفرت ہم خبر نیست :: حقایقہاے ایمان راچہ دانی
ای عزیز ہر مرتبہ مین بمقدار اُس مرتبہ کے لطافت اور کثافت ہی یعنی جبتک کہ شعور اور
خودی اور ہستی باقی ہی فریاد قرب اور بعد اور وصل اور فصل کا بھی باقی ہی اور جب یہ
شعور اور خودی اُٹھ جاے فریاد بھی نہین رہتی فافہم ای عزیز خوراک عاشقونکی مشاہدہ
لقاء حق سبحانہ کا ہی یہی مراد ہی وہو یطعمنی سے اور پینا انکا ہمکلام ہوتا ہی ساتھ حق سبحا
کے یہی ہی مراد وہو یسقینی سے اور سونا انکا ساتھ حق سبحانہ کے ہی النوم مع اللہ فرمایا
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اجیعوا بطونکم واظمئوا اکبادکم واعروا اجسامکم لعل قلوبکم تری اللہ
عیانا بیت مست می عشقم ہشیار نخواہم شد :: من خفتہ معشوقم بیدار نخواہم شد
نقل ہی کہ ایک روز خواجہ ابوتراب رحمتہ اللہ علیہ نے کسی شخص کو مراقبہ مین پایا اور کہا

جمال نہین اور بجز لقاء حق کے اُنکو راحت نہین کہ لا راحة للمومن بدون لقائہ اگرچہ
بہشت بھری ہوئی نعمتوں حور اور قصور سے ہی بیت صحبت حور نخواہم کہ بود
عین قصور: باخیال تو چرا با دگرے پردازم: ای عزیز کیا راز درمیان محب اور محبوب
کے ہی کہ فرمایا جو شخص کہ ساتھ غیر میرے کے مشغول ہو وہ مصاحب دوزخ کا ہی یعنی
جو چیز کہ سواے میرے ہی وہ تمام دوزخ ہی اگرچہ بہشت پر از نعمت ہو بیت بجنت
نروم تا رخ زیبا تو نہ بینم: فردوس بچہ کار آید اگر یار نباشد: کہتے مین روز قیامت
اگر لیلی کو دوزخ مین ڈالین مجنون ساتھ شوق تمام کے دوزخ مین گرے بیت
با دوست کنج فقر بہشت ست و بوستان: بے دوست لعنت ہست بر سر جاہ و تونگری: ای
عزیز نزدیک اہل معرفت کے ماشغلک عن الحق فہو صنمک و طاغوتک یعنی جو چیز کہ
باز رکھے تجکو حق سے پس وہ چیز صنم تیرا اور بت تیرا ہی اور پرستش کرنے والا بت
کا کافر ہوتا ہی اور شرک پس وہ شرک لائق دوزخ کے ہی ای عزیز مرتبہ اعظمیت کا
وہ شخص رکھتا ہی کہ آتش فقر سے سوختہ اور شکستہ ہوا ہو تمام خلق سے واسطے ذات
حق سبحانہ کے اور ہر طرح سے محتاج ہو ساتھ ذات اُسکی اور اُس آتش فقر نے ماسوے
اللہ کو جلایا ہو بلکہ بوقت اتمام فقر کے فقر بھی سوختہ ہوا ہو پس جب غوث اعظم
موصوف ساتھ اِس صفت کے تھے اسلیے حق سبحانہ نے ساتھ لفظ اعظم کے صفت فرمایا
کہ ای غوث اعظم کیونکہ حجاب نہین رہتا درمیان اُس سوختہ اور شکستہ کے اور
درمیان حق سبحانہ کے کہ فرمایا انا عند المنکسرۃ قلوبہم لاجلی پس اِس قول سے اشارہ
طرف عاشق کے ہی کہ مین نزدیک ایسے سوختہ اور شکستہ کے ہون پس تو بھی نزدیک
اُسکے جا اور مجکو پا اور وہ سوختہ اور شکستہ ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی
کیونکہ الفقر فخری تاج اُنکا ہی اور مراد فقر سے رجوع ہونا طرف حق سبحانہ کے ہی
اور مراد سوختہ اور شکستہ سے گدایان اولیا راست رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین
کیونکہ مقصود قلوبہم سے یہی ہی ورنہ بجز ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دوسرا
سوختہ تر اور شکستہ تر نہین پس فرمایا حق سبحانہ نے کہ ای غوث تو مجکو نزدیک

کسکو کہتے ہین پس نماز عاشقون کی ترک وجود ہی اور نماز زاہدون کی رکوع اور سجود اور نماز عاشق عشق کی بغیر رکوع اور سجود کے ہی اس مقام مین مومن اور ترسا اور جہود یکسان ہی نہ تمیز عیسیٰ اور موسیٰ کا اور نہ فرعون اور نہ نمرود کا جب عارف پر غلبہ سلطان عشق کا ہوتا ہی محو کر دیتا ہی تمام قبلون کو اور نہین رہتا سوائے قبلہ جمال معشوق حقیقی کے بیت مرا نماز بجان است دائما باو: نہ کردہ توجہ دائمی نماز مستان پس عاشق صادق مشتاق ہمیشہ شعلے پر آتش شوق کے نماز بغیر رکوع اور سجود کے ہر آن ادا کرتا ہی اور کوئی وقت خالی نماز سے نہین رہتا الذین ہم فی صلوتہم دائمون اور مراد اس نماز سے وصال اور اتصال ہی ساتھ حق سبحانہ کے پس راہ وصال حق کی نہ آسمان پر ہی نہ زمین مین نہ جنگل اور دریا مین نہ آب و خاک و باد و آتش مین پس جہت راہ حق کی روح مین تیرے ہی لازم ہی کہ اس راہ سے جانا واصل حق ہووے تو بیت خدایا کاندرون جان ہر انسان توئی: ظلمت کفر است از تو نور ہر ایمان توئی بیت جو ہست ظاہر و باطن گرفتہ قدرت تو: بجان خویش نگر آشکار و پنہان را بیت اگر در میکدہ یا پیش بت کنم سجدہ: اگر یابم خریداری فروشم زہد و تقوی را: بیت از دل انسان شدہ گم کردہ خطاب معکم: گوی و فی انفسکم در دل مسعود بیا: من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی ای عزیز جو شخص کہ آئینہ مین روح کے جمال اللہ نہ دیکھے ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین بھی نہ دیکھیگا اور جو روح کہ تن مین داخل نہین اسکو روح اعظم کہتے ہین دنیا مین عاشقونکو اقسام کے تجلیات اور صورتین دکھا کر انس اور آرام بخشتی ہی اسکو جمال اللہ کہتے ہین اور اس سے ملاقات ہوتی ہی کہ یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ رباعی چون جمالت صد ہزاران روے داشت: بود در ہر روے دیداری دگر: لاجرم ہر ذرہ بنمود یار: ہر جمال خویش رخسارے دگر: مراد یہ ہی کہ جو شخص ہم رنگ اسکا اس جہان مین ہو اس جہان مین بھی ہوگا اور ہم رنگ ہونا موقوف [illegible] معرفت کے ہی اور معرفت بغیر [illegible] کے حاصل نہین ہوتی پس بعضے صفات معشوق کے سنگ عاشق ہوئے ہین اور بعضے ساتھ عین الاعیان کے معاینہ کرکے الفت

کہ ای شخص تجکو لازم ہی کہ نظر طرف سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے کر وہ شخص غضب مین آیا
اور کہا کہ مین اپنے خدا کو عبد القادر کے دیکھتا ہون طرف عبد القادر کے کیون نظر کرون
خواجہ نے فرمایا کہ ایکبار عبد القادر کو دیکھنا بہتر ہی ستربار خدا کو دیکھنے سے جوان نے
سبب اُسکا پوچھا خواجہ نے کہا جو چیز کہ ساتھ اپنے دیکھیگا تو باندازہ اپنے دیکھیگا اور جو شخص
کہ ساتھ عبد القادر کے دیکھیگا تو باندازہ عبد القادر کے دیکھیگا پس اشارہ ہوا غوث اعظم
کو کہ توچشم روح سے طرف دل مبارک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نظر کر اور کلام ساتھ
اُنکے کر اور آرام ساتھ اُنکے حاصل کر پس تجکو آئینہ مین احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ
کریگا تو فی احسن صورۃ امرد شاب پس یہ کشش طرف سے معشوق کے ہی وگرنہ کوشش سے
عاشق بیچارہ کے کیا ہوسکے بیت اگر از جانب معشوق نباشد کششی ؛ کوشش عاشق
بیچارہ بجاے نرسد ؛ پس غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہمیشہ ساتھ دل حاضر اور ناظر کے
تصور اور مراقبہ مین ہوکر آئینہ مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال باکمال معشوق
حقیقی کا مشاہدہ فرماتے اور ذات مین اپنے کہنے والے کو الفقر فخری کے پاکر مرتبہ فقر کا
حاصل کرتے اور مقام تخلقوا باخلاق اللہ واتصفوا باوصاف اللہ کا میسر ہوتا اور ہمرنگ
معشوق حقیقی کے ہوجاتے بعد اُسکے طرف زنگ ہی کے نہ رجوع ہوتے کہ الواصل لا یرجع

دیگر ۳۷

قال عزوجل یا غوث الاعظم من شغل لسوٰی کان صاحبہ فی النار یوم القیامۃ فرمایا حق
سبحانہ نے ای غوث اعظم جو شخص کہ مشغول ہو طرف غیر میرے ہوگا وہ غیر رفیق اُسکا
دوزخ مین روز قیامت کے ای عزیز جو شخص کہ ساتھ مراقبہ ذکر اور فکر کے اور ساتھ مجاہدہ
اور توجہ باطن کے اپنے مین سیر نکیا ہرگز جمال وفی انفسکم افلا تبصرون کا نہ دیکھیگا اور
ہو معکم اینما کنتم کو ہرگز نہ پائیگا اور روح مین تجلی حق کی حاصل نہ کریگا پس حق سبحانہ
ایسے شخص کو مبتلا کرتا ہی ساتھ نماز ظاہر اور تسبیح اور زہد اور تقوی کے اور ساتھ اُن
چیزکے کہ تعلق قالب سے رکھتی ہی پس عمل ظاہر کا تعلق قالب سے ہی اور عمل باطن کا
تعلق روح سے ای عزیز تو نہین جانتا نماز کیا شئی ہی اور تسبیح اور زہد کیا چیز اور تقوی

زیادہ رحم کرنے والون کا ہون آئی عزیز حق سبحانہ فرماتا ہی کہ مین محتاج نہین ہون تمام شی
ملک میری ہی اور نزدیک میرے ہی کسیکو ان اشیا سے محروم نہین رکھتا اور بسبب طاعت
اور بندگی کے زیادہ نہین دیتا اور بباعث گناہ اور نافرمانے کے کم نہین کرتا دنیا اور نہ
آخرت مین بمقدار حاجت کے پہونچاتا ہون آئی عزیز اذن فرمایا حق سبحانہ نے غوث اعظم
کو کہ ای غوث جو طالبان کہ تشنہ ہین واسطے دیدار انوار جلال اور جمال ہمارے کے اور دیدہ
روح کو کشف غیب سے بند کرکے مراقبہ خاص واسطے ہمارے کیے ہین اور منتظر لقا ہمارے
ہوے ہین مگر بسبب حائل ہونے حجابات کے قید فراق اور دوری مین پڑے ہین اور
متصل اور واصل ساتھ ہمارے نہین ہوسکتے پس ای غوث اگر وہ طالب نہایت تشنگی
سے واسطے شراب وصل ہماری کے نزدیک تیرے آوین تو انکو جناب طرفۃ العین مین نزدیک
ہمارے پہونچا اور واصل کر کیونکہ تو صاحب ما ربار دہی اور مراد ما ربار دے آب حیات
ہی جسکو رویت جمال اللہ کہتے ہین آئی غوث تو مانند داؤد علیہ السلام کے ہوجا یا داؤد
اذا رایت لی طالبا فکن لہ خادما اور تجکو حاجت وصال کی نہین کیونکہ مرتبہ تیرا فراق اور وصال
ہر دو سے بلند تر ہی اور تجکو ایسا مقام عطا فرمایا ہو کہ کوئی خلق حال سے اُس مقام کے واقف
اور خبردار نہین پس اگر تو ایسے طالب کو طلب سے ہمارے باز رکھے اور شربت دیدار اسکو
نہ پلاوے اور تشنگی کو اسکی دور نہ کرے البتہ ہوگا تو بخیل زیادہ بخیلون کا یعنی جو کچھ نزدیک
تیرے ہی ان طالبون کو دکھا اور توجہ ارشاد فرما تا وہ طالبان ہمرنگ تیرے ہوجاوین
ساتھ اُس چیز کے کہ تجمین ہی اور حق مین عاشقون کے ارشاد فرمایا کیف امنع رحمتی کیونکہ باز
رکھون مین جمال باکمال سے عاشقونکو اپنے کیونکہ انا شہدت علیٰ نفسی بانی ارحم الراحمین
گواہی دیتا ہون مین اوپر ذات اپنی کے کہ مین رحم کرنے والا زیادہ ہون تمام اولیاء اللہ رحم
کرنے والون سے یعنی جو افعال کہ اولیاء اللہ سے صادر ہوتے ہین بطفیل اور بواسطہ
میرے ہی اور جو افعال کہ مجھسے ظاہر ہون مستقل ذات سے میرے ہین پس مریدان روح سے
میرے کے فائدہ حاصل کرتے ہین اور عاشقان ذات سے میرے بغیر واسطہ کے پس نہایت
فرق ہی درمیان ہر دو کے فرمایا حق سبحانہ نے سنریہم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسہم حتی یتبین لہم انہ

فنا باقی پر کیا ہمیشہ باقی رہی ہین آی عزیز آتش ظاہر کی ہر شی کو ہم رنگ اور ہم صفت اپنا کرتی ہی اگر نور حق سبحانہ کا کسی چیز پر غالب آوے اور اسکو ہم صفت اپنا کر دے اور ظاہر اور باطن اسکا نور ہو جاوے کیا عجب ہی پس یہ خاصان حق صفت اور تصرف حق کا رکھتے ہین اور متصف ساتھہ اوصاف الٰہی کے کہ اتصفوا باوصاف اللہ ای تخلقوا باخلاق اللہ صفت انکی ہی پس خوشی اور راحت ہووے اس شخص کو کہ ایمان لایا ان خاصان حق پر اگرچہ نہ دیکھا ہو اور فی الحقیقت حال انکا کما حقہٗ کسی پر ظاہر نہین کیونکہ مقام انکا یہ ہی لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل پس فرمایا حق سبحانہ نے ای محبوب دنیا مین کوئی شخص مرتبہ حقیقی سے تیرے خبردار نہین نقل ہی کہ ایک مرید سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ کا دوسرے شہر مین پہونچا اور خدمت مین کسی بزرگ کے حاضر ہوا کہ وہ مرتبہ قطبیت کا رکھتے تھے بمجرد ملاقات کے قطب نے ایسا فرمایا کہ مین ہمیشہ درگاہ حضرت حق مین حاضر رہتا ہون کبھی شیخ کو تمھارے اسمین نہین دیکھا وہ مرید غریب حیران پریشان فکر زدہ ہو کر خدمت مین سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوا بمجرد ملاقات کے حضرت نے فرمایا کہ احوال اندر والونکا باہر والے نہین جانتے کیونکہ مقام محبوبونکا اندرون پردہ عظمت اور سراچہٗ عزت کے ہی کہ اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری شان مین انکے ہی پس جو لوگ کہ دروازہ پر ہون حال سے اندر والون کے بیخبر رہتے ہین ۞

دیگر ۳

قال عز وجل یا غوث الاعظم اذا جارک العطشان فی یوم شدید الحر وانت صاحب الماء البارد ولیس لک حاجۃ بالماء فلو کنت تمنعہ فانت ابخل الابخلین فکیف امنعہم رحمتی انا اشہدت علی نفسی بانی ارحم الراحمین فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم جسوقت آوے نزدیک تیرے پیاسا اس دن کہ نہایت گرمی ہو اور تو مالک پانی سرد کا ہی یعنی نزدیک تیرے پانی سرد ہی اور تجکو ساتھہ اس پانی سرد کے حاجت نہین پس اگر منع کرے اور پانی نہ دیوے تو اس پیاسے کو ہوگا تو بخیل زیادہ بخیلون کا پس کیونکر باز رکھون مین رحمت سے اپنے انکو اور گواہی دیتا ہون مین اوپر ذات اپنی کے کہ مین رحم کرنے والا

بیت این جہان صورت است ومعنی دوست ؛؛ در معنی نظر کنی ہمہ اوست ؛؛ اے عزیز ازل مین ذات حق سبحانہ کی موجود تھی اور نہ تھی کوئی شئے ساتھ اسکے کان اللہ ولم یکن معہ شئی اسی طرح فی الحال موجود ہے اور نہین ہے کوئی شئے ساتھ اسکے ہو الآن کما کان اور نہوگا کوئی ساتھ اسکے ابد مین ہمیشہ فلا یکون مع اللہ غیر اللہ پس تغیر نہین ہوا ذات اور صفات اور افعال اور اسمار مین حق سبحانہ کے بسبب پیدا ہونے اس جہان کے وہو لا تغیر بذاتہ ولا بصفاتہ ولا فی افعالہ ولا فی اسمائہ بحدوث الاکوان پس یہ جہان نمودار صورت پاک فیض حق سبحانہ کا ہے مافی الوجود الا اللہ اور باطن اس جہان کا حق ہے پس وہی ہے کہ ساتھ ان صورتون اور شکلون مختلفہ کے ظاہر ہوا ہے اور جہان قایم ساتھ حق کے ہے اور عکس ہے شخص کا رباعی نمائی حسن خود در رخ نوع دگر ؛ چونکہ در معنی بہ بینم واحد و یکسان توئی ؛؛ توئی صورت توئی معنی کہ ہم سبحی و دیری ؛؛ توئی در دل توئی در تن کہ ہم عشق است وہم جانی ؛؛ پس جبتک کہ معشوق عاشق کو ہمرنگ اپنا نہ کرے عاشق کو دعویٰ اتحاد کا جائز نہین بلکہ فقط کفر اور نہین روا ہے کہ کہے مین سو تو اور تو سو مین کیونکہ اگرچہ عاشق متصف ساتھ اوصاف معشوق کے ہو لاکن دو صفت سے خالی رہتا ہے ایک صفت ربانیت دوسری صفت الوہیت جیسا کہ کسی بزرگ نے فرمایا لا فرق بینی وبین ربی الا بصفتین صفۃ الربانیۃ وصفۃ الالوہیۃ وجہوتا منہ وفیما سنا بہ ہرگز عاشق عین معشوق نہین ہوتا اور اگر عین معشوق ہو جاوے معشوق خود ظہور اپنا عاشق مین کرتا ہے اسوقت جو عاشق کا باقی نہین رہتا بحکم جاء الحق وزہق الباطل پس معولی معولی ہے اور بندہ بندہ اے عزیز گاہے کہتا ہے فاستقم کما امرت اور کبھی فرماتا ہے فانک باعیننا اور گاہے طعنہ کرتا ہے عبس وتولی ان جاءہ الاعمی اور کبھی ساتھ لطف اور محبت کے اشارہ فرماتا ہے لولاک لما اظہرت الربوبیۃ ولما خلقت الافلاک ولما خلقت الاکوان گاہے کہتا ہے انا اطلب رضاک یا محمد اور کبھی فرماتا ہے انک لا تہدی من احببت پس مقام عشق مین اس طرح کے عزما اکثر ہوتے ہین پس فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث یہ قرب

الحق الا انتم فی مریۃ من لقاء ربہم ہیت یک ذرہ عنایت تو ای بندہ نواز: بہتر ز ہزار سالہ تسبیح ونماز:: ای محبوب تو دریا رحمت کا ہی اور ساتھ کوئی چیز کے محتاج نہین جو پیاسا محبت کا اور سوختہ فراق کا نزدیک تیرے آوے اور ساتھ صدق دل کے رجوع ہوا اسکو سیراب محبت سے کردے اور ساتھ جمال باکمال میرے سے پہونچا دے یعنی جیسے کہ ذات میری اوپر بندونکے ارحم الراحمین ہی اسی طور تو بھی اوپر طالبون اور مریدون اور معتقدون اپنی کے ارحم الراحمین ہو فافہم

دیگر ۳۹

قال عز وجل یا غوث الاعظم ما بعُد عنی احد من المعاصی وما قرب منی احد من الطاعات الا لعبد الا انکار فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم نہین ہی کوئی دور میرے سے بسبب گناہ کرنے کے اور نہین ہی کوئی نزدیک مجھے بسبب طاعت اور بندگی کرنے کے مگر بعد انکار کے ان ہر دو سے ای عزیز گناہ سبب دوری کا نہین اور نہ طاعت سبب نجات کا بلکہ نزدیکی فضل سے حق سبحانہ کے ہی اور دوری قہر سے اسکے پس بندگی بغیر قبول ہونے کے سبب نزدیکی کا نہین اور معصیت بجز قہر کے سبب دوری کا نہین اکثر بزرگ مرتکب گناہ کے ہوئے ہین اور انکو فضل حق سے قربت حاصل ہوئی جیسا کہ خواجہ حبیب عجمی ربا خوار تھے اور بشر حافی شراب خوار اور فضیل بن عیاض راہ زن اور اکثر آدمی طاعت کیے اور انکو دوری میسر ہوئی جیسا کہ ابلیس اور بلعم اور برصیصا ای عزیز کام حق سبحانہ کے بے علت ہین من قبل قبل بلا علۃ ومن رد رد بلا علۃ ای عزیز قرب اور یگانگی نام اس حالت کا ہی کہ عاشق اور معشوق ایک ہو جا دین یعنی معشوق عاشق کو بغل مین لیکر کہے انا انت وانت انا جیسا کہ ایک وقت رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ کو بغل مین لیکر فرمایا لحمک لحمی ودمک دمی عینک عینی وسمعک سمعی وبصرک بصری الخ اسوقت بجز علی کرم اللہ وجہہ کے کوئی شی دوسری نظر مبارک مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ تھی پس یہی حال تھا رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ حق سبحانہ کے کہ فرمایا فو منع یدیہ علی کتفی اور یہی مراد ہی فرمان حق سبحانہ سے کہ اوحی الی عبدہ ما اوحی اس مقام مین عشق اور عاشق اور معشوق ہر سہ ایک ہین

فانی اس تصور مین ہوا اور اصل حق ہوجاتا ہی اور واسطہ پیر کا درمیان مین نہین رہتا بیت
چون درآید وصال را حال :: سردشۂ گفتگوی دلال :: اور وصول حقیقت کا یہ ہی کہ جسنے
جمال حق کا روح مین پیر کے پایا اور ساتھ اُسکے واصل اور ہمرنگ ہوکر متصف ساتھ صفات
اُسکے ہوا پس وہ شخص ہر ذرہ مین معاینہ اُسکا کریگا اور سوحد اس مقام مین ہو کر مرتبہ
مافی الوجود الا اللہ کا اسکو حاصل ہوگا اور وصول معرفت کا یہ ہی کہ عارف صورت ہر شی کی کما ہی دیکھتا
اور جلوہ معشوق نازنین حقیقی کا مشاہدہ کرتا ہی پس اس مشاہدہ کو وہ شخص چاہیے کہ سرمۂ
معرفت کا چشم مین اُسکے لگا ہو بیت کجاست دیدۂ کان کحل معرفت دارد + وگرنہ جلوۂ آن
نازنین کجاست کہ نیست + اے عزیز شریعت طریقت حقیقت کسبی ہی ریاضت اور کسب سے
حاصل ہوتی ہی لاکن معرفت فضل اور عنایت الٰہی سے نصیب ہوتی ہی نہ ساتھ عبادت کے
پس جب وہ عارف عالم معرفت سے عالم شریعت مین آوے حال اُسکا یہ ہوتا ہی ان صلیت
اشرکت وان لم اصل کفرت اسی واسطے کہتے ہین حسنات الابرار سیئات المقربین اے عزیز ظاہر
بینان اس معاملہ سے خبردار نہین کہ ہر وقت زبان حال سے گوش جان مین ندا پہونچتی ہی کہ انی
انا اللہ الم تری الی ربک فرمایا حق سبحانہ نے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین اور یہ نہین جانتے
کہ من نظر الی معبودہ سقط عن عبادتہ جب سالک اس مقام مین آتا ہی قرب اور اتحاد نہ دیکھتا ہی
اور سعید ہوتا ہی اور ہرگز مخذول نہین ہوتا

دیگر الہام

قال عزوجل یا غوث الاعظم اہل المعاصی محجوبون بالعصیان واہل الطاعۃ محجوبون بالطاعۃ
ولی وراءہم قوم آخرون لیس لہم غم المعصیۃ ولا ہم الطاعۃ فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم
گناہگار محجوب ہین لسبب گناہ کے اور اہل طاعت محجوب ہین لسبب طاعت کے اور واسطے
میرے بندہ ہین اخص الخاص سوائے اُن گناہگار اور اہل طاعت کے کہ نہین ہی اُنکو غم
گناہ کا اور نہ غم طاعت کا اے عزیز اہل معاصی اس سبب سے محجوب ہین کہ مغفرت حق سے
ناامید ہوئے ہین اور اپنے کو اہل دوزخ سے جانکر موجب عقاب اور عذاب کا اور بعید رحمت
حق سے جانتے ہین اور حق سے محجوب ہوئے ہین اور اہل طاعت رستگاری اور رہائی

اور بعد ہر دو حجاب ہین اور سیداہ دل ہر دو سے اٹھا اور مجکو پایا

دیگر ۳۸

قال عز و جل یاغوث الاعظم لو قرب منی احد لکان من اہل المعاصی لانہ من اصحاب العجز والندم قال یاغوث الاعظم العجز منبع الانوار والعجب منبع الظلمۃ فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم اگر قریب ہو میرے سے کوئی شخص البتہ ہوگا وہ شخص اہل معاصی سے کیونکہ وہ اہل عجز اور ندامت سے ہی فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم عاجزی چشمہ نور کا ہی اور تکبر چشمہ ظلمت کا ای عزیز عاجزان اور پشیمان قریب زیادہ ہین رحمت الٰہی سے کیونکہ خواہان مغفرت کے اہل عصیان ہین اور تشنگان آب رحمت کے اہل ندامت اور نظر کرنے والے قدرت کے اہل عجز ای عزیز کوئی عاشق سے پشیمان زیادہ اور عاجز زیادہ نہین نہ منہ دکھانیکا نہ پانون بھاگنے کے نہ طاقت چھوڑنے کی نہ نصیب ملنے کا بیت نہ بخت و دولت آنم کہ بانو بنشینم :: نہ صبر قوت آنم کہ از تو در گذرم :: اگر کوئی سوال کرے کہ کس وجہ سے اسکو معاصی کہتے ہین جواب یہ ہی کہ وہ شخص کوئی کام لائق اپنے نہین رکھتا فافہم ای عزیز جبتک کہ صفائی قلب کو حاصل نہوگی عشق پیدا نہوگا اور جب عشق پیدا نہو قرب بھی میسر نہین وہو من تنزل القلب عن القالب بعد ما خلع وصفی ونقی من رجس الدنس اور جو شخص کہ واصل ہوا بعد وصول کے طرف اپنے رجوع نہین کرتا کہ الواصل لا یرجع پس عشق کیمیا گر ہی کہ صورت کو عاشق کے ساتھ رنگ معشوق کے زر خالص کر دیتا ہی اور جو شخص کہ بہشت پرست ہو خدا پرست نہین ہوتا اور جو شخص کہ پیر پرست ہو شاہد اور حق پرست ہوتا ہی پس ای عزیز جبتک کہ پیر پرست نہوگا تو خدا پرست کیونکر ہوگا نقل ہی کہ ایک مرید نام غوث پاک رضی اللہ عنہ کا لیکر پانی پر دریا کے روانہ ہوتا اور جب نام اللہ کا لیتا غوطے کھاتا اور غرق ہوتا اسی واسطے کہتے ہین لا دین لمن لا شیخ لہ پس جو چیز کہ ساتھ علم الیقین کے جانا ساتھ عین الیقین کے حاصل کرتا ہی اسی واسطے کہتے ہین من عرف اللہ لا یقول اللہ ومن یقول اللہ لا عرف اللہ وصول طریقت کا یہ ہی کہ تمام عالم مین مشاہدہ پیر کا کرے بلکہ اپنے مین جمال پیر کا دیکھے اور روح مین پیر کے حق کو پاکر تصور اسکا قایم کرے یہانتک کہ کوئی شی بجز حق کے نظر نہ آوے کیونکہ واسطے اسی تصور کے پیر کرنا تھا جب یہ تصور قایم ہوکر

کہ درمیان عاشق اور معشوق کے ایک حالت ہی کہ عاشق طالب وصال کا ہوتا ہی اور یہ
معشوق ناز اور کرشمہ اور اعراض اور اغماز فرماتا ہی پس شوق ذوق عاشق کا زیادہ تر ہوتا ہی
کیونکہ جو لذت اور ذائقہ فراق مین ہی وصال مین نہین پس ای معشوق جدائی چاہتا ہون مین
تجھے نہ وصال جیسا کہ زلیخا نے فرمایا کہ اگرچہ یوسف نافرمانی میری کرتا ہی لاکن مین نزدیک
زیادہ ہون اُس سے کیونکہ مین عاشق ہون اور وہ معشوق اور معشوق قید مین عاشق کے
نہین رہتا اور باوجود کنیزکان رکھنے کے زلیخا ذات سے خدمت یوسف کی بجالاتی یہ سبب
عشق کا تھا اور جیسا کہ محمود کہ ہزارون غلام حسین اور خوبصورت اور حکومت اور پادشاہت
رکھتا تھا جب ایاز پر عاشق ہوا غلام اُسکا ہوگیا پس محمود نے بسبب عشق کے صفت غلام کی پیدا کی
نہ یہ کہ عین غلام ہوا رباعی عشق را ابو حنیفہ درس نگفت ٭ شافعی را در روایت نیست
بوالعجب سورۂ الیست سورۂ عشق ٭ ہمہ مصحف از ویک آیت نیست

دیگر ۲۴

قال عزوجل یا غوث الاعظم بشر المذنبین بالفضل والکرم وبشر المعجبین بالعدل والنقم فرمایا
حق سبحانہ نے ای غوث اعظم خوشخبری دے گنہگاران امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ
فضل اور کرم میری کے کیونکہ ہی امتہ مذنبۃ وانا رب غفور اور بشارت دے اور آگاہ کر کافرونکو
ساتھ عدل اور انتقام میری کے کیونکہ ویل یومئذ للمکذبین ہذہ جہنم التی کنتم توعدون
اصلوہا الیوم بما کنتم تکفرون ای عزیز نیکی کرنے والے تکیہ اور اعتماد اوپر عبادت اور بندگی
کے کرتے ہین اور نظر گنہگارونکی اوپر فضل اور کرم حق کے ہی ای عزیز عادت پادشاہونکی ہی
کہ عجب اور تکبر اور فخر کرنے والے کو دوست نہین رکھتے کیونکہ یہ تمام اسباب خزانہ مین
اُنکے موجود ہی مگر گناہ اور عاجزی اور پشیمانی کو گنہگارون کے عزیز رکھتے ہین
اِسی طرح حق سبحانہ رحم نہین فرماتا مگر اوپر بندگان عاجز اور نادم اور عاصی کے اور اظہار
مغفرت نہین کرتا مگر اوپر فاسق اور فاجر کے کیونکہ روشنی فضل اور مغفرت کی تاریکی
گناہ کو چاہتی ہی اور نور ہدایت کا ظلمت ذلت اور خواری کو مثنوی چون بدیدم
عفو تو عاصی طلب ٭ عرصۂ عصیان گرفتم زین سبب ٭ چون بشارت دیدم کارساز

اپنی دوزخ سے لسبب طاعت کے اور پہونچنا بہشت مین لسبب عمل نیک کے سمجھے ہین اور حضرت حق سے محجوب ہوئے ہین ای عزیز ہر دو گروہ بعید ہین درگاہ حق سے ایک ساتھ حجاب ظلمانی کے دوسرے ساتھ حجاب نورانی کے اور ایک ساتھ حجاب دنیا کے اور دوسرے ساتھ حجاب عقبیٰ کے اور سوائے ان ہر دو گروہ کے ایک قوم علحدہ ہی انکو عارفان کہتے ہین وہ ان ہر دو حجاب کو اٹھائے ہین اور ہلاک کرنے والا اور نجات دینے والا اور مالک ثواب اور عذاب کا حضرتِ حق کو جانتے ہین اور وہ نظر ہمت کی دو جہان پر نہین ڈالتے وما زاغ البصر وما طغیٰ وما توفیقی الا باللہ ولا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ اور خطرہ معصیت کا اور ہمت اپنی اوپر طاعت کے نہین رکھتے اور خواہش حور اور قصور کی نہین کرتے اور پریشان خاطر عذاب اور ثواب سے نہین ہوتے اور سوائے حق کے مشاہدہ نہین کرتے پس وہ دو جہان سے فارغ ہین ای عزیز اہل قرب وہ شخص ہی کہ ہمرنگ ہوا ہو ساتھ حق کے اور اگر کوئی شی حجاب اسکو ہوجائے بیقرار ہوکر التجا کرتا ہی واسطے وصال اور اتحاد کے بغیر حجاب اس شی کے اور اہل بعد وہ شخص ہی کہ مقید ہی زندانِ دنیا اور قالب مین اور فریاد کرتا ہی رہائی سے اسکی تا وصال حق کا جنت مین میسر ہوکہ مافی الجنۃ احد سوی اللہ پس جنتِ خاص عاشقونکی ذات حق سبحانہ کی ہی اور سالک بعد مشاہدۂ جمال باکمال حق کے عاشق ہوتا ہی اور جب عشق کمال کو پہونچا اپنے کو عین معشوق پاتا ہی اور کہتا ہی کہ مین خود معشوق ہون عاشق کہان **بیت** آن شد کہ بدیدار تو مے بودم شاد ✤ از عشقِ تو پروائے خودم نیست اکنون ✤ پس اگر ایسا مقرب گناہ کرے حسنات ہوجاتے ہین اور مقرب سے عاشق مراد ہی کیونکہ ہمیشہ مشاہدہ مین معشوق حقیقی کے رہتا ہی ای عزیز جب مطیع اور فرمانبردار کو جنت الماویٰ میسر ہوتی ہی نعمتون جنت حور اور قصور مین مشغول ہوکر حق کو فراموش کرتا ہی کہ الجنۃ سجن العارفین پس حق دور ہی اُنسے اور جو شخص کہ بعد وصول اور ہمرنگ ہونے کی عبودیت کو پیش نظر رکھے یہ گناہ عظیم ہی پس وہ شخص باوجود ایسے گناہ کے نزدیک زیادہ ہی حق سے ای عزیز حق سبحانہ عاشق ہی اور اولیائے گناہگاران امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معشوق پس یہ گناہ بمنزلہ کرشمہ اور ناز کے ہی کہ حال سے اسکے عاشقان خوب واقف ہین جیسا کہ محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ نے فرمایا

قالِ عزّوجل یا غوث الاعظم اہل الطاعات یذکرون اللہ لنعیم واہل العصیان یذکرون الرحیم
فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم طاعت اور بندگی کرنے والے یاد کرتے ہین رب کو واسطے
بہشت کے کیونکہ نظر انکی بدپر عمل اپنے کے ہی اور فکر انکی اوپر نعمت بہشت کے اور گناہ گار
یاد کرتے ہین پروردگار رحم کرنے والے کو کیونکہ نظر انکی اوپر لطف اور کرم حق کے ہی اور
ہمت اور فکر انکی اوپر غفور اور رحیم کے ای عزیز بہشت جاے نیکون کی ہی ذکر کرنے سے
نعمتون بہشت کے اہل طاعت خوش ہوکر اپنے کو مستحق بہشت کا جانتے ہین اور گناہ گار
شرمندہ اور خجل ہوکر نظر اوپر فضل اور کرم پروردگار رحیم اپنے پر رکھتے ہین ای عزیز آدم
صفی ابو البشر صلوات اللہ وسلامہ نے نافرمانی کی اور نادم ہوکر اقرار کرنے والے ربنا ظلمنا کے ہوے
سبب اُسکے نہایت کمال کو پہونچے اور ابلیس علیہ اللعنۃ معلم ملکوت تھا عابد سات لاکھ برس کا
ہوکر اقرار کرنے والا ساتھ انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین کا ہوا بسبب اُسکے نہایت
زوال کو پہونچا ای عزیز نزدیک عارفون کے نیکی اور عبادت عوام کی گناہ کبیرہ ہی اور گناہ
انکا عین طاعت کیونکہ جو عبادت کہ اُس سے غرور اور رعونت پیدا ہو وہ عبادت بدتر گناہ
سے ہی اور جو گناہ کہ اُسمین عجز اور نیستی اور تواضع پیدا ہو وہ گناہ افضل عبادت سے ہی
ای عزیز نزدیک عارفان کامل کے ہستی اور خودی گناہ کبیرہ بلکہ شرک ہی اور شرک منافی
کمال کا ہی اور عاجزی اور ندامت اور نیستی کمال ایمان کا ہی اسی واسطے بزرگان دین نے
واسطے دور کرنے ہستی اور خودی اپنے کے اور حاصل کرنے نیستی اور بیخودی کے سیت کام
کیے ہین اور رنج اور ملامت کھینچے ہین بعضون نے زنار باندھی اور بعضے بتخانہ مین بیٹھے رباعی
در بتکدہ گر خیال معشوق ماست ۔ رفتن بطواف کعبہ از عقل خطا است ۔ گر کعبہ از وے
بوئے ندارد کنشت ۔ با بوے وصال کنشت کعبہ ماست ۔ ای عزیز پیدا ہونا نیستی اور
بیخودی کا عشق سے ہی پس خواہش طبیعت کو عشق کہنا حیوانی ہی اور خوشہ گندم کو شجر
خلد کہنا شیطانی کیونکہ عشق دریاے بے نہایت ہی پیرنے والا اُسکا صاحب حالت آئینہ
عشق کو زنگار نہین اُسکو ساتھ مرد اور زن کے کام نہین اور آویزش انکی ساتھ ایسے شجرہ
مبارک کے ہی کہ وہ نہ شرقی ہی نہ غربی نہ عجمی ہی نہ عربی نقل ہی کہ ایک روز مجنون کو حالت

ہم بر بست خود در دیدم پردہ باز * ای عزیز ارشاد ہی محبوب کو گہ اے محبوب تو موصوف ہی ساتھ صفات میری کے لازم ہی تجکو کہ اوپر عاصیون اور عاجزون اور نادمون کے شفقت کرا اور اوپر متکبرون اور عابدون اور خود بینون کے تکبر اور تفاخر کر کیونکہ التکبر مع المتکبرین آیا ہی ای عزیز عادت بادشاہون کی ہی کہ رعیت شکستہ اور عاجز پر رحم اور فضل کرتے ہین اور اسیران متکبر اور خود بینونکو خراب کیونکہ نظر اسیران متکبر کی اوپر مال اور جمال اور کمال اپنے کے ہوتی ہی اور قہر شاہی سے کچھ اندیشہ نہین رکھتے اور نظر عاجزان او شکستگان کی اوپر رحم اور کرم بادشاہ کے ہوتی ہی اور کسی طرح کی نیکی اپنے سے نہین دیکھے ای عزیز عشق مزاج آتش کا رکھتا ہی گرم و خشک ہمیشہ دل کو گرم رکھتا ہی اور طبیعت کو خشک اور آتش کو ساتھ آتش عشق کے نسبت بھی ہی یعنی جیسا کہ آتش جلانے والی ظاہر کی ہی عشق بھی جلانے والا باطن کا ہی میان لوہے کو تپھر پر مارنے سے آتش پیدا ہوتی ہی وہان فقر کو نفس پر ضرب دینے سے دھوان الفقر سواد الوجہ فی الدارین کا ظاہر ہوتا ہی جسوقت آتش عشق شعلہ زن ہوتی ہی نیک اور بد ہر دو کو جلاتی اور وجود عاشق کو درمیان سے اُٹھاتی ہی ای عزیز معرفت کو عقل ہی اور عشق بیعقل عقل رنگ ہی بغیر بو کے اور عشق بو ہی بغیر رنگ کے عقل سنگ ہی بغیر نمک کے اور عشق نمک ہی بغیر سنگ کے عقل مرغ ہی ہوا پر اور عشق ہوا ہی مرغ مین مرغ کو ہوا مین نظارگی ہی اور ہوا کو مرغ مین آوارگی ای عزیز سخن کہنے کا دوسرا ہی اور سخن عشق کا کہنا دوسرا جسکو کہ عشق سخن کا ہی منبر پر چڑھا اور جسکو سخن عشق کا ہی گفتگو اور ہستی سے اپنے اٹھا لیس جسنے کہ کہا کچھ نجانا اور جسنے کہ جانا کچھ نہ کہا کہنے والا صاحب اُس مسند کا نہین کیونکہ عشق نام قیل و قال کا نہین اس اصول کو ارباب وصول جانتے ہین نہ ارباب فضول اور یہ نکتہ ہی منطق الطیر کا ہی۔ جواب اسکا فضول سے مت ملا کیونکہ یہ نکتہ ہی ورائے قیاس کے فکر اسکی چھوڑ اور قیل و قال سے باز آئے **نظم**

ای عشق نداتم از کجائی * بیگانہ نمائے آشنائی * از یک نظر تو عقل کل را * بر ہم زدہ جہا کہ خدائی
از رہگذرت ہزار فرسنگ * بازار چہ منی و ...

دیگر ۳۴

بخشندہ تو ئی بندہ شرمندہ ترم * بیت دیگر درے ندارم کز درت گریزم * در تو باز گشتم ملکا بتر سیاہی
پس حق سبحانہ قریب ہوتا ہی اُسسے اور عذر قبول کرتا ہی اور بخشتا ہی اُسکو کہ من اذنب ذنباً و یعلم
ان لہ ربا غفورا غفر اللہ قبل ان یستغفر اور جب مومن طاعت سے فارغ ہوکر نہایت خوشی
سے خواہان اجرت اور حور اور قصور کا ہوتا ہی اور سمجھتا ہی کہ مجھسے ایسا امر صادر ہوا کہ کسی
نہوگا اور جو طلب کرونگا پاؤنگا پس مزدوری مین طاعت کے حق سبحانہ پر واجب ہی کہ بہشت
دیوے اور تمام مرادونکو میسر حاصل کرے پس وہ بطمع رحمت حق سبحانہ سے دور ہوتا ہی
اور خوشنودی اور رضامندی سے اُسکے بعید اے عزیز زبان عاشقونکے وہ سخن ہی کہ لب
اُسسے محرم نہین اور قاصد دلونکو سینہ مین وہ نفس ہی کہ دم ہمدم اُسکا نہین اور درمیان
عاشق و معشوق کے وہ گفتگو ہی کہ بجز گوش چشم کے کوئی خبردار نہین اور جان کو جان کی
وہ جستجو ہی کہ بغیر اشارہ سر ابرو کے کوئی آگاہ نہین اے عزیز اس طائفہ عالیہ کی ایک روش ہی
کہ اپنے سے پوشیدہ رکھتے ہین بلکہ اپنے کو اپنے سے پوشیدہ کرتے ہین یہانتک کہ طاقت
کلام کی بھی نہین رکھتے جو سوتی کہ استعمال مین آوے قیمت اُسکی نہین رہتی اور جو نقد کہ
ہاتھ مین اغیار کے جاوے بے عیار ہوجاتا ہی بیت ہر جا کہ من و یار بہم باز رسیدیم *
از بیم بد اندیشہ لب خویش گزیدیم * بیواسطۂ گوش و زبان از طرف چشم * بسیار سخن بود
کہ گفتیم و شنیدیم * جنگ بہادرون کا سپاہ مین ہی اور عشق وہ صفدر ہی کہ او پر سپاہ قلب کے
حملہ کرتا ہی عیار تمام طلب مین خزانہ کے ہین اور عشق وہ دلاور ہی کہ خزانہ طلب کا لیجاتا ہی
اور عشق وہ گوہر ہی کہ کان سے کان اللہ ولم یکن معہ شئی کے ہی اور دوربادمن سے من
الماء کل شئی حی کے اے عزیز اگر غمزہ عشق کا اہل عالم پر تجلی کرے قسم ہی حق کی کہ تمام ارواح
تنون سے اپنے پرواز کرین لب مین شیرین کے وہ نمک ہی کہ سینہ فرہاد کا خستہ اُسسے ہی اور
زلف مین ایاز کے وہ حلقہ ہی کہ دل محمود کا بستہ اُسسے ہی اے عزیز عشق کو ساتھ حسن کے تعلق
ازلی اور ابدی ہی اور رہ دو کو نسبت نہین ساتھ نیکی اور بدی کے پس جو شخص کہ عشق مین
نیک اور بد کے اور طلب مین خوب اور زشت کے مبتلا ہوا بہت بد کیا نقل ہی کہ ایک
خلیفہ خلفاء رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے چہرہ لیلی کا دیکھکر ہمراہیون سے اپنے کہا کہ یہی

جنون کی زیادہ تر ہوئی اور عشق لیلی نے گریبان جان اُسکے کا پکڑ کر طرف صحرا کے کھینچا صیاد کو دیکھا کہ آہو کو گرفتار کرکے باندھا اور زمین پر ڈالا جبکہ نظر مجنون کی اُس چشم سیاہ آہو پر پڑی تمام عالم اُسکو سیاہ نظر آیا اور کہا خفف اللہ لا تقتلہ کیونکہ شباہت لیلی کی اُسمین پائی چند درہم نزدیک اُسکے موجود تھے صیاد کو دیکر آہو کو رہا کیا پس شرط محبت کی یہ ہی اے عزیز اس طائفہ کو ابتدا عشق مین ایک حالت ہوتی ہی کہ دوست کو دوست کے دشمن جانتے ہین لیکن یہ سبب نہایت تنک چشمی اور تنگدلی کا ہی جب سوال کیے گئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انتہا ے کار عشق سے فرمایا اللھم ارزقنی حبک وحب من احبک پس جو شخص کہ چشمہ عشق کو نہ پہونچا آبحیات زندگانی کا نپایا اور جو کوئی کوہ قاف عشق سے نہ ملا سیمرغ کو نپایا پس عشق وہ ماہ نو ہی کہ کسنہ نہین ہوتا اور وہ آفتاب ہی کہ یکجا قرار نہین پاتا عشق جواہر ہی بے مثل صفت اسکی مثال سے درست نہین ہوتی فرق عشق مجازی کا ساتھ عشق حقیقی کے ایسا ہی کہ اگر مہرہ پہونچے پر باندھین کنگن نہین ہوتا اور اگر اوسکا پاؤن پر جوان کے مٹھے سوار نہین ہوتا

نظم

آن لعل بے بہا زکانے دیگر است ✽ آن یگانہ زآشیانے دیگر است ✽ اندیشۂ این وآن خیال من وتست ✽ افسانۂ عشق زبیانے دیگر است ✽

دیگر ۴۴

قال عز وجل یا غوث الاعظم انا قریب الی العاصی اذا فرغ من العصیان وانا بعید عن المطیع بعد ما فرغ من الطاعات فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم مین نزدیک ہون طرف گناہگار کے جسوقت کہ فارغ ہوتا ہی وہ گناہ سے اور مین دور ہون فرمان بردار سے بعد فراغت پانے اسکے طاعت سے اے عزیز جب مومن گناہ کرتا ہی اور بعد اسکے پشیمان اور شرمندہ اور نادم ہو کر توبہ کرنے والا اور خوف کرنے والا ہوتا ہی اور ساتھ ہزار عاجزی اور الحاح کے جناب باری مین ہاتھ اٹھا کر کہتا ہی کہ اے بادشاہ پناہ دینے والے دل شکستگون کے اور اے دستگیر عاجزون کے اے بخشنے والے گناہون کے اے قبول کرنے والے توبہ گناہگارونکے جو کچھ کہ مین نے بد کیا اور کیے ہوئے اپنے سے پشیمان ہوا بخشدے خطا اور مجھے عطا مجھے لغزش اور بخشے بخشش

بیت

بازمے آیم وسر در قدمت میفگنم وشاہ

زن اور فرزند کے زین للناس حب الشہوات الخ ذلک متاع الحیوٰۃ الدنیا الخ اور جب
حق سبحانہ نے دل کو خاصون کے لائق جوار اور قرب اپنے کے نہ دیکھا اور طالب وصال کا
جیسا کہ چاہیے تھا مبتلا کیا انکو ساتھ حجاب نورانی کے یعنی ساتھ محبت نماز اور روزہ
اور جاہ اور مرتبہ آخرت کے اور آلودہ کیا دلونکو انکے ساتھ جنت اور حور اور قصور اور ساتھ
معتقدون اور خادمون کے ذلک متاع العقبیٰ اور جب پیدا کیا حق سبحانہ نے اخص الخواص
کو نظر کیا دلونکو انکے نپایا اسمین الفت دنیا کی اور نہ دین کی اور نہ حرص اور نہ محبت زن
و فرزند کی اور نہ طلب حور اور قصور کی اور نہ جاہ اور رفعت دوجہان کی بلکہ پایا دلون
مین انکے درد اور سوز اور عشق اور محبت اور طلب اور اشتیاق اور فراق پس اٹھا دیا
حجاب کور و برو سے انکے اور مبتلا کیا انکو ساتھ وصل اور جمال باکمال اپنے کے ای عزیز عشق
طالب حسن کا ہی اور حسن نام ہی ملاحت کا نہ صباحت کا پس صباحت نقش دیوار ہی اور ملاحت
شیوہ عین کار شور رنگ سے پیدا ہوتا ہی اور شیرینی گرمی سے نقل ہی کہ سوال کیا
کسی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ جمال جہان آرائے آپ کا خوب ہی
یا چہرۂ دلکشا اور عارض زیبا یوسف کا فرمایا حضرت نے انا املح واخی یوسف اصبح صباحت
محتاج ہی ملاحت کا اور ملاحت بے پروا ہی صباحت سے ان اللہ جمیل یحب الجمال
حقیقت مین دیکھنا جمال اپنے کا ہی ہر آئینہ مین پس اگر آئینہ مین چہرہ بہتر اور خوب نظر
آوے قیمت اسکی زیادہ تر ہوتی ہی قسم ہی حق کی کہ اس مغز اور پوست سے اشارہ
ہی ساتھ دوست کے پس جب عکس حسن کا آئینہ پر چمکا البتہ باندازہ طاقت اور قابلیت
کے اثر اس عکس کا قبول کرتا ہی اور نور حسن کا بسبب تعلق عشق کے سلسلہ شوق کا حرکت
مین لاتا ہی تا تمام خلق متوجہ اسکے ہوجاوین اسوقت حوالہ اسکا اور اسکا بہانہ ہوجاتا ہی پس جب
یہ نظر پیش نظر رہے صورت درمیان سے محو ہوتی ہی اور وہی تعلق اصل کو پہونچتا ہی اور
واصل حق کرتا ہی اسی واسطے کہے ہین المجاز قنطرۃ الحقیقت ای عزیز نالہ عاشق کا اثر غم کا ہی
اور حقیقت غم کی وہی تعلق عشق ہی پس مشاہدہ حسن کا وجود مین لاتا ہی تا تعلقات کو کہ
لائق اسکے نہین ہین درمیان سے اٹھا دیوے اور پیوند عشق کا ساتھ عاشق کے زیادہ تر

لیلی ہو لیلی نے سنکر جواب دیا یا امیر المومنین لیلی مین ہون لاکن تو مجنون نہین ہوا حشمت کی اور
غبار جسم کا تجکو نہین چھوڑتا تا نظر مجھہ پر پڑے پس نظارہ کو میرے دیدہ مجنون کا چاہیے
تا مجکو دیکھے ای عزیز جان کو اپنی فدا کر اور ہستی سے اپنے درگذر ● اور ہر روز اخلاق بشریت
کو تبدیل کر اور اپنے سے پرہیز کر بیت سر باز درین راہ اگر طالب او ئی ٭ در کوے
خرابات نگنجی بسر و دستار

دیگر ۵۴

قال عز وجل یا غوث الاعظم خلقت العوام فلم یطیقوا نور ربہا فجعلت بینی و بینہم حجابا من
الظلمۃ و خلقت الخواص فلم یطیقوا مجاورتی فجعلت بینی و بینہم حجابا من النور فرمایا حق سبحانہ
ای غوث اعظم پیدا کیا مین نے عوام کو پس طاقت نہ لا سکے اور متحمل نہوے نور میرے
کے پس گردانا مین نے درمیان اپنے اور انکے حجاب ظلمت سے ہوا الاخلاق الذمیمۃ
یعنی عوام اسقدر شغل مین اخلاق ذمیمہ کے مستغرق ہین کہ خارج نہین ہو سکتے طرف
پردون نورانی کے کہ وہ اخلاق حمیدہ ہین اور پیدا کیا مین نے خاصون کو پس طاقت نہ لا سکے
اور متحمل نہوے قربت میری کے پس گردانا مین نے درمیان اپنے اور انکے حجاب
نور سے ای عزیز اگر فرق عوام اور خواص کا تحریر کیا جاوے ایک دفتر ہوگا لاکن اسقدر
کافی ہو کہ عوام اہل شریعت ہین اور خواص اہل طریقت یا عوام اہل حقیقت ہین اور
خواص اہل معرفت یا یقین وہ اس سے بھی بالا ہو کہ مراد عوام سے عاشقان ہین اور خواص
وہ ہین کہ مقام معشوقیت کو پہونچے ہون جیسا کہ غوث پاک رضی اللہ عنہ بلکہ حق سبحانہ
آنحضرت رضی اللہ عنہ کو مرتبہ معشوقیت سے طرف مجرد عشق کے لے گیا کہ وہ مقام اینما
تولوا فثم وجہ اللہ کا ہو یعنی جس طرف متوجہ ہو تم اس جانب وجہ اللہ ہو رباعی میل خلق جملہ
عالم تا ابد ٭ گر شناسند در نہ جاذب سوے تست ٭ جز ترا چون دوست نتوان داشتن ٭ دوستی
دیگران بر بوے تست ٭ ای عزیز جبکہ حق سبحانہ نے دل عوام خلق کا لائق طلب محبت کے
نہ دیکھا مبتلا کیا انکو ساتھ حجاب ظلمت کے یعنی ساتھ محبت جاہ اور رفعت دنیا کے او
آلودہ کیا دلونکو انکے ساتھ حرص دنیا اور تکبر اور تفاخر اور جمع کرنے مال اور اسباب اور

کا نہ پردہ بہشت کا ہو نہ دوزخ کا نہ حجاب صورتِ عاشق کا رہے نہ صورت معشوق کا بلکہ فقط
مجرد عشق باقی رہے کہ العشق ہو الذات ای عزیز نزدیک عارفون کے روزہ رکھنا اور افطار کرنا
رویت پر ہی مطابق حدیث شریف کے قال علیہ السلام صوموا برویتہ وافطروا برویتہ پس
روزہ رکھنا اور افطار کرنا انکا ساتھ رویتِ لقاء حق سبحانہ کے ہی جیسا کہ کہا گیا الصوم ہو الغیبۃ
عن رویۃ ما دون اللہ لرؤیتہ لقاء اللہ تعالےٰ اور روزہ رکھنے والا غایب ہوتا ہی بوقت
ظہور ذاتِ عشق یعنی ذات حق کے کیونکہ اذا جاء الحق زہق الباطل یعنی اذا جاء العشق زہق
صورۃ العاشق والمعشوق کیونکہ معشوق نام صفات کا ہی اور عاشق نام اسماء کا پس
مقام عشق کا بلند تر ہی عالم اسماء اور صفات سے کہ اسکا ادراک اور فہم انسان کا وصف
فراق اور وصال سے قاصر ہی بلیت تعالیٰ العشق عن فہم الرجال ۰ وعن وصف الفراق
والوصال ۰ ثم قلت یا رب ای عمل افضل عندک قال العمل الذی مالیس فیہ سوا لی من الجنۃ
والنار وصاحبہ غائب عنہ بعد اسکے عرض کیا غوث اعظم نے ای پروردگار میرے کون سا
عمل افضل ہی نزدیک تیرے فرمایا حق سبحانہ نے وہ عمل کہ نہو اس عمل مین کوئی شی سوا میرے
نہ بہشت نہ دوزخ اور صاحب اس عمل کا غایب ہو اس عمل سے ای عزیز جو عمل کہ لوجہ اللہ
ہوتا ہی اسمین رضاء اللہ ہوتی ہی یعنی وہ عمل نہ واسطے یافت بہشت کے ہوتا ہی نہ واسطے نجات
کے دوزخ سے اور صاحب اس عمل کا غایب ہوتا ہی اس عمل سے مراد یہ ہی کہ بجا لاتا اُس
عمل کا ساتھ قدرت اور توفیق اور ارادہ سے حضرتِ حق کے جانتا ہی اور اپنے کو درمیان
نہین دیکھتا اور نہ طالب اجرت کا ہوتا ہی اور نہ رکھنے والا منت کا درگاہ حق سبحانہ مین
وما توفیقی الا باللہ اور معنی اس آیت شریف کے یہی ہین قال اللہ تعالےٰ فمن کان یرجو لقاء
ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یعنی جو شخص کہ خواہان دیدار حق کا ہو
پس لازم ہی اسکو کہ عمل کرے نیک خالص واسطے خوشنودی اور رضامندی حق سبحانہ
کے نہ واسطے یافت بہشت کے اور نہ واسطے نجات کے دوزخ سے اور نہ شریک کرے عبادت مین
پروردگار اپنے کے کسی چیز کو بلکہ شعور اور ہستی اپنی سے بھی درگذرے اور ظاہر اور باطن
عامل اور مالک اور متصرف حق کو جانے ای عزیز کسی نے حسین منصور سے کہا کہ مجکو وصیت

کہ شوق اور ذوق روح سے اوپر پہنچیگا ساتھ انوار الٰہی کے تجلی نپائیگا اور جبتک کہ نمایش
اور حکم سری کو محو نہ کریگا ساتھ وصال حقیقی اور ذاتی کے نہ ملیگا ای عزیز سخن بہت باریک ہی
اور مرتبہ ذات کا تمام نشانون سے بے نشان ہی جبتک کہ سالک تمام کیفیات اور اعتبارات
سے نہ گذریگا مرتبہ حقیقت کا حاصل نہوگا اور جبتک کہ تمام نشان سے بے نشان نہوگا یہ نشان
پیدا نہوگا فافہم ثم قلت یارب ای صلوات اقرب الیک قال الصلوات التی لیس فیہا سوائی
من الجنۃ والنار والمصلی غایب عنہا بعد اسکے عرض کیا غوث اعظم نے ای پروردگار میرے
کونسی نماز ہی کہ نزدیک کرے وہ نماز درگاہ سے تیری فرمایا حق سبحانہ نے یہ وہ نماز ہی کہ نہو
اُس نماز مین کوئی شی دوسری جنت اور دوزخ سے سوا میرے اور مصلی غایب ہو اُس
نماز سے الصلوات معراج المومنین یہی نماز ہی ای عزیز نماز شریعت کی وہ ہی کہ مصلی درگاہ
مین حضرت بے نیاز کے ساتھ عجز اور نیاز کے پیش آوے اور مناجات شکستگی اور
درماندگی اپنے کی کرے اور نماز طریقت کی وہ ہی کہ عروج ہستی اور خودی اپنے سے کرے اور
نماز حقیقت کی وہ کہ اُس نماز مین کوئی شی غیر خدا کے نہو بلکہ مصلی اپنے سے بھی غایب ہو جیسا
کہ ایک مرتبہ جنگ مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تیر لگا اور نماز مین پیکان اُسکا نکالا گیا حضرت
کو بالکل خبر نہوئی کیونکہ آنحضرت اپنے سے غائب اور ساتھ حق کے قایم تھے فافہم ثم قلت
یارب ای صوم افضل عندک قال الصوم الذی لیس فیہ سوائی والصایم غایب عنہ بعد
اسکے عرض کیا غوث اعظم نے ای پروردگار میرے کونسا روزہ افضل ہی نزدیک تیرے فرمایا
حق سبحانہ نے وہ روزہ کہ نہو اُس روزہ مین کوئی دوسرا سوا میرے اور روزہ رکھنے والا
غایب ہو اُس روزہ سے ای عزیز روزہ شریعت کا وہ ہی کہ امساک کھانے اور پینے
اور جماع سے کرے اور روزہ طریقت کا وہ ہی کہ امساک کرے اُن چیزون سے کہ لایق
نا دیکھنے اور نا کہنے اور نا سننے اور نا لینے اور نا چلنے کے ہو اور روزہ حقیقت کا وہ ہی کہ دل
اور روح اور سر مین غیر حق سبحانہ کا نہو بلکہ شعور سے اپنے بے شعور ہو اور فانی ساتھ
اپنے اور باقی ساتھ حق کے کہ الصوم لی و انا اجزی بہ سے اشارہ یہی ہی فافہم ای عزیز
وصال اُسکو کہتے ہین کہ نہو حجاب درمیان عاشق اور معشوق کے نہ حجاب جمال کا ہو نہ جلال

کا عین وصال اور معرفت مین ہوتا ہی کیونکہ اکثر اتفاق ہوتا ہی کہ آدمی کو بوقت زیادہ خندگی کے آنسو چشم سے جاری ہوتے ہین اور صفت سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ باوجود ہمیشہ خندہ روئی کے دائما غمگین رہتے ای عزیز خندگی علامت تازگی اور گریہ اثر نیاز کا ہی اور خندگی علامت جمال کی اور گریہ اثر جلال کا ہی ای عزیز کاملون کو عین وصال مین فراق اور عین فراق مین وصال ہوتا ہی اور عین خندگی مین گریہ اور عین گریہ مین خندگی اور جسکو کہ وصال ہی اسکو فراق اور جسکو کہ فراق ہی اسکو وصال پس جبتک کہ لذت وصال کی نہین پاتا سختی فراق کی نہین کھینچتا اور جبتک کہ سختی فراق کی نہین کھینچتا لذت وصال کی نہین پاتا اکثر بزرگان دین کو دیکھا مین نے کہ بوقت سماع کے ہم گریہ اور ہم خندہ ہوتا ہی الضحک والبکاء لا یجتمعان الا فی حالۃ السماع رزقنا اللہ وایاکم ای عزیز خوف کرنے والے خندہ کرتے ہین بسبب کرم اور لطف حق کے پس خندہ سے انکے حق سبحانہ خوش ہوتا ہی اور امید رکھنے والے گریہ کرتے ہین بسبب قہر اور مکر حق کے پس گریہ انکا حق سبحانہ کو خوش آتا ہی حدیث شریف مین وارد ہی کہ جب مومن عارف خندہ کرتا ہی گناہ اسکے دور ہوتے ہین جیسا کہ برگ درختونکے باد خزان سے الایمان بین الخوف والرجا اسکو حاصل ہوتا ہی اور ساتھ حقیقت کے واصل ثم قلت یارب ای توبۃ افضل عندک قال توبۃ المعصوم بعد اسکے عرض کیا غوث اعظم نے ای پروردگار میرے کونسی توبہ افضل ہی نزدیک تیرے فرمایا حق سبحانہ نے کہ توبہ نیکون اور پاکون اور بے گناہون کا ای عزیز توبہ تین قسم پر ہی اول توبہ عام کا دوسرا خاص کا تیسرا اخص الخاص کا پس توبہ عام کا گناہ اور شرک اور کفر سے ہوتا ہی اور توبہ خاص کا ثواب اور خوف عذاب سے اور طلب کرنے سعادت اور دفع کرنے شقاوت سے اور بجا لانے امر اور پرہیز کرنے سے اور اطمینان سے اوپر عبادت کے اور تکیہ کرنے سے اوپر صلاحیت کے ہوتا ہی اور توبہ اخص الخاص کا شعور ہونے سے اوپر طاعت اور گناہ کے اور خودی اور ہستی اور پندار اپنے سے ہوتا ہی کہ التائب ان یتوب عن کل شئ سوی اللہ اگر انکو کوئی وقت نعوذ باللہ منہا خطرہ دل مین آن چیزونکا آجاوے توبہ کرنے والے اس توبہ کے ہوکر مقبول اور افضل عند اللہ ہوجاتے ہین اور یہ توبہ خاص اولیاء اور انبیاء علیہم الصلوۃ

اسنے کہا عمایک بنفسک ان لم تشغل شغلک یعنی اگر تو ساتھ نفس کے مجادلہ نہ کرے وہ تجکو ہلاک کریگا کیونکہ وہ خود در پڑ کشتہ کرنے تیری کے ہی پس لازم ہی کہ مشغول ہلاک کرنے اسکے زیر قدم اسکو لا اور تابع اور فرمان بردار اپنا کرتا شب و روز عبادت مین خالص واسطے حق سبحانہ کے مشغول رہے ابیات

ترا با نفس کافر کیش کار یست ؛ بام آتش کہ او طرفہ شکار یست، بذکر من روانش باد خوشنود مرا از راہ لطف این پند فرمود، کہ محکومے سگے بودن درین راہ ؛ بہ از حکمی کہ از نفس بدخواہ، کہ مار سیاہ در آستین است ؛ بہ از نفسی کہ باتو ہمنشین است، درین معنی بسی کوشش نمودم ؛ درست است آنچہ او گفت آزمودم ؛ ثم قلت یا رب ای البکاء افضل عندک قال البکاء الضاحکین ثم قلت یا رب ای ضحک افضل عندک قال ضحک الباکین بعد اسکے عرض کیا غوث اعظم نے ای پروردگار میرے کونسا گریہ افضل ہی نزدیک تیرے فرمایا حق سبحانہ نے گریہ خندہ کرنے والونکا یعنی گریہ انبیا علیہم السلام کا خصوصاً گریہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسا کہ فرمایا ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الحزن والبکاء اور گریہ اولیا راست رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی افضل ہی نزدیک حق سبحانہ کے ان انبیا ہم قلوبہم لیسع اہل السموات والارض بعد اسکے عرض کیا غوث اعظم نے ای پروردگار میرے کونسا خندہ افضل ہی نزدیک تیرے فرمایا حق سبحانہ نے کہ خندہ گریہ کرنے والونکا خصوصاً خندہ رسول کریم اور گدایان ابست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ای عزیز گریہ سبب کی دیدار جمال باکمال حضرت حق سبحانہ کا کہ بینین ہی اسمین حجاب حور اور قصور کا اور نہ عسل اور شیر کا پس خندہ خاصان حق کا بنزلہ عبادت کے ہی جیسا کہ خبر دی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یا باوضحکہم عبادۃ دفراجہم تسبیح ونومہم صدقۃ ای عزیز حقیقت خندہ کی ہر عظیم ہی تحریر سے خارج مگر عاقل کو اشارہ کافی ہی یعنی جب حقیقت مجاز مین جلوہ فرما ہو خندہ ظاہر ہوتا ہی بیت حسن خویش از روے خوبان آشکارا کردہ ؛ پس بچشم عاشقان او را تماشا کردہ، ہو اللہ ولا سواہ واسطے تماشا اپنے حسن پر اپنے خود عاشق ہی اور خود معشوق ای عزیز یہ سخن نازک ہی فہم سے ہر شخص کے دو جسپر کہ یہ حال گذرے وہی خوب جانتا ہی پس گریہ عاشقان اور مشتاقان کا بسبب شوق ذوق جمال باکمال کے بوقت مشاہدہ حضرت حق کے ہوتا ہی اور گریہ واصلان اور عارفان

اور بہتر اور خوشتر ہی رزقنا اللہ وایاکم ہدایۃ العصمۃ بمنہ وکرمہ ای عزیز ہمت درویش کی اہتمام
مین رزق کے نہین جبتک کہ اپنے کو ساتھ توکل کے نہ سونپے گا توکل اسکا تمام نہوگا بیت
دلا زین حرص مردم خوار بگریز کہ خود را نزد مردم خوار یابی × ستان صبر در چشم طمع زن × گزین
دونان دونان دشوار یابی × رزق تیرا ازل مین مقرر ہوچکا طالب اسکا مت ہوا گرچہ ذرہ
سے تجکو چارہ نہین پس روزی کو بھی تجسے چارہ نہین بیت غم روزی چہ میخوری شب و روز
کہ سگ وگربہ را ہمین کار است × ای عزیز خانہ فقر مین خزانہ قناعت کا بے انتہا ہی امید دراز
رکھنا علامت کوتہ نظری کی ہی اور بہشت کی طمع رکھنا دلیل کم ہمتی کی چشم باز کی جبتک
کشادہ ہی شکار مشکل سے ہدست کرتا ہی اور جب چشم اسنے نظر کرنے سے اپنی سیا خواک اسکی
بے تکلف دہن مین اسکے پہونچاتے ہین ای نفس سرکش بدلگام یکدم بے آرام ہو بعد اسکے آرام پا
جبتک کہ بند مین علایق کے ہی لایق اس درگاہ نہین ای عزیز دنیا مانند دریا کے اور تن
تیرا مانند کشتی کے کہانتک کشتی دوڑائے گا اپنے مین سفر کرتا مقصود کو پائیگا تن جاے
سکونت کی نہین اسکو آباد مت رکھ دل لایق اس مجلس کے نہین اسکو معمور مت رکھ بیت
ای بے نام گشتہ و بے ننگ × از عالم بے نشان بیندیش × بشکن قفس وجود آخر × ای بلبل
از آشیان بیندیش × ای ذرہ کہ از قضا و قدرت × اینجا کہ نئی تو زان بیندیش × بیرون جہ
ازین چار دیوار × کہ لحظہ از لامکان بیندیش × ای نفس یہ عالم جاے ہر شخص کی نہین شاید
خیال کرتا ہی کہ شکر لایق ہر کس کے ہی ای درویش گمان نکر کہ جب اس دنیا سے گذریگا سطلوب
کو پہونچیگا یہ خیال باطل ہی پس جبتک کہ اپنے سے نگذریگا اور قبل از موت کے نہ مریگا مقصود
کو نہ پہونچیگا ای عزیز اپنے سے مرنا تجکو اجل معلوم ہوتی ہی بیوقت نہین بلکہ وقت پائیگا تو بغیر
اجل کے ای نفس ایک سر دے ہزار سر لے ایک جان فدا کر ہزار جان پا تجھ مین صفت شیطانی
اور ملکی ہر دو ہین صفت ملکی کو اختیار کر ای نفس بسبب خوف اور رجا کے آفت مین پڑا ہی
ہر دو سے درگذر مقصود کو پہونچ کیونکہ نظر عاشقان حق کی اوپر خوف اور رجا کے نہین یہ حکایت
لایق ہر شخص کے نہین ای نفس اس دم کو غنیمت اور سودا نقد سمجھ اسکو بیہودہ اور بیکار
مت چھوڑ کیونکہ اس امروز کو فردا نہین پس اس نقد کو ادھار جاننا قسم ہی حق کی نفع کو

واسلام کا ہی اَی عزیز بندۂ مومن وہ ہی کہ نجات اپنی طاعت سے اور ہلاکت اپنی گناہ سے
نجانے بلکہ فاعل مختار خیر اور شر کا حق سبحانہ کو اور تمام کام اپنے مشیت اور ارادہ سے حق
سبحانہ کے جانے تا موحد ہوجاوے السعید فی لبطن امہ والشقی فی لبطن امہ کسی نے ابو تراب
رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی کہا شکستن یعنی توڑنا خواہشات نفس کا ہی اَی عزیز
مثال نفس کی مانند بغل پر موکے ہی اگر اکھڑے درد کرے اور اگر چھوڑدے بوے بدی اور
سنی کی پیدا کرتا ہی فرماتے ہین کہ نفس دشمن ہی صورت مین دوست بیگانہ ہی ظاہر مین آشنا
پس سالک جبتک ساتھ نور افعال کے نہ پہونچیگا ظلمت نفس سے رہائی نپائیگا نفس
وہ کلمہ ہی کہ لیست و نہ حرف علت اُسکی ہی اور وہ مسئلہ ہی کہ انعقاد دولت رخصت اُسکی ہی بیت چہ
معجونی است نفس آدمی زاد ؛ کز و ہم درد وہم درمان توان یافت ؛ ہمش پیدا وہم پنہان توان
یافت ؛ ازو ہم زہر قاتل میتوان ساخت ؛ دروہم چشمۂ حیوان توان یافت ؛ حق ہی کہ عین توحید
مین دوئی اثبات کی ہوئی اُسکی ہی اور معرفت اُسکی دلیل انوار ذات کی ہی من عرف نفسہ فقد عرف
ربہ اور راحت نفس کی قہر اور مغلوب کرنے مین اُسکے ہی اور نقصان جان کا کمال مین اُسکے ہی پس
جو شخص کہ اِس بت پرستی سے رہائی نپایا ساتھ حق کے نہ پہونچا کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا
کہ فقر کیا چیز ہی جواب دیا کہ الفقر ہو الفقر یعنی کمال اُسکا گم ہونا ہی یہ اشارہ ساتھ فنا ر تبہ ثبت
کے ہی ثم قالت یا رب ای عصمۃ افضل عندک فقال عصمۃ التائبین بیع لہٗ کے عرض کیا غوث
اعظم نے اَی پروردگار میرے کونسی پناہ افضل ہی نزدیک تیرے فرمایا حق سبحانہ نے کہ پناہ لینا
توبہ کرنے والونکا اَی عزیز توبہ یہ ہی التوبۃ ہو الرجوع عن کل شئی سوا اللہ تعالیٰ یعنی پھرنا
بندہ کا ہی تمام شئے سے کہ غیر خدا کے ہی اور تمام اسباب اور آلات اور نیکی اور بدی سے طرف
حق سبحانہ کے اور محو کرنا دل سے تمام سبب اور واسطہ کو شریک نہ کرنا دو جہان سے کسی
چیز کو ساتھ حق سبحانہ کے اور دوسرے معنی یہ ہی کہ افضل نزدیک حق کے پناہ لینا پشیمانون او
عاجزون اور متحیرونکا ہی کہ اسبداعمال گذشتہ اور آئندہ ہر دو سے درگذرے ہین اور اعتماد
طاعات اور حسنات کا چھوڑے اور تمام حیلون اور تمام دروازون سے بھاگے اور طرف
حق سبحانہ کے پہونچے ہین پس ایسی پناہ اور ایسا پناہ چاہنے والا نزدیک حق سبحانہ کے افضل

علیحدہ کسی کو سر مین خود پرستی سے خمار اور کسی کو شکستگی سے پانون مین خار تیسری قسم
ہزارون مین سے ایک اور بہت مین سے تھوڑے ہین کہ بعضونکو آئینہ پیش نظر اور بعضونکو
ساتھ اپنے طرب سازی روح افزا بیت الشان سر پا و سر ندارند + اندیشۂ بال و پر
ندارند + الشان نے ہزار صد بار فتند + آزادہ ز دام و دانہ رفتند + تلقین شان یہ یقین
قل ہو اللہ + از روح قدس درین گذرگاہ + پس یہ طایفہ ہین طوطیان شکر خوار لاکن نظر
مین کور اور کرکے خوار نفس نفیس انکا زمین حکمت کی اور اثر رحمت سے مقابل آفتاب
کے اشرقت الارض بنور ربہا روح مجروح انکی اوپر آسمان عزت کے دست قدرت سے
پیچ و تاب مین آدم ابھی درمیان مکہ اور طائف کے تھے کہ یہ طایفہ گرد حرم کے طائف تھا
اور رکن اور مقام سے کچھ اثر نہ تھا کہ حجر اسود کو ید بیضا دکھاتا تھا

دیگر ۹۴

قال عزّ و جلّ یا غوث الاعظم لیس لصاحب العلم عندی سبیل مع العلم الا بعد انکارہ لانہ لو ترک العلم
صار شیطانا فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم نہین ہے واسطے عالم ظاہر کے نزدیک میرے راہ ساتھ
علم ظاہر کے مگر بعد انکار کرنے یعنی بعد فراموش کرنے اس علم ظاہر کے کیونکہ بعد فراموشی کے علم
لدن حاصل ہوتا ہے اگر اس علم کو ترک کرے اور اسپر عمل نہ کرے ہوجاویگا راندہ درگاہ اے عزیز
علم ظاہر موسیٰ علیہ السلام کو تھا وہ عم انکو کچھ فائدہ نہ دیا جب اسکو فراموش کیا خدمت
خضر علیہ السلام کی اختیار کی دیکھا کہ خضر علیہ السلام اوپر علم لدنی کے عمل کرتے ہین موسیٰ
کو تحمل نہوا تین جا پر کہ وہ جا مشہور ہین خضر نے موسیٰ سے کہا انک لن تستطیع معی صبرا
پس انجام اسکا یہ ہوا کہ فرمایا خضر نے موسیٰ سے ہذا فراق بینی و بینک اے عزیز جبتک مرتبہ
عین الیقین اور حق الیقین کو نہ پہونچیگا یہ علم کچھ فائدہ نہ دیگا العالمون محجوبون بعلمہم پس
اگر اس علم لدن کو ترک کریگا نار فراق مین پڑیگا اس مقام مین مرشد کامل چاہیے تا بسبب
ہدایت اسکے علم لدن کو پہونچکر بت پرستی سے رہائی پاوے اور معلوم ہو کہ عالم تجرید عشق
اور دستگیری مرشد کامل کے حق کو نہین پہونچتا اے عزیز قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہے
العلم حجاب الاکبر اس قول کے چار معنی ہین اول یہ کہ صاحب علم بسبب علم کے مغرور

نقصان سمجھتا ہی اَی عزیز ساتھ نفس کی انشت کم رکھ تا فتنہ نہ پیدا کرے اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ
کیونکہ یہ مشکل سے مطمئنہ ہوتا ہی مگر توجہ سے مرشد کامل کے اَی نفس انسان ہو آدم صفی نے
صفوت انسانی سے پایا اَی نفس یہ راہ عراق اور خراسان کی نہین اَی بے خبر ہمدم عیسیٰ کا
ہونا آسان نہین اَی عزیز یہ کون و مکان مانند کان کے ہی جبتک کہ سالک اُس کان کو
نکھودے جواہر جانان کا نپاوے کیونکہ طوطی کو واسطے شکر کھلانے کے قفس مین بند نہین کر
پس یہ حکایت آورد فی نہین آمدنی ہی اور یہ آیت مدنی نہین بدنی ہی پس یہ سخن نزدیک
عارف کے خوشتر نبات سے ہی اَی عزیز عوام اگرچہ بصورت آدم ہین لاکن باطن مین ہمدم
مبتدی اِس حال سے خبردار نہین اور منتہی کو اِس سے کچھ خطر نہین پس اہل ظاہر حقیقت
اس سخن کے دور نقل ہی کہ ایک روز یحییٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بر سر منبر ہو کر خلق کو
دیکھا کہ کثرت سے جمع ہی ایک ساعت طرف خلق کے بغور نظر کی تماشونکو تماشابین اور
نظارہ کنان پایا فرمایا کہ مجکو حکم ہی کہ ساتھ جبکیس کے سخن کہنا اور وہ شخص تم مین حاضر نہین
یہ کہکر منبر سے نیچے آئے ابیات چوانبدم سر بر آورد از وجود ت ٭ لب و دندان نشاید
ہمدم سے را ٭ چو ہمسایہ شدی بادر دِ عشقش ٭ مجیدا زسایۂ خود محرمی را ٭ زصورت جز خیالے نیست
حاصل ٭ تو در معنی نگر ہر آدمی را نقل ہی کہ ایک روز سمنون مجنون نے مسجد مین روبروے جماعت
کے وعظ فرمایا پردہ غفلت کا اُس جماعت پر پڑا اور کسی کو سُننے والا کلام اپنے کا نپایا
منھ طرف قندیلون مسجد کے فرما کر کہا کہ ساتھ تمھارے کہتا ہون آتش نفس اُنکے کی قندیلون
مین پڑی تمام وجد مین آکر پارہ پارہ ہو کر سوختہ ہو گئین پس یہ سبب تاثیر باطنی اور اُس
کلام بزرگ کا تھا لاکن دلونپر اُس جماعت کے کچھ اثر نہ کیا اَی عزیز جہان مین مردان خدا
بہت ہین لاکن یافت اُنکا مشکل دیو کو تخت سلیمان پر دیکھتا اور خر کو بجاے عیسیٰ کے جاننا
دشوار عام خلق کو نسبت ساتھ اہل دل کے ایسی ہی جیسا مردار سنگ کو ساتھ طلا کے ہزار ہا
مرغ پرواز مین ہین یہ نہ سمجھ کہ تمام محرم راز ہین زاغ کو شور بلبل کی نوا ہی پس یہ تین قسم
پر ہین پہلی قسم وہ ہی کہ اس خشکی اور تری مین رہکر طالب مردار کے ہین دوسری قسم وہ ہی
کہ ظاہر مین نوا انکی بسبب بے برگی اور بے سامانی کے ہی مگر باطن مین ہر ایک کے خواہش

اور کمال حاصل کرے **قول** خواجہ حسن بصرے رحمت اللہ علیہ کا ہی کہ ابلیس کسوٹی راہ حق کی ہی
تا کاذب کو صادق سے جدا کرے اور دعوت کرنے والا طرف راہ حق کے ہی صادقون کے تئین

دیگر ۵۰

قال غوث الاعظم رأیت الرب فسألت یارب ای شی معنی العشق قال عزوجل یاغوث الاعظم
عش بی و ذق قلبک عن سوائی کہا غوث الاعظم نے کہ دیکھا مین نے پروردگار کو اپنے عرض کیا
کہ ای پروردگار عشق کے کیا معنی ہین فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم عیش اور زندگی کر تو
ساتھ میرے اور نگاہ رکھ تو دل کو اپنے غیر سے میرے ای عزیز العشق ہو النار اذا وقع فی
القلب یحرق ماسوی المحبوب یعنی عشق آگ ہی جسوقت پڑتی ہی قلب مین جلاتی ہی تمام چیزون کو
جو سوائے محبوب کے ہین پس غذا عاشق کی ذکر محبوب کا اور زندگی اور عیش اسکا فکر محبوب
کی اور قرار اسکا ساتھ جمال دوست کے اور بھاگنا اسکا غیر دوست سے طرف دوست کے
ہوتا ہی ای عزیز جب حق سبحانہ بندہ کو دوست رکھتا ہی خود اسیر عاشق ہوکر مرتبہ معشوقیت کا
عطا فرماتا ہی جیسا کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرمایا پس اسکو ہمرنگ اور متصف ساتھ
صفات اپنے اور شیدا اپنا کرکے نام اسکا عاشق رکھتا ہی اور اسقدر مبتلا اپنا کرتا ہی کہ تمام
شی نظر سے اسکے غائب ہوتی ہی اور علم اسکا جہل ہوجاتا ہی پس جب غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے
سبب دیوانہ اور شیدا ہونے اپنی کا حق سبحانہ سے دریافت فرمایا بطور تعلیم کے ارشاد ہوا
کہ زندگی کر تو ساتھ میرے اور نگاہ رکھ دلکو غیر سے اللہم احیانا بک ای عزیز سلوک تہذیب
کو کہتے ہین اور ابتدا اسکی جذبۂ محبت سے ہی جبتک محبت نہوگی تہذیب اخلاق بھی نہوگا
ای عزیز طوفان باطن کا طوفان نوح علیہ السلام سے بزرگ تر ہی کیونکہ طوفان نوح سے
فقط عالم ناسوت ہلاک ہوا اور طوفان باطن سے ناسوت اور ملکوت اور جبروت تینون ہلاک
ہوتے ہین کل شئی ہالک الا وجہہ بیت بعالم ہر کجا درد و غمی بود ۔ بہم بر زدند و عشق نام کردند
مثنوی ای غم همه سوی من عنان تافته ۔ مانا کہ مرا زبون ترک یافتہ ۔ آنروز مراد و چشم تو سرخ
نمود ۔ بر خود کہ گلیم من سیہ بافتہ (یعنی عشق و محبت ۱۲) ۔ مثنوی اگر بادشہ بر در پیرزن ۔ نشنید تو ای خواجہ
سبلت مزن ۔ چرا در جہان افگنے بانگ و شور ۔ سلیمان اگر گشت مہمان مور ۔ درین حال گرمن

ہوتا ہی اور مغرور کو نزدیک حضرت حق کے راہ نہین جیسا کہ حال معلم ملکوت کا کہ فرمایا حق سبحانہ نے
اِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اور جیسا حال برصیصا کا کہ چہار سو صندوق کتب کے از بر یاد رکھتا تھا
بسبب غرور علم کے برباد ہوا دوسرا یہ کہ صاحب علم قیل و قال مین رہتا ہی اور تعلق زبان
کا اسکو حال ہوجاتا ہی اور راہ حضرت حق کی محال تیسرا یہ ہی کہ صاحب علم تین وجود ثابت
کرتا ہی علم اور عالم اور معلوم اور راہ حضرت حق کو ایک وجود ثابت ہی چوتھا یہ ہی کہ علم مرتبہ
صفات کا ہی جبتک کہ عالم مرتبہ صفات سے نہ گذریگا مرتبہ ذات کو نہ پہونچیگا اے عزیز صفت علم
سے تمام معلومات ظاہر ہوے اگر یہ صفت نہوتی کوئی شی مخلوقات سے پیدا نہوتی پس ترک
کرنے والا صفت علم کا شیطان ہی اور معنی اس کلام قدسی کے تین ہین اول یہ کہ العلم حسن
والجہل قبیح یعنی علم نیک ہی اور جہل بد پس علم اسوقت نیک ہی کہ پندار اور غرور علم کا صاحب
علم کو مانع راہ حضرت حق کا نہو کیونکہ مغرور ہمیشہ محجوب ہی اور اہل پندار مردود اور راہ حق سے
دور دوسرا یہ ہی کہ اگر جانا اور عمل نہ کیا جاہل ہی پس جاہل کافر اور شیطان ہوتا ہی کیونکہ
ابلیس عالم تھا بسبب غرور علم اور فرمان نہ بجالانے کے شیطان ہوا پس جبتک کہ غرور
علم کو سر سے دور نہ کرے اور مرتبہ صفات سے در نہ گذرے مرتبہ ذات کو نہ پہونچیگا تیسرا
یہ ہی کہ صاحب علم کو بسبب علم کے راہ نہین کیونکہ جب اپنے کو عالم جانا اور تمام ہستی کا زبان
پر لایا راہ حق سے دور اور وصول حق سے محروم اور بے نصیب رہا بیت دوئی را نیست
راہ اینجا یکے شو ٭ دوئی بگذار آنجا پس یکے شو ٭ یعنی دورنگی اور دوروئی سے دور ہوکر
ایک رو اور ایک رنگ ہوجا **قول** کسی بزرگ کا ہی کہ مرید شیطان اور پیر منافق چاہیے تا واصل
حق ہو پس مراد اس قول سے یہ ہی کہ مرید عاشق صفت چاہیے تا ملامت دو جہان کی اٹھاوے
اور نہ ساتھ غیر کے مشغول ہو اور نہ ساتھ کسی کے موافقت کرے جیسا کہ شیطان نے لعنت دو جہان
کی قبول کی اور سوائے حق کے سجدہ بجا نہ لایا اے عزیز راہ ہدایت مین مانند احمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور راہ ضلالت مین مانند ابلیس لعین کے کامل تر اور باہمت اور زبردست دوسرا نہوا
جیسا کہ ابلیس نے کہا فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ **قول** شیخ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا ہی کہ رانندۂ
درگاہ ہونے مین ابلیس کے یہ مصلحت تھی کہ وجود اسکا نار سے تھا نار نار مین قرار پاوے

قال عزوجل یا غوث الاعظم اذا عرفت ظاہر العشق فعلیک بالفناء عن العشق لان العشق حجاب
بین العاشق والمعشوق فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم جب پہچانا تو ظاہر عشق تو پس تجھ کو
لازم ہی کہ فانی ہووے تو عشق سے کیونکہ عشق عکس ذات منیر یکا ہی اور وہ عکس حجاب ہی
درمیان عاشق اور معشوق کے ای عزیز عشق ذات ہی اور عاشقی اور معشوقی یہ دو صفت اسکی
ہین اور مشتق عشق سے جب وہ عشق فنا قبول کرے صفات بھی اٹھ جاتی ہی یعنی عشق واسطہ اور
برزخ ہی درمیان عاشق اور معشوق کے جب وہ برزخ درمیان سے اٹھ جاوے عاشق اور
معشوق ہر دو ایک ہو جاتے ہین ای عزیز ظہور احدیت اور واحدیت کا وحدت سے ہی جب وحدت
درمیان سے دور ہو جاوے احدیت اور واحدیت ایک ہو جاتی ہی ای عزیز عقل ہر چند زیرک تری
مگر دریافت مین حقیقت حال تیری کے عاجز اور دیوانہ تر پس جو شخص کہ ادراک مین حقیقت حال
کے حیران اور دیوانہ تر ہو زیرک اور دانا تر ہوتا ہی ای عزیز ہجدہ ہزار عالم حضوری مین شمع
حقیقت کی ہین فقط انسان نہین اور انسان ذات اور صفات مین اپنے مفلس اور ویرانہ ہی
کچھ آبادی نہین رکھتا پس خزینہ ہمیشہ ویرانے مین رہتا ہی اسلئے تہمت گنج کی اوپر انسان کے
ثابت ہی بیت منزل غمہاے تو شد سینۂ ویران من * لاجرم باشد ہمیشہ گنج در ویرانہ * ای
عزیز شوق اور ذوق سالک کا بسبب پیچ وتاب دینے زلف پیچان معشوق کے ہی بیت
حدیث زلف پیچانت مرا گفتن نمی آید * بہر شکلی کہ میگویم ہمی پیچد زبان من نظم حدیث زلف
جانان بس درازست * چہ شاید گفت زان کان جاے رازست * مپرس از من حدیث زلف
پرچین * مجنبانید زنجیر مجانین * کجی پر راستی زو گشت غالب * وزو در پیچش آمد جان طالب
اگرچہ دشمن بدخواہ تیرا ہی کہ کہا لاغوینہم اجمعین اور دوست طعنہ سے پیش آیا کہ کہا اتجعل فیہا
من یفسد فیہا آزردہ خاطر اور ترش روست ہو کہ یہ ہر دو صفت تجھ مین پوشیدہ ہین پس یہ
شور دشمن اور دوست کا تیرے سے ہی مصراع گنہ دلست کہ بر خود گرفتہ دشوار * ای عزیز
اختیار کرنا اس بار امانت کا خوشی اور رغبت سے ہمارے نہ تھا کیونکہ اس امر کی قوت اور طاقت نہ تھی
بلکہ اختیار کرنا اس سبب سے ہوا کہ دوسرون پر عرض کیا اور ہم پر عرض پس از ہمہ انکار نتا کہان
لاچار اختیار کرنا ضرور ہوا پس اگر اپنے پر نظر کرین کہ یہ بار ہمنے اٹھایا یہ دیکھنا عیب ہمارا ہی اور

بر آشفتہ ام ÷ ملامت مکن سنے بخود رفتہ ام ÷ سبحان اللہ تخم محبت کا زمین استعداد انسانی مین بویا
بیا نخاک کہ شجرۂ عشق محبوبہ کا نکلا تخم ہمرنگ ثمر کا ہوا اور ثمر ہمرنگ تخم کا انسان مسکین
اس امر مین مفلس اور بے اختیار ہے باین ہمہ نشانۂ غیرت اور ملامتِ زمانہ ہے اور ملقب
ساتھ ظلوم اور جہول کے باوجود اسکے بار امانت سر پر کہ ضبط تحمل اور حوصلۂ طاقت ہماریکا
نہین لاکن بموجب حکم محبوب کے پشتِ نیاز پر لیکر کشندہ ہین اگر اس حالت پر بھی ہمکو معذور
نہ رکھین اور ملامت اور غیرت اور طعنہ اور تشنیع کرین خوشتر ہے بیت در ہجر تو خوش بکشم
زین بارِ گران ÷ ای دوست مرا طاقتِ سربار نہ نیست ÷ عقل معرفت اس ولایت محبت سے
معزول ماضی اور مستقبل سے جا مجہول انسان ضعیف نے اس بار گران کو کہ عرش تاب نہ لاسکا
کیونکر دوشِ نیاز پر لیا اور نعرہ ہل من مزید کا شروع کیا بیت عقل در کوے عشق راہ
نبرد ÷ تو ازین کور چشم چشم مدار بیت آنکہ از حق نیست غافل یکنفس ÷ ماضی و مستقبلش حا
ولیس ÷ ای عزیز جب کنارہ دریاے قدم پر کہ وہ کنارہ حدوث اور امکان ہے اثر امواج
لطف اور عنایت محبت کا کہ وہ اثر محبوبہ ہے ظاہر ہوا تمام علوم یقینیات کے اس اثر مین
ناپیدا اور غرق ہوے بیت از لب نوشین او خوردہ چو جان جرعۂ ÷ علم لدنی ما بجملہ خرافات شد
اور بیابان ناسوتی مین ایک سموم بارقات جلال اور سرادقات کمال سے چلے تمام معلومات
کو سوختہ اور حرق کردے نظم تو آن صیدی کہ عالم دانہ تست ÷ ہمہ معلوم و علم افسانہ تست
عجائب قصہ و مشکل حدیثی ÷ کہ عقل از زیرکی دیوانہ تست ÷ ہمہ مجلس حضورِ شمع خواہند ÷
ولیکن متہم پروانہ تست ÷ تو لے مفلس ازان بدنام گشتی ÷ کہ جائے کنج در ویرانہ تست ÷ چہ
بیچاند ترا زلفش بگوئے ÷ مگر گیسوے نان در شانہ تست ÷ ترش روئی مکن با دشمن و دوست
کہ این شور از میانِ خانہ تست ÷ اگرچہ تو اپنے سے اور ہر دو عالم سے مفلس ہے لاکن خزانہ
محبت کا مفلس نہین اور خزینہ اسرار کا مسکین نہین بلکہ تو وہ صید ہے کہ ہر دو ہزار عالم دانہ
تیرا ہے بیت فقر ظاہر مبین تو حافظ را ÷ سینہ گنجینۂ محبتِ اوست بیت صیاد ازل چو دانہ
بر دام نہاد ÷ مرغی بگرفت و آدمش نام نہاد ÷

دیگر ۵۱

کو سہونچایا اُسکو اور وفات کیا اُسمین پس شہید ہوا تو اور مین شاید جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا من عشق و عف وکتم مات شہید ابیت از خویش برون آے در دوست درآے × تا گم
نشوی گم شدۂ خویش نیابی × اے عزیز توبہ تصوح وہ ہی کہ خطرات نفسانی اور شیطانی اُن مین
نہ گذرے اور غیر حق کا دل مین دخل نہو اُسوقت اتصال حضرت حق کا حاصل ہوتا ہی اے
عزیز حجاب اس راہ کا خطرات ہین جب خطرات دل سے دور ہوتے ہین وصال حق کا میسر ہوتا ہی
اے عزیز توبہ عاشقان حق کا غیر معشوق سے ہوتا ہی نعوذ باللہ منہا اگر دل مین اُنکے خطرہ غیر کا
گذر کرے اپنے کو محروسون سے شمار کرتے ہین اور توبہ عارفونکا خودی اور ہستی اور دوئی
اور پندار سے ہوتا ہی اور غیر حق سے بیزار اور کام اُنکا ہمیشہ نفی خواطر ہی پس جسکو کہ یہ توبہ
میسر ہوا بیشک اُسکو یگانگی نے منھ دکھایا رزقنا اللہ ہذہ التوبۃ اے عزیز جوش عشق کا ہر دو
جانب سے ہی یعنی جب ہم نہ تھے جوش عشق وجود مین لایا اور جب وجود ہمارا ہوا وہ ہی
جوش عشق ہی کہ فرع کو اصل مین گم کرتی ہی بیت دولتش ہمنشین بود ہمہ عمر ؛ ہر کہ
با تو دمے نشست اے دوست ؛ اے عزیز جو تجلی کہ مرتبہ اجمال سے طرف تفصیل کے ہی
اُسکو نفس رحمانی کہتے ہین اور ظہور ہر دو عالم کا کہ اُسکو عالم خلق اور عالم امر کہتے ہین ساتھ
اُس نفس رحمانی کے مربوط ہی پس عارفان اُس تجلی کو باعتبار سیر اور سلوک کے اول مرتبہ
سے آخر مرتبہ تنزلات تک کہ وہ مرتبہ انسان کا ہی نفس کہتے ہین بیت جہان خلق وامر از
یک نفس شد × کہ ہم آندم کہ آمد باز پس شد قول شیخ فریدالدین قدس سرہ کا ہی کاش
ترا دمی دہتار کہ درآندم غیر نہ بینی تا ہمہ عمر بہ پناہ آن یکدم نشینی رباعی رندم نہ مراشراب
وشاید ہوش است × نے چشم و دلم منتظر بیش و لیس است × مستم نہ زہشیاری و ستی خبر است ۔
مقصود من از ہر دو جہان یک نفس است × اے عزیز جذبہ مرکب ہی عاشقون اور محبان
حق کا بار امانت کو طرف شہر شہود اور اعیان کے بآسانی تمام لیجاتا ہی اور جذبہ وہ فیض
حق ہی کہ مانند باد کے داخل ہوکر مانند آتش کے جلانے والا علائق اور عوائق اور صفات
بشری کا ہوتا ہی کہ محرق ماسوی اللہ اور مانند پانی کے ہی خود پاک اور پاک کرنے والا دو
سرونکا اور زیادہ کرنے والا روح انسانی کا اے عزیز ہر دم نسیم سعادت اور سرور کی جانب

اگر یہ نظر کرین کہ حق سبحانہ قوت حمل کی عطا فرمائی ہو دیکھتا ہو ہمارا ہی کرا لاتحمل عطایا ہ الا مطایاہ ای عزیز تجھ مین ایک برزخ جامع ہی اُسکو آئینۂ بنا اور بوسیلہ اُسکے اپنے سے آگاہ ہو جب معلوم کریگا تو کہ سرشت مین تیرے کسقدر چیزہاے نفیس اور اسرار غریب پوشیدہ ہین بیت درطینت آدم صفی ساختہ بود کاین تعبیہ سریست درون دوست برون پوست مثنوی باسرشتت جماکہ ہمراہ است ، خنک آنکس کہ از خود آگاہ است ، پس این کوہ خورشید است ، زیر این انجم سرہ وماہ است ، تو سے درمیان این سنگ است ، یوسفی در نشیب این چاہ است ، پس سر صنعت لطیف اگر سرشت انسان مین رکھی ہی پس پردہ پوشیدہ ہی اور حجاب راہ ہی اور حجاب راہ تیر یکا یہی جہل اور نادانستگی تیری ہی ای عزیز طلب اور جہد تیرا تیرے سے نہین بلکہ عنایت حق سبحانہ کی تجھمین منعکس ہوکر صورت طلب اور جہد کی نمودار ہوتی ہی ولیکن بغیر تیرے نہین مصراع کار اگرچہ زمن نیست ولی بے من نیست ، پس اگر تربیت عنایت اور ہدایت حق سبحانہ کی نہ ہوتی ظہور طلب و جہد کا بھی نہوتا اور جبتک طلب اور جہد تیرا مساعدت نہ کرتا اُس عنایت اور ہدایت سے تجکو خبر نہوتی بلکہ آگاہی تیری موقوف اوپر نظر عنایت کے ہی اور وقیفت نظر عنایت کی موقوف اوپر طلب اور جہد کے اور وجود طلب کا موقوف نظر عنایت پر پس معرفت محبت کی موقوف اوپر ہدایت محبوب کے ہی اور معرفت محبوب کی موقوف اوپر مدد محبت کے ہی بیت فلولاکم ماعرفنا الھوی ، ولولا الھوی ماعرفناکم بیت چو این رشتہ دریکدگر تافتہ است ، ہر آنکس کہ گم میشود یافتہ است

:: دیگر ۵۲ ::

قال عزوجل یا غوث الاعظم اذا اردت التوبۃ فعلیک باخراج ہم الذنب عن النفس ثم باخراج الخطرات عن القلب تصل الی ربک واصبر وان لم تصبر فانت من المستہلکین فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم اگر چاہتا ہی تو توبہ کرنا پس لازم ہی تجکو باہر نکالنا غم گناہو نکا نفس سے اور باہر کرنا خطرات کا قلب سے اُسوقت پہونچیگا تو طرف پروردگار اپنے کے اور صبر کر اگر صبر نہ کرے گا البتہ ہو جاے گا تو اہل استہزاء سے ای عزیز حق سبحانہ نے ارشاد فرمایا کہ ای غوث اگر چاہتا ہی تو رجوع ہونا طرف میرے اُس عکس سے کہ تجھ مین ظاہر ہی لازم ہی کہ باہر ہو اندیشہ سے اُسکے یعنی جبکہ عاشق ہوا اور پوشیدہ کیا تونے عشق کو اپنے مین اور سرانجام

کہ اُس مقام کو حرم اللہ کہتے ہین ارشاد ہوا کہ ای غوث صوفی ہو کر حرم مین داخل ہو کیونکہ الصوفی
عرش اللہ الاعظم فی الارض اور حق سجانہ نے بعضے صوفیونکو اُسی طور رکھا کہ الصوفی طفل فی حجر الحق
ای عزیز اہل طریق نے چہار منزل اور مقام راہ سلوک مین بیان فرمائے ہین پس مراد ملک سے
عالم ظاہر اور مراد ملکوت سے عالم ملایک اور جبروت سے عالم ارواح ہی اور سوائے ان
تین مقام کے عالم لاہوت ہی کہ یافت اُسکا ابصارت ظاہر اور بصیرت باطن سے خارج
اور فہم اور ادراک سے دور لاندرکہ الابصار اور لیس کمثلہ شئی سے اشارہ یہی ہی پس ملک
اور ملکوت عالم حس کو اور جبروت عالم معقول کو کہتے ہین ای عزیز ملک اور ملکوت اور جبروت
یہ تینون حجاب ہین جبتک کہ ان حجاب سے نہ گذریگا مقام لاہوت کو نہ پہونچیگا کیونکہ ملک
حجاب عالم کا ہی اور ملکوت حجاب عارف کا اور جبروت حجاب واقف کا ہی پس ملک شیطان
عالم کا اسواسطے ہوا کہ جب عالم نعمت ظاہر پر مغرور ہو کر فخر کیا اور تماشا اور عیش اس
جہان مین مشغول رہکر اُس جہان کو فراموش کیا اور قانع ساتھ نعمت فانی کے ہو کر نعمت
باقی کو بھولا پس یہ ملک ضرور شیطان ہی حق مین اُس عالم کے اور ملکوت شیطان عارف
کا اسواسطے ہوا کہ جب عارف تماشاے ملکوتی مین خوش ہو کر نعمتون پر اُس جہان کے مغرور ہوا
اور نمایش مین اہل آسمان کے منعم سے محجوب ہوا پس یہ ملکوت ضرور شیطان اُس عارف
کا ہی اور جبروت شیطان واقف کا اسواسطے ہوا کہ واقف تجلیات جبروتی اور تماشاے
روحانی مین مقید ہو کر اُسکو مقصود اپنا جانا اور مطلوب اپنا بنایا اور عکس کو شخص سمجھا یہانتک
کہ جمال لایزال سے محجوب رہا پس یہ جبروت ضرور شیطان اُس واقف کا ہوا ای عزیز جو شخص
کہ ترقی اعلیٰ سے طرف ادنیٰ اور اسفل کے میل کرے ارباب بصیرت اُسکو قاصرون اور
خاسرون سے شمار کرتے ہین ای عزیز دریاے وجود قدم کا موج مارتا ہی اور خود آتا ہی بصورت
عاشق کے اور خود جاتا ہی طرف معشوق کے اور خود نام اُس موج کا غیریت رکھا پس جب سالک
نے جانا کہ مین طالب ہون اور جوئندہ اور طرف اُسکے رونده ہون اور یابندہ یہی
سرگردانی ہی جب اس انانیت اور کیفیت سے گداختہ ہوگا اسوقت شناسا ہوگا کہ وہی طالب ہی اور
وہی مطلوب آنے مین محب کے طرف ظہور کے اور جانے مین محبوب کے طرف بطون کے کیونکہ

حق سے آمد و رفت رکھتی ہی اور متواتر پیغام لطف اور عنایت اور ہدایت کا لا کر خوشخبری لقا لے

لقائہم لاشد شوقا کے پہونچاتی ہی اور ہر دم آرام اور قرار دل کا بحکم طال شوق الابرار الی لقائی کے لیجاتی ہی بیت نزد من ہر شب نسیم صبح را آمد شد لیست ؛ از تو پیغام آورد و از من برد آرام را ؛ ہر مرغ لایق پرواز اس ہوا محبت کا نہین اور یہ لقمہ سزاوار ہر طرح کا نہین ؛ مثنوی چرغ و شاہین را نہ سودای گل است ؛ زاغ و کرگس را نہ بانگ بلبل است ؛ چغد را گنج خراب بزم نیست ؛ ارغنون را در خور آمد عندلیب ؛ پس جس جا کہ بوے محبت اور طلب کی حاصل ہی بسبب لطف عنایت حق کے سمجھ کیونکہ جس وقت ہم نام محبت کا نہین جانتے تھے ہمکو اُسنے ساتھ اپنے آشنا کیا اور جب اُسنے دلکو ہمارے غوغاے ہستی سے خالی پایا اُسمین جاے لی پس یہ عنایت حق کی موجد اور طالب نفس کی ہی اور نفس فائض اُس سے پس وہی طالب ہی اور وہی مطلوب بیت بیچم و بیچون چہ اقرار است ؛ زیر پردہ مگر خویش را خریدار است ؛ ای عزیز نفس واسطے معرفت اور محبت حق کے مانند زمین کے ہی واسطے باغ کے اور نفس شجرۂ طیبہ باغ معرفت کا ہی اور تجلیات اور مشاہدات مانند تخم کے اور نظر عنایت حق مانند باران بہار کے ہی لازم کہ زمین نفس امارہ کو پاک کرے خس و خاشاک اوصاف بد سے صاف تا لایق زراعت محبت اور درخت معرفت کے ہو قولہ تعالے قد افلح من زکیہا بیت تزا با نفس کافر کیش کار است ؛ بدام آرش کہ او طرفہ شکار است ؛ فما لہولاء القوم لا یکادون یفقہون حدیثا

پس کیا ہے اس قوم کے واسطے کہ نہیں نزدیک ہیں کہ سمجھیں حدیث کو

دیگر ۵۳

قال عزوجل یا غوث الاعظم اذا اردت ان تدخل فی حرمی فلا تلتفت یا لملک والملکوت ولا بالجبروت لان الملک شیطان العالم والملکوت شیطان العارف والجبروت شیطان الموافق فمن رضی بواحد منہا فہو عندی من المطرودین فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم اگر ارادہ کریگا تو داخل ہونیکا حرم مین میرے پس نہ نظر کر تو طرف ملک اور ملکوت کے اور نہ طرف جبروت کے کیونکہ ملک شیطان عالم کا ہی اور ملکوت شیطان عارف کا اور جبروت شیطان واقف کا پس جو شخص کہ راضی ہو ساتھ کسی ایک کے ان تین مراتب سے پس وہ نزدیک میرے مردودون اور بے نصیبون سے ہی ای عزیز جب غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ مقام اعلی علیین مین داخل ہون

قال عزوجل یا غوث الاعظم المجاہدۃ بحر من بحار المشاہدۃ وحیطان لواقفین فعلیک باختیار المجاہدۃ لان المشاہدۃ بدون المجاہدۃ محال لان المجاہدۃ بدر المشاہدۃ

فمن اراد الدخول فی بحر المشاہدۃ فلا سبیل لہ الا بالمجاہدۃ فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم مجاہدہ دریا مشاہدہ کا ہے اور حیطان ہے واقفونکا پس لازم ہے او پر تیرے اختیار کرنا مجاہدہ کا کیونکہ مشاہدہ بغیر مجاہدہ کے محال ہے اسواسطے کہ مجاہدہ بدر مشاہدہ کا ہے پس جو شخص کہ ارادہ کرے داخل ہونیکا دریاے مشاہدہ مین پس نہین ہے راہ واسطے اُسکے مگر ساتھ مجاہدہ کے یعنی جو شخص کہ خوب مجاہدہ کرے البتہ راہ دکھاتے ہین ہم اُسکو طرف اپنے اے عزیز یہی معنی ہین اس آیت شریف کے الذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا یعنی جو کہ جہاد کرتے ہین واسطے رضا ہماری کے تحقیق کے پاتے ہین وہ راہ مشاہدہ کی پس مراد اس جہاد سے جہاد اکبر ہے کہ رجعنا من جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر اور جہاد اکبر ساتھ نفس اور شیطان کے ہوتا ہے کہ عدو ک نفس التی بین جنبیک والنفس ہی صنم الاکبر اے عزیز جب کافر غالب ہوتا ہے قصد مال اور جان کا کرتا ہے اور جب نفس اور شیطان غالب ہوتا ہے دین اور ایمان غارت کرتا ہے پس جہاد ساتھ نفس اور شیطان کے کام عارفون اور عاشقون کا ہے اور جہاد ساتھ کافرون کے کام مومنون اور اُجرت چاہنے والونکا ہے اور فرمایا حق سبحانہ نے کہ حیطان واقفونکا ہے مراد یہ ہے کہ مجاہدہ دوئی اور خودی مین ہوتا ہے اور واقف خودی سے خلاص اور مجاہدہ سے رہا ہوکر ساتھ حق کے واصل ہوتا ہے نزہت الارواح مین مذکور ہے کہ صوفی وہ نہین کہ مخلوق ہووے بلکہ صوفی وہ ہے کہ حق ہووے بیت سیگفت دربیابان رندی دہل ویدہ ؛ صوفی خدا ندارد اونیست آفریدہ ؛ اے عزیز اگر کوئی سوال کرے کہ جب مجاہدہ دریا مشاہدہ کا ہوا پس حیطان واقف کا کیونکر ہوگا جواب یہ ہے کہ مجاہدہ تین طور پر ہے اور مشاہدہ بھی تین طور پر اول مجاہدہ زاہدونکا پرہیز کرنا ہے منہیات سے اور زبان کا ناگفتنی سے اور ہاتھ کا ناکرفتنی سے اور خوف کرنا قہاری اور جباری حضرتِ حق سے اور بجالانا حکم حضرت حق کا پس مشاہدہ اُنکا دنیا مین یہ ہے کہ ہمیشہ ساتھ تزکیہ نفس کے مشغول ہین دوسرا مجاہدہ طالبان اور عارفان حق کہ ہمیشہ ہر حال نشست اور برخاست اور خوردو خواب مین یاد حق سے فراموش نہین ہوتے

اول حق ظاہر تھا اور خلق باطن جب خلق ظاہر ہوئی حق ہوا باطن پس باعتبار ظہور کے
عاشق ہی اور باعتبار بطون کے محبوب اور جب ازل ساتھ آبد کے ملے یکرنگ ہو جائیگا اور
حقیقت اوپر مجاز کے خندہ کریگی اور کہیگی کہ تو کمان اور نام تیر اکمان پس حقیقت حال سالک
کا یہ ہی کہ بیان کیا گیا ای عزیز اگر ارادہ کرے تو کہ شناسا حقیقتِ حال کا اور عارف مقامات
اور حالات کا ہو اس امر کو ریاضتِ شدید چاہیے اور مشقت اور محنت بہت یہانتک کہ محبت
مین بالکل گداختہ ہو جائے جب ایک ہونا طالب اور مطلوب کا معلوم ہو گا پس مبدا سلوک
کا محبت ہی اور نہایت اسکی بھی محبت پس سالک اور سلوک اور مسلک اور مسلوک الیہ اسمائے
اعتباری ہین بیت شود در وجہ باقی غیر مالک ؛؛ یکے گرد سلوک و راہِ سالک ٭ ای عزیز
جب سالک بضیق زمانِ اور مکان سے باہر ہوا اور ہستی موہوم اپنے سے قدم بالا تر رکھا
ازل عین ابد اور ابد عین ازل ہو جاتا ہی اور تجلی وجہ باقی کی جیسی کی ہی اُسیقدر رہتی ہی
اُسوقت اعتباراتِ مجازی اور خصوصیات موہومہ محو اور متلاشی ہو جاتی ہین کہ الحادث
اذا قورن بالقدیم لم یبق لہ اثر اور جبتک کہ رفتار اور گفتار تیرا ساتھ تیرے نسبت رکھتا ہی
سر براہ نہین ہی تو اور حقیقت معرفت سے آگاہ نہین کیونکہ زندہ وہ شخص ہی کہ اپنے سے فانی
اور ساتھ حق کے باقی ہوا و من کان میتاً فاحیینٰہ شان مین اُنکے ہی قل اِن صلواتی ونسکی
ومحیای ومماتی للہ ارکان اُنکا ہی اور مردہ وہ شخص ہی کہ اپنے کو زندہ شمار کیا عارفانِ کامل
فرماتے ہین کہ حیات بشری دوسری ہی اور حیات معرفت دوسری ایک روز کا ہوگا کہ
حیات بشریت تمام ہو گی کل نفسٍ ذائقۃ الموت اور حیاتِ معرفت ہرگز آخر نہو گی فلنحیینہ حیوۃً
طیبۃً بیت ہمیرای دوست پیش از مرگ اگر خود زندگی خواہی ؛؛ کہ ادریس از چنین مردن
بہشتی گشتہ پیش از ما ٭ معلوم ہو کہ حیات معرفت کی سیر اور سلوک ہی اور شروع سلوک کا
تہذیب اخلاق ہی اور انتہا سالک کا ساتھ تہذیب کے پس انتہا سالک کا عین انتہا سلوک
کا ہی رباعی ہمیر از خویش تا یابے رہائی ؛؛ کہ پیوند تو آمد این جدائی ؛؛ ز تو این شکل و شیوہ
کے پذیرند ؛؛ چو پایہ خود نہی دستِ تو گیرند ٭

دیگر ۵

پس محرم معرفت کو دو صفت حاصل ہوتی ہین ایک سوختن بے تکلف دوسرا ساختن بے
تصرف مراد اِس تصرف سے تسلیم ہے قوله تعالے اذ قال ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین
او رنتیجہ اور ذائقہ اِس تسلیم کا خلیل علیہ السلام کو تھا کہ بوقت بٹھانے کے منجنیق مین جبرئیل
علیہ السلام نے پوچھا ہل لک حاجۃ جواب دیا کہ اما الیک فلا پھر جبرئیل نے کہا سل ربک آپ نے
فرمایا حسبی سوالی علمہ بحالی پس یہ دو حالت پروانہ اور سوم مین موجود ہے اِسی سبب سے
صفت ولایت ۱۲ صفت نبوت ۱۲
ہمدم آتش کے ہین حکایت اگرچہ نسبت پروانہ کی ساتھ شمع کے معلوم ہے لیکن صفت
یگانگی کی سوم مین ہے کیونکہ صفت سوختن اور ساختن ہر دو سوم نبوت مین بکمال ہے اور
پروانۂ ولایت مین آخری حال ہے سوم مین باصالت حاصل ہے اور پروانہ مین بطفیل متابعت
سوم کے پس صفت موم کی اپنے کو آتش پر فنا کرنا ہے تا ظاہر اور باطن سوم کا تمام آتش ہو جاوے
اور صورت سوم کی فنا ہو کر صورت آتش کی باقی رہے اور صفت پروانہ کی اپنے کو روبروے
آتش کے فدا کرنا ہے اگرچہ باطن اُسکا سوختہ ہوتا ہے لاکن صورتِ ظاہری اُسکی باقی رہتی ہے
حقیقت مین ہر دو سوختہ ہین لاکن پروانہ محب ہے اور سوم محبوب مثنوی پیدا شدہ در مقام
معلوم ٭ پروانہ زآتش آتش از موم ٭ تا موم نگشت ہمدم نور ٭ تاب رخ او نگشت مشہور
تحقیق ترا چو موم کردند ٭ پس نام ترا ظلوم کردند ٭ آنجا بقبول خود نشاندت ٭ اینجا بلقب
جہول خواندت ٭ عجب حالے این یامین راست بنگر ٭ بصحرا دزد و در خانہ برادر ٭ در بارِ تو چون
صاع ملک یافتہ اند ٭ این گفت و مکوے با تو دریافتہ اند ٭ یعنی جبتک کہ سوم نبوت کا مظہر نور
حقیقت کا نہوا تھا نور حقیقت کے تمکین ظہور نہ تھا اور آتش چقماق غیب الغیب مین پوشیدہ
تھی اور ظلوم جہول اگرچہ بظاہر متضمن مذمت تیرے کا ہے لاکن حقیقت مین مشتمل او پر
مدح اور قبولیت تیری کے ہے نظم ظلومے و جہولی ضد نور اند ٭ ولیکن مظہر عین ظہور اند
چو پشت آئینہ باشد مکدر ٭ نماید روے شخص از روے دیگر ٭ شعاع آفتاب از چارم افلاک
نگردد منعکس جز بر سرِ خاک ٭ پروانہ کو کیسے کہ اپنے کو آتش پر فدا کیا کہ عین نقصان ہے ولا
تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ مثنوی یکے گفت پروانہ را کای حقیر ٭ برو دوستی در خور خویش
گیر ٭ رہے رو کہ بینی طریق رجا ٭ تو و نورِ شمع از کجا تا کجا ٭ جواب دیا کہ یا ایہا الناس لا تسئلوا

یعنی چاردہ برادران
از یک مادر اند یعنی
علیہ السلام ...

اور حق سبحانہ کو ظاہر اور باطن مین حاضر و ناظر جانتے ہین اور بالکل غفلت کو راہ نہین دیتے پس غفلت نزدیک انکے کفر حقیقی ہی مثنوی ہر انکو غافل از وے یک زمان است + در آندم کافر است از مانہان است + سبا دا غائبم) پیوستہ باشد + درے اسلام بروے بستہ باشد + مشاہدہ انکا دنیا مین یہی ہی کہ ہمیشہ تصفیہ دل مین کوشش کرتے ہین تیسرا مجاہدہ عاشقان اور والہان کا ہی کہ ہمیشہ بیقرار رہتے ہین اور غیر دوست سے بیزار بیت یارب تو دیدہ قرار مارا + کز بے رخ تو قرار گیرم + تن انکا لذتون دنیا سے گذرا اور دل انکا نعمتون عقبیٰ کو چھوڑا اور غذا روح انکے کی ذکر حق سبحانہ کا کسی کو انسے کام نہ انکو ساتھ کسی کے قرار العشق جنون حال انکا زبان پر تمام یار کا اور دل جویان دیدار کا اور روح اور سر محل اسرار کا ہوتا ہی اور غیر حق سے بیزار مشاہدہ انکا دنیا مین یہ ہی کہ ہمیشہ تجلیہ روح مین مشغول رہتا چوتھا مجاہدہ واقفون کا کہ ہمیشہ دو جہان سے بھاگتے ہین اور خودی سے دور ہو کر دریائے مشاہدہ مین آرام پاتے ہین اور طرفۃ العین ساتھ خودی اپنے کے نہین رجوع ہوتے بدر چشم طرف غیر دوست کے نہین کھولتے مصراع ہرچہ در کان تنگ رفت تنگ شد + اور اسم اور رسم ہر دو سے محو ہو گئے ہوے اس جہان مین جس وقت اپنے کو ڈھونڈھتے ہین دوست کو پاتے ہین اور اگر اسکو طلب کرتے ہین اپنے کو پاتے ہین فافہم پس مجاہدہ اور مشاہدہ دوسرو نکا حیطان واقفون کا ہی

دیگر ۵۵

قال عز وجل یا غوث الاعظم من اختار المجاہدۃ لے ولا لغیر ی فلہ مشاہد تی ان شاء او ابیٰ۔ فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم جو شخص کہ اختیار کرے مجاہدہ کو واسطے رضامندی میرے کے نہ واسطے غیر میری کے پس واسطے اسی کے ہی مشاہدہ میرا خواہ چاہے یا نہ چاہے اے عزیز یا محنت اور مشقت نہ واسطے محبت بہشت کے ہو نہ خوف سے دوزخ کے اور نہ واسطے علو مرتبہ دین اور دنیا کے اور نہ واسطے کشف اور کرامات کے پس جو شخص کہ ایسی ریاضت کرے نہین رہتا حجاب درمیان انکے اور حق سبحانہ کے اور یہ حجاب بسبب کثافت اور تعلق رکھنے کے ساتھ غیر کے حاصل ہوتا ہی اسی واسطے مردودی اور مہجوری حق سے میسر ہوتی ہی جیسا کہ آئینہ تیرہ اور کثیف مین چہرہ نظر نہین آتا اے عزیز معرفت سلوک کی بروجہ سنت ہی نہ بروجہ بدعت

اے پیک مانند بخت سلطان کے آغاز کار عشق مین زیادہ گفتگو سے اسرار معرفت سے تشکر
نظم از عدم نادر وجود آمدتنم ٭ سر برآورد از گریبان این غمم ٭ پیش ازان کز خود بیابم آگہی ٭
این حکایت کرد با من ہمرہی ٭ نور آتش سایہ بر من فگند ٭ تیغ دستیری کہ بود از من بکند ٭٭
القصہ مین ابھی خام تھا کہ یہ سودا غیرت کا سر مین میرے سمایا یالیتنی کنت معہم فافوز فوزا
عظیما کا شکے ہوتا مین حضوری مین معبود لے رحمت کے تا بغیر کدورت اغیار کے حضور مین یار
کے نجات اور ظفر پاتا رباعی باد سحر این گرد تا نگیختہ بود ٭ کاندوہ تو در دامنم آویختہ بود ٭
از دل خبر عشق تو می پرسیدم ٭ خود عشق تو با جان من آمیختہ بود ٭ الحال سنتہ ہمت کا کمال
غیرت سے تمام عالم بلکہ وجود اپنے سے بھی پھراتا ہون مین اور صحبت خاص تیری مین یار
سو اصلت کا پایا بعد اسکے ممکن نہین کہ تجھے جدا ہون پس جب جاکر رہیگا تو صحبت سے تیری
مجھکو گریز نہین اور خدمت سے تیری گزیر نہین **بیت** تا کور شود از غم من دیدۂ بدخواہ ٭
زین پس من و معشوق توکلت علی اللہ ٭ پروانے جب حکایت سوم کے سنی کہ بطور تسلیم
دل شمع حقیقت کا ہوا ہے فکر کیا کہ مزاج اپنا موافق مزاج موم کے نہین غیرت پر غیرت مجھکو
زیادہ ہوگی اور درد اپنا بے علاج پایا اور کہا **نظم** دریغا کہ در درد ہمدم ندیدم ٭ امید وصل
بود آنہم ندیدم ٭ ازان کار سے مرا شست است بنیاد ٭ کہ عہد دوستان محکم ندیدم ٭ آخر الامر
فکر کیا اور کہا کہ اس دو کار دشوار سے جو آسان ہو اختیار کرنا چاہیے یا ترک جان یا ترک
جانان **بیت** یا دل ز ہوائے دوست بر باید دوست ٭ یا در غم او ترک جانان باید گفت ٭
پس جب شمع درمیان جمع کے آیا دور اور نزدیک سے اپنے کو ساتھ خلق کے دکھایا موم کہ
اول سے ساتھ آتش کے موافقت رکھتا تھا اُس سے کہا کہ جس جا ہوگا تو صحبت سے
تیری مجھکو گریز نہین پس موم مشاہدہ بین دوست کے ایسا مستغرق تھا کہ اصلا غیر نظر مین اسکے
نہ آیا اور جمال مین دوست کے ایسا حیران تھا کہ ہرگز غیر اسکو یاد نہ آیا **بیت** تا ذوق درونم
خبرے سید ہد از دوست ٭ از طعنۂ دشمن بخدا گر خبرستم ٭ موم نے پروانہ سے کہا **بیت** تو
بگریزے از پیش یک شعلۂ خام ٭ من استادہ ام تا بسوزم تمام ٭ پروانہ کو جب سروکار ساتھ
اپنے تھا اور فکر مین ترک جان یا ترک محبت کے تھا ہرچند چاہا کہ ترک محبت کرے اور راہ

لن تنالوا البر حتی تنفقوا یعنی ای مردمان سنا فق صفت ست ہوا ور نہ سمجھو کہ محبت مین صرف کرنا جان کا
شومی ہی بلکہ جبتک دل اور سر اور جان کو فدا نہ کریگا ہرگز جانان کو نہ پہونچیگا مثنوی نگہ کن
کہ پروانہ سوزناک * چہ گفت اے عجب گر بسوزم چہ باک * مرا چون خلیل آتشے در دل ست * کہ
پندارم این شعلہ بر من گل ست * مرا ہمچنان دور بودم کہ سوخت * نہ اینہ دم کہ آتش بمن
بر فروخت * نہ دل دامن دلستان میکشد * کہ مہرش گریبان جان میکشد بیت کمال عاشقی
پروانہ دارد * کہ غیر از سوختن پروا ندارد * ابھی شمع حقیقت کو مرتبہ کنت کنزا مخفیا سے جمع
مین مخالفت الخلق کے نہین لائے تھے کہ درمیان پروانہ ولایت اور موم نبوت کے بواسطہ
روشنائی محبت کے آشنائی اور آشتی ظاہر ہوئی تھی اور اسوقت سے کہ او پر اُس نور حقیقی کے
نظر اُلفت اور محبت کی رکھتے تھے احوال سے ایک دوسرے کے خبردار تھے اور مدت تک سم تبہ
علم مین کہ اغیار موجودات خارجیہ مزاحم نہ تھے اوقات بسر لیجاتے تھے بیت فلک تا ہست
ویرانیست کار سے * بجز گردن جدا یارے زیارے * آخر الامر حکایت حاضر کرنے شمع کی درمیان
مین جماعت کے پروانہ دیوانہ نے سُنی غیرت اور حمیت ذات مین اُسکے پیدا ہوئی تدبیر کار سے
عاجز آیا اور ہاتھ افسوس کا سر پر مارا اور نزدیک موم کے گیا تا حال اُسکا دریافت کرے اور
مشورت لیوے کہ اے اُسکی کیا ہی موم نے اُسکو جواب دیا اور کہا رباعی گرچہ شد داد خود
تمام و بلے * شرط باشد کہ بار عام دہد * نور خورشید تا ظہور نگرد * ظلمت شب ز خلق دور نہ گرد * پروانہ
کہ حوصلہ کو تھی سمجھو شمع حقیقت کا ثقیل نظر آیا اور کہا عجب کار ہی دشوار اور طرفہ اسرار ہی
مشکل کیونکہ نظم چو خود محرم نبودم در غم او * ندارم کس کہ باشد ہمدم او * مرا از خویش غیرت بود
بسیار * چگونہ بینمش در چشم اغیار * بعد اُسکے نہایت افسوس سے رجوع طرف موم کے ہوا
اور کہا ای جوہر گرانمایہ اور اے اختر بلند پایہ اور اے مجلس صبح کے چشمہ نور اور ای سیدان
شام مین کوہ طور ای اہل ظلمت کے ید بیضا ای غلبہ صفرا کی رگ صفرا کشا مجکو بیان کر کہ اتنہ
تیرا کیا ہی اور دل مین تیرے خیال کسکا ہی موم نے جانا کہ پروانہ صاحب جگر ہی عربدہ
مستانہ بہت کریگا دل نرم سے آہ گرم کھینچی اور کہا ای شہباز بلند پرواز یا کبازای عندلیب
روشن آواز ای ہزار داستان گلزار محبت کی عجب داستان ای مرغ مانند تخت سلیمان کے

فراق گرامانی بودم ۰ باشد کہ امید نیم جانی بودم ۰ چون شانہ ہمی گرد سرت میگردم ۰ تا مگیسر ان
تونشانے بودم بیت نیم جانے ست مرا در غم تو سینہ دو نیم ۰ روے بنما کہ تمنائے نثارے دارم
پس نہو اضطراب کا قابو نہ تہا بل پہ رکہا اور ایک ساعت پر و بال مارتا تہا اور کہتا تہا رباعی
خوش غم تو خون دلم پاک بخورد ۰ از نالہ من شیا مدش پاک بخورد ۰ بیچارہ دلم زمین بدندان بگرفت
وز دست تمہارے غمت خاک بخورد ۰ اور نور حقیقت پردہ عزت اور ناز سے حالتین اسکی مشاہدہ
کرتا تہا اور کرشمہ سے گاہی گاہی طرف اسکے دیکھتا تہا لاکن پروانہ کو یقین نہ تہا کہ معشوق کو طرف میرے
نظر ہی اور کہا بیت بتان سلطان ملک حسن و من درساک درویشان ۰ ولادادا من فراہم چین
کجا ما و کجا ایشان ۰ اور ہزار آرزو کے خواہان ایک نظر عنایت محبوب کا رہتا تہا پس یکایک
نور حقیقت نے گوشہ چشم سے طرف پروانہ کے دیکھا اور کشش طرف اپنے کیا یہانتک کہ پروانہ
کو بھی کشش اسکی معلوم ہوئی جو کہ خواہان اس نظر کا تہا نہایت شوق سے کہا رباعی خدا
داند کہ چون باشد بے تو جانم ۰ لیکن بر امید زندہ مانم ۰ بین کان یک نظر لے زندگانی
مرا خوشتر ز عمر جاودانی ۰ جب اضطراب اور بیقراری اسکی نہایت کو پہونچی سر اسکے ندا کی
کر اے مدعی رہائی اپنے کو ساتہ تعلق کے کب تک دکھائیگا پس حاصل ہونا اس امر کا ممکن نہین
بجز فدا کرنے روح کے [illegible] ابذل الروح بیت با حیات تو دین بردن تا بہ شب مرگ
تو روز دین نا باید ۰ پس بجز بیان سوختنے کے چارہ نہ دیکہا بیت من از روز جدائی تو سیہ روم
انکہ امروز بعد گونہ بیا [illegible] مثنوی بیرون از خویش تا یابی رہائی ۰ کہ چون با تو تو باشی این جدائی
ز تو این شکل و شیوہ [illegible] چو با خودی وست تو گند ۰ نہ کس را آرزو [illegible] ہستی تست
حجاب اعظم اینجا ہستی تست ۰ بہ ہشیار سے قدم بر جا رخود رہ ۰ [illegible] سر [illegible] خود [illegible] بیت
کرتا یا خودی در خودوت [illegible] نیست ۰ [illegible] نکتہ بجز بیخود آگاہ نیست ۰ پروانہ کو ساتہ عین الیقین
کے معلوم ہوا کہ یہ تمام قلق اور بیقراری اور دوری حجاب نفس سے ہے جبتک کہ وہ درمیان
ہی حجاب اور بیقراری بہی باقی پس جب اسکو محرم راز بنایا اپنے کو مجرم اور گناہگار دیکہا
زبان ملامت کی کہولی اور کہا رباعی ای نفس [illegible] در ریش تو ئی ۰ سرمایہ محنت بد اندیش
تو ئی ۰ خواہی کہ شوی [illegible] دل ہمدم دوست [illegible] دشمن خویش تو ئی بیت

دوسری اختیار کرے کسی وجہ سے اسکو میسر نہوا کیونکہ بیت دے کہ عاشق صابر بود مگر سنگ است ٭ ز عشق تا بصبوری ہزار فرسنگ ست ٭ پس ایک مدت پانون صبر کا دامن تسلیم مین کھینچا اور تمام خلق سے منہ پھرایا اور گوشۂ محنت اور نامرادی مین بیٹھا اور کہا بیت چون برم روز کار خویش بسر ٭ آشنا دور و خلق بیگانہ ٭ اور عشق اور محبت سے توبہ اختیار کیا لاکن عشق توبہ پر غالب ہوا بیت دل توبہ ز عشق می سگالید ٭ عشق آمد و گوش توبہ مالید ٭ نہ پانون گریز کا دیکھا نہ جائے گریز کی پائی اس سبب سے کہ پابند عشق کا تھا مصراع چہرہ خندان شمع آفت پروانہ شد ٭ بالضرور طرف حضرت شمع کی پھرا اور کہا بیت نہ گریزگاہ وارم کز دو رگمت گریزم ٭ بدر تو بازگشتم ملکا برو سیاہی ٭ نہ جائے بھاگنے کی نہ قوت دست درازی کی شمع پر ناچار افتان و خیزان منہ طرف قبلۂ مقصود کے لایا اور کہا بیت من ہمیرفتم بکوئش دل کشد آنجا مرا ٭ ہر کجا دل مے کشد ناچار می باید شدن ٭ حاجیون کے مانند گرد حرم کعبۂ محبوب کے طواف کرتا تھا مجلس دیکھی نور شمع سے آراستہ قال علیہ السلام ان اللہ تعالیٰ خلق الخلق فی ظلمۃ ثم رش علیہم من نورہ فمن اصابہ اہتدی ومن اخطا ضل وا عتدی فریاد جیب وصلت سے شروع کی اور کہا بیت دلولہ در شہر نیست جز شکن زلف یار ٭ فتنہ در آفاق نیست جز خم ابروے دوست ٭ ہر دم مانند ستون خیمہ کے محل مشاہدہ مین استقامت پایا بیت چو کرد او بصراط حق اقامت ٭ بامر فاستقم شد با استقامت ٭ پروانہ طناب غصہ کی گلو مین ڈال اور سر آن پیچ و تاب کھاتا تھا اور غصہ پر غصہ زیادہ ہوتا تھا کیونکہ بیت فرق ست میان آنکہ یارش در بر ٭ با آنکہ دو چشم انتظارش بردر ٭ آخر پروانہ کو جب میسر ہوا کہ دوست کو چھوڑے اور اس سے باز رہے کیونکہ بیت از جان طمع بریدن آسان بود ولیکن ٭ از دوستان جانی مشکل توان بریدن ٭ ملاحظہ خلق کا دل سے دور کیا اور اوصاف خلق سے درگذرا اور خالص متوجہ طرف دوست یعنی نور شمع کے ہوا اور یہ تمام کشش نور شمع کی ہے بیت قبولت ہر کجا محکم کند رائے ٭ مگس بر فرق سیمرغان نہد پائے ٭ صوفی کے مانند گرد سر معشوق کے وجد مین آکر چرخ مارتا تھا اور ہر دم فدا شمع پر ہوتا تھا اور کہتا تھا بائی از دست

اور سوزش شیشہ خود را بران یگداختہ ۔ قطرۂ از می نکام اور سوز ہلیں ہر ایک مقام سے اپنے حرکت میں کیا
اور بے زنگار شیشہ چند قدم اٹھائے جب ہر ایک نے دعوی دروغ کو اپنے طاقت دروغ کی نہ دیکھی دہشت سے
اُس دیار شمع کے واپس ہوا اور ہمت پروانہ کی معلوم کی اور بار دیگر کہا کہ یہ جائے سرفرازی کی نہین ہے
آتش مین جلنا بازی نہین کام عشق کا دوسرا ہی اور کار سوا ور بازی کا دوسرا بیت اندر سفر
عشق شدن آسان ست ۔ پایان بردنِ کار جوانمردان ست بیت گر عشق ہی ورزی
ولا پروانہ شو چون مگس ۔ بالائے آتش چہ زن پرواز بر حلوا مکن ۔ مثنوی اندو ہر چنار
مار ار وشنائی ست ۔ ولے بار وچہ جائے آشنائی ست ۔ کسی خود را در آتش کے پسندد ۔ ازین
اندیشہ بر ما عقل خندد ۔ مثنوی نہ ہر دم ہمین استخوانند وپوست ۔ نہ ہر کہ بینند مغز ی در وست
نہ سلطان خریدار ہر بندہ ایست ۔ نہ در زیر ہر ژندہ زندہ ایست ۔ اگر ژالہ ہر قطرہ در شدی ۔ چو
خر مہرہ بازار از و پر شدی ۔ نہ ز بوے یوسف ز ہر پیرہن ۔ کجا بار شد یافت ہر پیر زن ۔ نہ
انجیر شد نام ہر میوہ ۔ نہ شلِ زبیدہ ست ہر بیوہ ۔ پس نتاسون نے فریاد کی اور کہا ولا تحملنا
مالا طاقۃ لنا بہ اور جب اپنے کو مرد اس میدان کا نپایا کنار جبو اور ار کم فالتمسوا نورا
بیت اگر مرد عشقی کمِ خویش گیر ۔ وگرنہ رہِ عافیت پیش گیر ۔ بشستِ تن آسانی انگہ خوری
کہ بر دو زخِ نیستی بگذری ۔ بدیسا مر دگفتمت زینہار ۔ وگر سر دی تن لطوفان سپار ۔ مثنوی
اگر سرکشی بار پیلان درائے ۔ وگرنہ بہرزہ محبنبان درائے ۔ گر آہنگ این بحر داری درست ۔
بکام نہنگ ست منزل نخست ۔ گل باغ جوئی بر خار گیر ۔ سر گنج داری دم مار گیر ۔ چو پروانہ
آنکس کہ سوزندہ نیست ۔ بر وشمع معنی فروزندہ نیست ۔

دیگر ۵۶

قال عز وجل یا غوث الاعظم لابد للطالبین من المجاہدۃ کما لابد لسلم ستی فرمایا حق سبحانہ نے ای
غوث اعظم ضرور ہی واسطے طالبون کے مجاہدہ جیسا کہ ضرور ہی واسطے انکے وصال سیر ای
عزیز صفائی دل کی بجز مجاہدہ کے حاصل نہین ہوتی اور جمال لایزال بغیر صفائی کے نظر نہین
آتا ۔ بیت سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار ۔ زنگار خوردہ کے بنماید جمال دوست
از دل بیرون کنم غم دنیا و آخرت ۔ گر خانہ جائے رخت بود یا خیال دوست ۔ ای عزیز

دتیا تمھارے رباعی درعشق نہ راحت وخوشی فائدہ نیست × تا زہر بلاہل بخشی فائدہ نیست ×
خواہی کہ ترا بردرِ او بار دہند × تا بارِ ملامت نکشی فائدہ نیست بیت ملامت کن مرا چندانکہ
خواہی × کہ نتوان شستن از زنگی سیاہی × جب پروانہ محل قرب مین معین ہوا اور حضور اسکا
حضرت نور مین سفر پایا تماسون نے آپس مین کہا ما ہذا الا بشر مثلکم یریدان یتفضل علیکم اس
شرم کو کہان لیجائین کہ روبرو آتش کے آبرو ہماری لیتا ہی پروانہ کو اس حالت مین یہ بیت
یاد آئی مثنوی درعشقِ تو از دلم سلامت برخاست × بیگانہ وخویشم بملامت برخاست ×
دنشستہ ہنوز با تو یکدم بمراد × کز ہر دو جہان چنین قیامت برخاست بیت نہ ہمرہی تو مرا
راہِ خویش گیر وبرو × ترا سلامت باد امرا نگونساری بیت ماییم ورہِ عشق وبیابانِ ملامت
ہیہات کجا ما وکجا کوے سلامت × پس تماسون نے نہایت خودبینی سے کہا کہ ہم بھی پروبال
رکھتے ہین تا یکقدم روبروے شمع کے پرواز کرین اور کمر موافقت کی باندھین اور اس سخن کو
شمع سے بیان کرین بیت نہ ہر کو آید از کوہی بود با دعوۂ موسیٰ × نہ ہر گو نایداز زالی بود
با سطوت دستان × شمع کو حال آنکا روشن تھا چاہا کہ کھوٹے اور کھرے کو بوتہ امتحان مین
گدازش دیکر معلوم کرے بیت گر عشق حق خویش طلب خواہد کرد × بس مدعیان را کہ
ادب خواہد کرد قال علیہ السلام ان المدعی یجرب المؤمنین بالبلاء کما یجرب احدکم الذہب والفضۃ
بالنار اور فراضہ دعوی بے معنی تماسون کو اور یہ محک یقین کے لگاوے تا قیمت اپنی معلوم
کرین اور جیب درست حرکات ناموزون نہ کرین اور حضور اور غائب مین سخن کم وبیش
نہ کہین بیت نقد ہا را بود آیا کہ عیاری گیرند × تا ہمہ صومعہ داران پے کاری گیرند × شمع
حقیقت نے تماسون سے کہا اے کوتہ نظران آگے آؤ تا حکایت پر شکایت تمھاری شنون
اور جواب باصواب کہون تا ہر ایک کو حقیقت ظاہر ہو جاوے کہ پروانہ نے بواسطہ کونسی خدمت
کے قربت پائی اور کس سبب سے لائق اس مرتبہ کے ہوا رباعی دعوی کردی بما دلیلت باید
مہر موسیٰ شوق تخیلت باید × گر صحبتِ آن یار جلیلت باید × مال وتن وجان جملہ سبیلت باید
رباعی آنکس کہ ترا شناخت جان راچہ کند × فرزند وعیال وخانمان راچہ کند × دیوانہ کنی ہر دو
جہانش بخشی × دیوانۂ تو ہر دو جہان راچہ کند قطعہ سالہا خون خورد نافہ تا مگر بوے مشکے در مشام

نصیحت فرمائی امام نے مسلمانون کو کہ باوجود قدرت ہونے کے معاف فرمانا اور خلق کے ساتھ
نیک خلق رہنا بلکہ بجائے بدی کے نیکی سے پیش آنا پس شک نہین کہ دیندار وہی شخص ہے
کہ درد تمام مریضان دین کا دارو شفاعت اُسکے کی ہوئی ہو مثنوی ہمہ آزادگان کز خنہ
جستند ٭ زیان خویش و سود خلق جستند ٭ ہنرمندی کہ راہ پا و سر دید ٭ ز خود عیب و ز نیکان
ہنر دید ٭ حکیمانے کہ دور اندیش بودند ٭ دوائے خلق و درد خویش بودند ٭ درخت از بار برزن
بیخ و بر یافت ٭ سعادت را کجا ہر جنجر یافت ٭ بیت سوی اشکافی بعیب دیگران ٭ چون بعیب
خود رسی کوری دران ٭ نقل ہے کہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کو صحرا مین ایک سوار سے ملاقات
ہوئی سوار نے پوچھا کہ ای شخص آبادی کہان ہے ابراہیم نے اشارہ طرف گورستان کے کیا
اور کہا کہ یہ آبادی ہے سوار کو غصہ آیا سر اُنکا پھوڑا بعد اُسکے معلوم ہوا کہ یہ ابراہیم ہے گھوڑے
سے اُتر کر قدمون پر گرا اور عفو تقصیر چاہا آپ نے معاف کیا اور واسطے اُسکے دعا خیر کی جب
اصحاب نے سبب عفو کرنے کا پوچھا آپنے فرمایا کہ معاف کرنے سے مجھکو ثواب ملا پس یہ نہین
ہو سکتا کہ اُس شخص سے مجھکو نیکی پہونچے اور طرف سے میرے اُسکو بدی یہ خلاف اخلاق اور
ترک رسم و عادت کا ہے محقق رومی نے فرمایا نظم اگر گویند زراقی و سالوس ٭ بگو ہستم دو صد
چندان و سیرو ٭ وگر از خشم و دشنامے دہندت ٭ دعا کن خوشدل و چندان و سیرو پس جس شخص نے
کہ اپنے کو پکڑا خودی مین اپنی گرفتار ہوا اور رسوم اور عادت مین قید بیت کہ تا باخودی
در خودت راہ نیست ٭ و زین نکتہ جز بیخود آگاہ نیست ٭ بیت اوصاف ذمیمہ چون بدل شد
ہر عقدہ کہ در تو بود حل شد بیت ہر کہ بخود نظر کند طرافتی بود ٭ بلکہ بہ نزد اہل دل آن نظر
آفتی بود ٭ بیت آن ہوائے کہ پیش ازین باشد ٭ رسم و عادت بود نہ دین باشد ٭ بیت
تا پرستی عادت خویش ٭ شیطان ہنا فقی نہ درویش ٭ اگرچہ چشم مین تیری شب و روز
دکھتی ہے لاکن جب روز نمودار ہو شب ٭ رہگی بیت از بدان گر نیک بینی نہ از غرو بہی ہست
ہر کجا آمن باشد کس نگوید فربھی ست ٭ پس جتبک کہ آئینہ دل کا زنگ ہستی سے پاک و صاف
ہو گا امید راستی اور رستگاری کی نہین بیت تا عکس ہستی تو نماید در آئینہ ٭ معبود تو خیال
تو باشد ہر آئینہ ٭ عاشقان ہمیشہ مشغول آئینہ دل کے رہتے ہین اور معزور رسم اور آئین کے

جبتک کہ تو اس تیرگی اور کثافت کو ساتھ صیقل مجاہدہ اور ساتھ مالش ذکر اللہ کے دور نہ کریگا اور تعلقات مہمات دین اور دنیا سے نہ گذریگا اور غبار پندار اور دوئی اور خودی کا چہرہ دل سے نہ اٹھائیگا اور کمال صفائی حاصل نہ کریگا جمال حق سبحانہ کا شمہ نہ دکھائیگا ای عزیز طالب صادق کو واسطے طلب معشوق اور مطلوب کے خون کھانا اور جان ہارنا اور سردینا کچھ مشکل اور دشوار نہین کیونکہ بیت اگر تو سر نمی بازی کجا سر می نہی بالا ۰ دلا این کوچہ عشق ست نباشد خانۂ خالا ۰ قطعہ ایوان مراد لب بلندست ۰ آنجا بہوش رسید نتوان ۰ این شربت عاشقی ست خسرو ۰ جز خون جگر چشید نتوان بیت نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوستر دارند جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ۰ ای عزیز لازم ہے کہ تمام رنج اور مشقت تیرا مصروف و پر متابعت سنت کے ہووے اور ہوا اور بدعت کے دور ہو جاوے تو مانند گوے کے میدان اضطراب مین ساتھ چوگان تسلیم شریعت کے مثنوی تو چون گوے درین میدان بیندیش ۰ کجا خواہی رسید از کوشش خویش ۰ بر و تسلیم چوگان شو زمانے ۰ نگر یابی ز حال خود نشانے ۰ اور مغرور اور مفتون اپنے اعمال کا نہو کیونکہ سیاہ نفس قلبی اور مشاہدہ روحی علامت بیگانگی کی ہے مثنوی گر مرغ حقیقتی بہ ہیچ دام ۰ با علم و عمل مگیر آرام ۰ اندیشۂ گل مکن دل این ست ۰ آنجملہ رہ است منزل آنیست ۰ حکایت امام اعظم مقتدائے عالم ظاہر و باطن صوفی ابوحنیفہ کوفی رحمتہ اللہ علیہ نے باوجود اسقدر علم اور فضل کے قضا اور حکومت کو اختیار نہ فرمایا اور چالیس سال کی نماز اپنی پلٹی اسلیے کہ خلال کرنا انگلیون پانون کا موافق سنت کے نہ تھا اور باوجودیکہ آپ سراج امت کے تھے بقولہ علیہ السلام لو لم ابعث لبعث نعمان بن ثابت نبیا وہو سراج امتی ہمیشہ اپنے کو آتش مجاہدہ مین سوختہ اور خلق کو ساتھ نور معرفت اور ہدایت کے افروختہ رکھتے تھے نقل ہے کہ کسی نے ایک وقت طمانچہ رخ مبارک پر حضرت کے مارا امام نے فرمایا کہ اگر مین تجکو طمانچہ ماروں یار و برو حاکم کے فریاد کرون یا درگاہ مین حق سبحانہ کی دادخواہ ہون یا فردا قیامت انتقام چاہون ہو سکتا ہے لاکن نہین کرتا لیس اگر حق سبحانہ روز قیامت مجکو گنہگار رکھ دیوے اور شفاعت میری قبول کرے قسم ہے حق کی کہ بغیر تیرے بہشت مین قدم نہ رکھونگا اور یہی

جہان آدم صفی کو نشانہ کیا اور مرتبۂ تعین اول مین لایا اور باد فیض بے نیازی نے زلف پرپیچ و تاب
حکمت کو شانہ کیا خاک کو کہا کہ ساتھ اِس روح مجروح عشق کے اسرار لطیف اور حکمتہاے نازک ہمراہ
ہین یہانتک کہ آب معرفت کا دریاے عنایت ہماری سے اسکو بالفعل پہونچتا ہی اور یہ زخم محبت کا
کہ اُسمین خمیر کیا ہی آیندہ ظاہر ہوگا اور شورش عشق کی پیدا ہوگی پس احوال تیر خوردہ ہمارے کا
پوشیدہ رکھ اور حکایت اِس خستہ کی اِسی طور سربستہ چھوڑ حتیٰ یاتی وعد اللہ **رباعی** ہم اکنون
لالہ کو نسرین برآید • نفیر از بلبل مسکین برآید • فرو رفت نقاب از عارض گل • دمار از لعبتان چین
برآید • کیونکہ وہ جراحت عشق تخم یحبہم کا ہی اور تخم کو جبتک خاک مین نہ ڈالین شجرۂ محبت یحبونہ کا
نہ نکلیگا **رباعی** اے حسن تو دادہ یوسفان را خوبی • وز عشق تو کردہ عاشقان یعقوبی • گر نیک
نگہ کنند کسی غیر تو نیست • در مرتبۂ محبی و محبوبی • خاک اِس حکایت سے نہایت افسردہ غم اور
فرماندہ محنت کی ہوئی اور کہا اِس خستہ مجروح کو تیر غربت کا جگر مین پہونچا اور پیکان فراق کا دل مین
بیٹھا ممکن نہین کہ احوال اُس مجروح کا پوشیدہ کر سکون کیونکہ بے اختیاری سے میری ظاہر ہوتا ہی
رباعی راز عشقت گر بداند ہر کسے از من بدان • من نمیگویم ولیکن چہرہ پیدا میکند • آتش دل
را نہان میدارم اما پیش خلق • آب چشم سیر و پیوستہ رسوا میکند • علم قدیم پر پوشیدہ نہین ہی
کہ خاک اوصاف ذمیمہ اور اخلاق ردیہ سے صاف اور پاک نہین ہوتی پس یہ اسرار کو پوشیدہ
نہ کر سکیگی یہ صفت بسبب کدورت اور کثافت اسکی کے ہی **مثنوی** اے ز رنگ تو دار و صفا
تا نگدازی نکنندت بہا • گرچہ بسے در دل کان بودہ • بوتہ نشین باش کہ آلودہ • پس درمیان
مکہ اور طائف کے خلوتخانہ ہی اُس جا طائف ہوا کہ مردہ دل اُسجا چالیس روز نذر رکھا تا ساتھ
آب رحمت کے خمیر ہوکر بعد اسکے ظاہر ہو پس جب خاک نے بادیۂ حیرت پوشیدہ رکھنے اسرار قدم سے
قدم ہمت کا طرف زاویۂ عزلت اور مشقت کے دشوار دیکھا کہا **رباعی** تا تیر غمت میان جانم برسید • در
عشق تو طاقت و توانم برسید • اندوہ توام زپاے تا سر بگرفت • وین درد بمغز استخوانم برسید •
الحاصل خاک خشکی ریاضت سے اپنے کو مجاہدہ تبدیل اخلاق مین رکھتی تھی پس جسقدر کہ صفات
ذمیمہ بسبب ریاضت اور مجاہدہ کے اُس سے فانی ہوتے تھے آتش غم فراق کی تیز تر ہوتی تھی
اور مانند راہب کے تنہا نہ ریاضت مین جاپہنچی یہانتک کہ ستر ہزار حجاب ظلمانی سے کہ لازمہ

نہین ہوتے اور دل وجان سے درگذشتے اور ترک عادت اختیار کی اور اُنس جان کا نہین
قبول کرتے اور سخن ساتھ انس وجان کے نہین کہتے مثنوی زسر سیرون کشیدہ دلق دہ تو
مجرد گشتہ از ہر رنگ وہر بو ❊ یکے پیمانہ خوردہ از می صاف ❊ شدہ زان صوفی صافی زاد صاف
فروشستہ بدان صاف ومروق ❊ ہمہ رنگ سیاہ و سبز و ازرق ❊ ہمہ آلودگی ہائے خاک جز آب پاک رفتہ
زہر چہ دیدہ از صد یک نگفتہ ❊ گرفتہ دامن رندان خمار ❊ زشیخی و مریدی گشتہ بیزار ❊ چہ شیخی
مریدی این چہ قیدست ❊ چہ جاست ❊ ورعی و تقوی این چہ شیدست ❊ شب خوب جانتی ہی کہ جگر
اُنکا سوختہ کس چیز کا ہی نسیم سحر خوب دیکھتی ہی کہ چراغ اُنکا روشن کیا ہوا کس شخص کا ہی
بیت بہ نسیم شب کہ ہمہ مست خواب خوش باشند ❊ من وخیال تو و ناکہا مدرد آلود بیت
بجز صبا وشمالم نمیشناسد کس ❊ عزیز من کہ بجز باد نیست ہمرازم ❊ گریبان صبح کا چاک غم
محبت سے عاشقان حق کے اور دامن شفق کا سرخ بسبب دم عشق اُنکے تمام روز کوچہ
ملامت مین قدم اُنکا اور تمام شب ہاتھ بوسے نسیم کے بیدار عجائب قوم ہی کہ باد صبح کو ہمدم
اپنا کرتے ہین اور ہر دم ساتھ اُسکے سخن کہتے ہین اور در دو باد فیض حق ہر دم خاک وجود
پر اُنکے ہوتا ہی اور وہ بسبب پیدا ہونے حالات کے دائما متوجہ اُسکے رہتے ہین چونکہ یہ باد
خود پائندہ نہین پس جو حالات کہ اُس سے ظہور مین آتے ہین وہ بھی لائق ہمیشگی کے نہین
بیت نشان یار سفر کردہ از کہ پرسم است ❊ کہ ہر چہ گفت برید صبا پریشان گفت ❊ شورش
خاک وجود کی باد فیض حق سبحانہ سے ہی کہ اُسکو شوریدہ کہتے ہین پس تو ساتھ اِس شوریدگی
کے اعتماد نہ کر کہ یہ اختیار سے تیرے باہر ہی شیخ احمد غزالی نے فرمایا کہ جب تیر عشق کا جان
آدم پر پہونچا روح انسانی زخمی فراق کی ہوکر وطن اصلی بطن غیب سے جدا پڑی پارہ
خاک چاک جراحت پر چھڑکی اور خون خالص کو ساتھ اُسکے ڈھانکا تا حال سے اُس جراحت
کے بجز حق سبحانہ کے دوسرا واقف نہو اور اِس غم تنہایانہ خاک کو مسکن اپنا بناوے بعد اُسکے
روح مجروح سے کہا کہ سمجھو اِس خاک سے کیا راحت بجز پوشیدہ رکھنے جراحت کے کیونکہ تو
لطیف ہی اور یہ کثیف بیت عجب می آیدم اے گوہر پاک ❊ کہ چون افتادۂ در دامن خاک
چو از خاک تو می خیزد غباری ❊ مدہ خود را چنین بر باد باری ❊ پس جب تیر تقدیر نے غیب سے

در بعض نسخ بجائے ... سرخ ... ساتھ ...

فارغ منہا ولا الحزن لفوتہم فاذا بلغ العبد ہذہ المنزلۃ فہو عندی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ
کفواً احد فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم تحقیق کر دوست زیادہ بندون سے نزدیک میرے
وہ بندہ ہے کہ ہو واسطے اُسکے پسر اور دختر اور ما اور باپ اور دل اُسکا فارغ ہو اُنسے اور
نہ فکر کرے اور نہ غم جسوقت کہ فوت ہوجاوے اُنمین سے کوئی پس جبکہ پہونچے بندہ اس مرتبہ کو
پس ہوگا وہ بندہ نزدیک میرے اُن مین سے کہ بخشا ہے اُسکو کسی نے اور بخشا گیا ہے وہ کسی سے
اور نہوگا واسطے اُسکے کوئی ہم مثل اور شریک دوسرا اے عزیز وہ بندہ موصوف ہوا ساتھ
صفات حق سبحانہ کے اور متخلق ہوا ساتھ اخلاق الٰہی کے اور اپنے کو بے تعلق کیا تمام تعلقات
سے اور بے تعین ہوا تمام تعینات سے اور توڑا تمام پیوندونکو اور جمع ہوا تمام تفرقون سے
پس یہ در باطن خطاب ہے ساتھ محبوب کے کہ تو محبوب زیادہ ہے تمام بندون سے اے عزیز
معنی تجرید کے یہ ہین کہ ظاہر سالک کا مجرد ہو غرضون دنیاوی سے اور باطن اُسکا پاک ہو
طلب عوض سے یعنی ترک کرنے پر دنیا کے کچھ عوض نچاہے دنیا اور آخرت مین بلکہ تجرید ظاہر
اور باطن کو واسطے عبودیت کے اپنے اوپر واجب جانے اور عبادت حق سبحانہ کی بغیر سبب
اور علّت کے خاص واسطے اُسی کے بجالاوے اور کمال تجرید کا وہ ہے کہ بندہ ساتھ سر اپنے کے
مجرد ہو ملاحظہ کرنے سے اُن مقامات اور احوال کے کہ بسبب اُنکے پہونچتا ہے یعنی اُن مقامات اور
احوال پر قیام اور توقف نہ کرے تا بسبب اُس قیام کے مقامات عالی تر اور شریف تر سے باز
نہ رہے اور بے نصیب نہوجاے اور معنی تفرید کے یہ ہین کہ ساتھ کسی صورت کے صورتون سے
اُنسیت اور محبت نہ قبول کرے بلکہ وحشت اختیار کرے اور وجود اور عدم اُن صورتون اور
شکلونکا نزدیک اُسکے یکسان ہوجاوے اور نفس کو اپنے کسی حال مین نہ دیکھے اور دیکھنے سے
حال کی طرف حق سبحانہ کے غائب ہوا ہوا اور جو عمل کہ کرے خاص واسطے حق سبحانہ کے کرے
اور اُس عمل مین نظر طرف اپنے یا اوپر رعایت خلق کے یا خواہش عوض عمل کے دنیا اور آخرت
مین نہو بعضے فرماتے ہین کہ تجرید وہ ہے کہ بندہ مالک کسی چیز کا نہو اور تفرید وہ ہے کہ بندہ کسی
چیز کا نہو اے عزیز وجد وہ چیز ہے کہ دل پر بندہ کے ترس آتا ہے یا غم یا دیکھنا کسی حال کا احوال
آخرت سے یا کشف ہونا اُس حالت کا کہ درمیان حق اور بندہ کے ہے بعضے فرماتے ہین کہ وجد

خاک کے بیچ در گذری اور ظلمت اور کثافت اور کدورت سے بالکل خلاص پائی بعد اسکے آب و آتش
یعنی جمال و جلال یا حسن اور عشق کو قسم دی گئی تا احوال تیر خوردہ ہمارے کا پوشیدہ رکھیں تقولہ
تعالیٰ لقد عہدنا الیٰ ادم من قبل جب ایک مدت اسپر گذری اختلاف مزاج اُس خستہ کا کمال
اعتدال کو پہونچا اُسوقت گلستان معرفت اور بوستان محبت کا کھلا اور صد ہزار شجرہ طیبہ
ذات سے اسکی پیدا ہوے رباعی چون گل بکنار برگ نشت ۔ از غم سر و پاے خار بشکست از
شاخ شگوفہ چون جدا شد ۔ صد گونہ خوشی بباغ پیوست ۔ مرغان میدان ملک اور ملکوت
اور طائران آشیانۂ تقدیس اور تسبیح نے ہر چند طلب مین اس معرفت کے خاک وجود آدم
مین کوشش کی قطرہ اس خمخانہ سے اور جرعہ اس پیمانہ سے اُنکو نہ پہونچا بیت سکندر را نمی
بخشند آبی ۔ بزور و زر میسر نیست این کار ۔ اور حسد سے ساتھ صفت اتجعل فیہا من یفسد فیہا کے
موصوف کیا بیت عاشقی را در بدنامی خوش ست ۔ عاشقان را سوز و ناکامی خوش ست ۔
اُستاد اُنکے نے تو وہ عبادت چند ہزار سال کا واسطے طلب اس سعادت معرفت کے برباد دیا لاکن
یعنی ابلیس
کاہ اور برگ اسکو حاصل ہوا ابلیس گندم نما جو فروش تھا دوکان فردوس اور مقام عبادتگاہ
سے اسکو گرایا اور آدم جو نما گندم فروش تھے ہر دو جہان سے اُنکو قبول کیا مثنوی
جناب کبریائی لا ابالی ست ۔ منزہ از قیاسات خیالی ست ۔ یکے ہفتصد ہزاران سالہ
طاعت ۔ بجا آورد و کردش طوق لعنت ۔ دگر از معصیت نور صفا دید ۔ چو توبہ کرد نام اصطفا دید
عجب تر آنکہ این از ترک ماسور ۔ شد از الطاف حق مرحوم و مغفور ۔ مر آن دیگر زمنہی گشت
ملعون ۔ زہے فعل تو بی چند و چہ و چون ۔ ابلیس بازاری تھا کام اُسکا ساتھ بزاری کے
کھینچا آدم جب ساتھ زاری کے تھے اُنکو آزار نہ پہونچا ابلیس بیگانہ تھا بہشت کو حکم ہوا اُسکو
جاے ست دے آدم یگانہ تھے درخت کو امر ہوا اُسکو جامہ دے مثنوی تا چند بردے
براے او باش ۔ گر مرد رہے براے او باش ۔ میدان عمری اگر بدانی ۔ ابلیس خودی اگر ندانی ۔
آدم بدمی کہ از ندم زد ۔ در بارگہ رضا قدم زد ۔

دیگر ۵۷

قال عز و جل یا غوث الاعظم ان احب العباد الیّ ہو العبد الذی کان لہ ولد و والد و قلبہ

یعنی احوال رضائیہ اور مقامات و ... اور اخلاق اور سکالمہ ... اور محبت ... اور صدق اور ... اور اعمال ... اشتیاق اور اعمال ... صالحہ اور حسن افعال ... تقویٰ اور عبادات ... مانند اسکے ۱۲

اور حرام تھا لاکن جبکہ وہ فعل غلبۂ حال سے تھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر قبول کیا اور معاف فرمایا اور مانند اسکے اکثر صحابہ اور اولیا رضی اللہ عنہم سے واقع ہوا ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ غلبہ حال کا درست ہی اور بعضے وقت تجلی عظمت حق سبحانہ سے بندہ مین ہستی ظاہر ہوتی ہی اسوقت حرارت دوزخ کی سرد ہوجاتی ہی اور ذات اور صفات اسکے مغلوب ہوکر بر جاے خود قایم رہتے ہین جیسا کہ نور ستارونکا شب تاریک مین غلبہ کرتا ہی اور بوقت طلوع آفتاب کے مغلوب اگرچہ نور انکا بجاے خود قایم ہی لاکن نظر مین خلق کے نہین آتا یہی حال تھا ابو حامد قدس سرہ کا کہ تعظیم حق کی انپر اسقدر غالب ہوئی تھی کہ جب واسطے نماز کے قیام کرکے اللہ کہتے پیش از اکبر کہنے کے بیہوش ہوکر گر جاتے سالہا اسی طور عمر انکی گذری آخر الامر وفات انکی اسی حال مین ہوئی اور مقام انبیا علیہم السلام کا بالاتر تمام مقامون سے ہی یعنی جس حالت کہ بعضے اولیا مغلوب ہوجاتے ہین قوت وقت انبیا علیہم السلام کی اس حالت کو مغلوب کرتی ہی اے عزیز استغراق اسرار کتیٔن مقام فنا ماسوی اللہ اور تمام مقامات خاص مین ایک درجہ مقرر نہین بلکہ تفاوت درجون کا باعتبار تفاوت استعداد کے ہی چونکہ استعدادات بیشمار ہین درجے بھی بے نہایت جیسا کہ کہتے ہین الغفار وغیرہ من مقامات الاختصاص صورہا مختلفۃ حقایقہا واحدۃ لانہا لیست من جہۃ الاکتساب ولکن من جہۃ الفضل یعنی اس سخن کے دو ہین کہ مقصد اور مقصود ہر ایک ارباب احوال اور مقام کا حق ہی اور حق سبحانہ ایک ہی پس وجود قرب سے حاصل ہوتا ہی اور قرب نزدیک ہوتا حق کا ہی ساتھ بندے کے نہ نزدیک ہونا بندے کا ساتھ حق کے لاکن بندہ پر بندگی کرنا واجب ہی پس جب عطا کرنے والا ہر مقام کا حق ہی اور وہ ایک ہی پس حقیقت بھی ایک ہوئی مگر حق سبحانہ ساتھ ہر ایک کے بصفت علیحدہ تجلی فرماتا ہی ساتھ ضعیفون کے بمقدار ضعف انکے اور ساتھ قویونکے باندازۂ قوت انکی اے عزیز اہل معرفت فرماتے ہین کہ نہ ہر شخص طاقت دریائی کی رکھتا ہی نہ طاقت وزیری کی جس کسیکو کہ مقام بلند تر ہی اگر نیچے لاوے تو ہلاک ہوگا اور جس کسیکا کہ مقام پست تر ہی بالا تر لیجاوے تو غرور مین ہلاک ہوگا جیسا کہ حدیث شریف قدسی مین آیا ہی اتی اجرام عبادی فعلمی لقلوبہم انی علیم خبیر ایک کی غذا بلا ہوتی ہی دوسرے کی نعمت تاہر دوسبب کمال دین کا ہوجاوین صبر اور شکر مین کشف المحجوب مین

سماعت اور بصارت دل کی ہی قال اللہ تعالیٰ فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی
الصدور قال اللہ تعالیٰ او القی السمع وہو شہید پس جو شخص کہ وجد مین ضعیف ہوگا
تواجد کریگا اور تواجد اسکو کہتے ہین کہ جو چیز باطن مین نہ آوے ظاہر مین پیدا ہوتی ہی مگر جو
شخص کہ تواجد مین قوی ہوتا ہی متمکن اور ثابت اور ساکن اور قائم رہتا ہی قال اللہ تعالیٰ
تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ نوری رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ وجد ایک شعلہ ہی مقام شوق سے مانند بجلی کے آتا ہی اور اسرار مین بندون کے پریشان
اور پراگندہ ہوتا ہی اور جسوقت وارد ہوتے اس شعلہ کے تمام وجود کو انکے واسطے طرب یا حزن کے
انبساط پیدا اور حرکت مین لاتا ہی کہتے ہین کہ وجد جلد آتا ہی اور جلد زائل ہوتا ہی اور معرفت ثابت
اور قائم رہتی ہی زوال پذیر نہین ہوتی اور بعضون نے فرمایا کہ وجد خوشخبری ہی طرف سے
حق سبحانہ کے واسطے ترقی کرنے اوپر مقامات مشاہدات حق سبحانہ کے اور وجد ثمرہ اوراد طاعت کا ہی جس شخص کو
ورد طاعت کا زیادہ وجد بھی اسکا کامل زیادہ لیکن مراد وجد سے ثابت ہونا سلطان حقیقت کا ہی دل
مین اور یہ مرتبہ میسر نہین ہوتا مگر بعد دور ہونے صفات بشریت کے دل سے کہ وہ غفلت اور شہوت اور محبت
غیر حق کی ہی پس جسوقت ظہور سلطان حقیقت کے باقی رہنا صفات بشریت کا محال ہی یہی معنی قول
ابو الحسن نوری کا ہی کہ کہا بیس سال سے مین درمیان وجد کے ہون جسوقت کہ پروردگار اپنے کو
پاتا ہون دل اپنے کو گم دیکھتا ہون اور جب دل کو پاتا ہون پروردگار کو گم کرتا ہون ای عزیز
تواجد مبتدیونکو ہوتا ہی اور وجود منتہیونکو اور وجد متوسطونکو کیونکہ وجد درمیان ابتدا اور
انتہا کے ہوتا ہی ای عزیز غلبہ نام اس حال کا ہی کہ بندہ پر ظاہر ہوتا ہی اور باوجود اس حال
کے طاقت ملاحظہ اسباب اور رعایت آداب کی نہین رہتی کما قیل الغلبۃ حال تبدو للعبد
لا یمکن معہا ملاحظۃ السبب ولا مراعات الادب اور گاہ ہی ہوتا ہی کہ حال اسکا اس مرتبہ کو پہونچتا ہی
کہ کوئی شخص احوال سے اسکے خبر نہین رکھتا بلکہ حال سے اسکے انکار کرتا ہی اور وہ شخص اسحال
مین مشغول رہتا ہی پس جب غلبہ اسکا ساکن ہوجاتا ہی ساتھ اپنے رجوع کرتا ہی اور وہ چیز کہ
اسپر غالب آرہی ہی خوف ہی یا ہیبت یا جلال احیا روایت ہی کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
سینگی لگائی ابی طیبہ رضی اللہ عنہ اس خون کو پی گئے اگرچہ پینا اس خون کا شریعت مین منع

شکر پس رویت حق سبحانہ نے انکو تمیز کرنے سے درمیان آسانی اور دشواری اور فقر اور غنا
اور صبر اور شکر کے خارج کیا تھا لیکن ہوشیاری بعد سکر کے وہ ہی کہ بندہ تمیز کرے درمیان
لذت اور الم کے اور موافقت مین حق سبحانہ کے الم کو لذت پر اختیار کرے اور الم پہونچانے والے
سے لذت حاصل کرے نہ الم سے جیسا کہ بعضے بزرگون نے فرمایا اگر مجکو بلا مین مبتلا کرکے پارہ پارہ
کرلے تو دمبدم محبت تیری زیادہ ہوگی ابو دردا رضی اللہ عنہ نے کہا موت کو دوست
رکھتا ہون مین اشتیاقاً الی لقاء ربی اور بیماری کو دوست رکھتا ہون مین تکفیر الخطیتی اور
فقر کو دوست رکھتا ہون مین تواضعاً لربی روایت ہی کہ کسی صحابہ نے کہا کہ خوش ہین ہمکو
دو مگروہ ایک فقر دوسرا مرگ پس یہ حال تمام ہوتا ہی صاحب سکر سے کیونکہ صاحب سکر مکروہ
مین پڑتا ہی لاکن اُس سے الم نہین پاتا بلکہ غلبۂ شہودِ حق سبحانہ سے لذت اُٹھاتا ہی اور
سختی بسبب مشاہدہ کے سہل اور آسان ہوجاتی ہی لیکن وہ ہوشیاری کہ پیش از سکر کے ہی گاہی
ہوتا ہی کہ ناخوشی کو اوپر خوشی کے قبول کرتا ہی اور ناخوشی سے الم اور خوشی سے لذت پاتا ہی
پس وہ شخص اِس مقام مین موصوف ہوتا ہی ساتھ صفات صبر اور شکر کے نہ ساتھ صفات صحو
اور سکر کے کیونکہ یہ دو مقام صحو اور سکر کے مقام بے صفتی کے ہین پاک سے حق سبحانہ کی نہ ملک
سے بندہ کی بعضون نے کہا کہ مراد سکر سے اُٹھ جانا تمیز کا ہی درمیان احکامِ ظاہر اور باطن کے
بسبب پوشیدہ ہونے نورِ عقل کے شعاعون نورِ ذات مین بیان اِس سخن کا یہ ہی کہ اہل وجد
دو طائفہ ہین اوّل محبانِ ذات دوسرے محبانِ صفات پس وجد محبان ذات کا بسبب نورِ ذات کے ہی اور وجد
محبان صفات کا بسبب عالمِ صفات کے اور یہ وجد عالمِ صفات کا قوت نہین رکھتا اور اہل وجد ابتدا ار وجد مین
بسبب قوت اور غلبہ کے مغلوب سلطانِ حال کا ہوجاتا ہی اور نہ ساتھ افشا سے اسرار ربوبیت
کے دلیری نہین کرتا اور حالت سکر مین منفعت اور مضرت کی تمیز نہین رکھتا اور لذت اور
الم سے غائب ہوتا ہی فان غلباتِ وجود الحق یسقط عن العبد التمیز مین مایولم و یلذ پس
جو شخص کہ درمیان عزت اور ذلت اور جاہ اور سقوط کے تمیز رکھتا ہی حقیقت مین وہ محب نہین
والسکر من مقامات المحبین خاصۃ وقال ایضاً اذا کوشف العبد بنعت الجمال حصل السکر
وطاب الروح وہام القلب اور دعا فرماتے ہین اللھم لا تکلنا الی انفسنا وعلمنا سعا ملتنا ولا

ذکر کیا ہی کہ ایک درویش مکّہ معظمہ مین داخل ہوکر ایک سال مشاہدہ مین کعبہ کے بیٹھا نہ طعام کھایا نہ پانی پیا نہ سویا اور نہ طہارت کو گیا بسبب ہمت لگی کے مشاہدہ خانہ کعبہ کا غذائے تن اور مشرب جان اسکی ہو گئی تھی پس اگر مشاہدہ حق سبحانہ کا سر بندہ مین ہو جاوے اولیٰ تر یہ استغراق اور کمال اِس حالت کا واجب کریگا

دیگر ۵۸

قال عزوجل یا غوث الاعظم من لم یذق لبفناء الوالدین لمحبتی وفناء الولو ولود لی لم یجد لذت الوحدانیۃ والفردانیۃ فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم جس شخص نے کہ نپائی لذت فناء والدین کی واسطے محبت میری کی اور فناء اولاد کی واسطے مودت میرے کے نہین پائی اُستے لذت واحدانیت اور فردانیت کی یعنی لذت تنہائی اور یکتائی کی ای عزیز یہ اشارہ ہی طرف مرتبۂ ذات کے کہ فرد حقیقی حضرت حق سبحانہ ہے پس جبتک کہ تمام تعینیات اور قیود ذات سے نہ گذریگا مرتبۂ فردانیت کو نہ پہونچیگا ای عزیز شاید فناء والدین سے مراد یہ ہی کہ اسم اور رسم سے درگذرے اور ساتھ کسی چیز کے غیریت باقی نہ رہی تا ذوق فردانیت کا حاصل ہو یا مراد اُس سے دنیا ہی کہ تمام مرادات دین اور دنیا سے باز رہے تا فرد حقیقی ہو جاوے اور ذوق حقیقی منھہ دکھاوے کیونکہ پریشانی مرتبہ مین دوئی اور شعور کی ہی یا مراد اُسے مرتبۂ فنا کا ہی جب اِس مرتبہ کو پہونچا جمال بیقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام کا منھہ دکھاتا ہی یا مراد اُس سے یہ ہی کہ مرتبہ فردانیت کا مرتبۂ غوثیت اور قطبیت ہر دو سے بالاتر ہی جبتک کہ اِن ہر دو سے نہ گذریگا مرتبۂ فردانیت کو نہ پہونچیگا اور اِس درگذرنے کو مُسکر چاہتا ہی ای عزیز مُسکر نام اُس حالت کا ہی کہ سالک موافقت مین حق سبحانہ کی ایسا مستغرق ہو جاوے کہ درمیان خوشی اور ناخوشی اور سختی اور آسانی کے فرق اور تمیز نہ کرسکے کیونکہ غلبہ وجود حق سبحانہ کا اُسکو مقام تمیز لذت اور الم سے بسبب جذبۂ موافقت کے ساقط کرتا ہی مصراع آنچہ از تو آید خوش بود خواہی شفا خواہی الم + جیسا کہ بعضے روایات مین آیا ہی کہ حارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نزدیک میرے سنگ اور کلوخ اور زر اور نقرہ یکسان ہی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجکو کچھ خوف اور فکر نہین خواہ حالت فقر مین رہون خواہ حالت غنا مین کیونکہ فقر مین صبر ہی اور غنا مین

صاحب تمکین تھے کہ وہ درجۂ اعلیٰ پایا کہ حال معراج کا شہود ہے اور حال سے اپنے نہ پھرے ای عزیز تمکین دو قسم پر ہی ایک وہ کہ نسبت تمکین کی ساتھ معشوق اُنکے کے باقی الصفت ہو پس وہ شخص فانی الصفت ہوتا ہی اگر اُس شخص فانی الصفت کو نسبت فنا اور بقا اور وجود اور عدم کی کرنی درست نہوگی کیونکہ اِن اوصاف کو موصوف چاہتا ہی اور جبکہ موصوف مستغرق ہو حکم وصف کا اُس سے ساقط ہو جاتا ہی پس جبتک کہ سالک صفاتِ نفس اپنے سے نہ گذریگا ساتھ عالم صفاتِ حق کے نہ پہونچیگا پس اُسکو صاحب تلوین نکہین گے کیونکہ تلوین لسبب متواتر آنے احوال مختلفہ کے ہوتا ہی اور مقید صفات نفس کو صاحب حال نکہین گے پس تلوین ارباب قلوب کو ہوتا ہی کہ ابھی عالم صفات سے تجاوز نہ کیا ہو اور ساتھ ذات کے نہ پہونچا ہو کیونکہ صفات متعدد ہین اور تلوین اُسی ہوتا ہی کہ جس جا تعدد ہو پس ارباب کشفِ ذات مقام تلوین سے گذر کر مقام تمکین کو پہونچے ہین کیونکہ ذات مین لسبب وحدت کے تغیر نہین ہوتا اور خلاصی تلوین سے اُس شخص کو میسر ہوتی ہی کہ دل اُسکے نے مقام قلبی سے ساتھ مقام روحی کے عروج کیا ہو اور تحت تصرفات تعدد صفات سے باہر ہو کر سیدان قربِ ذات مین قرار پایا ہو پس جب قلب مقام قلبی سے ساتھ مقام روحی کے پہونچتا ہی نفس بھی مقام نفسی کو چھوڑ کر مقام قلبی مین آتا ہی اور یہ ممکن نہین کہ اسم اپنی بشریت کا باقی رہکر طبعیت سے تغیر بالکل اُٹھ جاوے ولیکن وہ تغیر صاحب تمکین مقام تمکین سے خارج نہین کرتا ای عزیز معنی غیبت کے یہ ہین کہ بندہ بالکل خواہشات اور لذات نفس سے غائب ہو کر ہرگز طرف اُسکے نظر اور التفات نہ کرے اور وہ خواہشات قائم ہوویں ساتھ اُسکے اور موجود ہوویں اُس سے ولیکن وہ شخص لسبب مشاہدہ حقوق بجانے ملاحظہ خواہشات کے غائب اور فانی ہو ای عزیز معنی شہود کے یہ ہین کہ جب چیز مین نظر کرے تو ساتھ حق کے کرے اور وہ چیز نظر مین نہ آوے یعنی جس شی مین کہ تصرف کرے تو لازم ہی کہ سر عبودیت اور فروتنی سے کرے نہ سر شہوت اور لذت نفسانی سے اور ایک غیبت دوسری ہی بلند زیادہ اُس سے کہ وہ غائب ہونا بندہ کا ہی فنا اور فانی سے لسبب شہود بقا اور باقی کے اور یہ شہود شہودِ غایبہ ہی نہ شہود عیان کا اور بعضے مشائخ فرماتے ہین کہ شہود وہ ہی کہ مشاہدہ حق کا تجھ پر ایسا غالب ہو کہ جس شی کو ما دون حق سے مشاہدہ کرے صغیر اور حقیر اور

لا احد غیرک طرفۃ عین ولا اقل من ذالک واجعلنا ممن تمسک بحبل فضلک ولعتمد فی جمیع مآرب علی جودک وکرمک وفی دینہ ودنیاہ علی طولک ولطفک یا ارحم الراحمین اے عزیز اہل تمکین وہ خاصان حق ہین کہ پابندی ہر دو جہان سے آزاد ہین اور حجاب پیش بصیرت سے انکی اٹھ گیا اور ساتھ کسی سبب کے اسباب سے تغیر اور ضعف باطن مین اور حال مین انکے راہ نہین پاتا اور کوئی چیز ممکنات سے سِر کو انکے مشاہدہ اور اشتغال محبوب سے باز نہین رکھتی اور ہمیشہ عین شہود احدیت مین رہتے ہین اور صحبت خلق کی اور مشاہدہ احوال خلق کا انمین اثر نہین کرتا اور صفت کو انکے تغیر نہین دیتا اے عزیز مراد تلوین سے پھرنا ایک حال سے طرف دوسرے حال کے ہی اس لیے اہل تلوین کو تلوینات احوال بہت ہوتا ہی اور فرق درمیان اہل تمکین اور اہل تلوین کے یہ ہی کہ اہل تمکین احوال باطنی پر اپنے غالب اور متصرف ہوتے ہین بخلاف اہل تلوین کے اور فرق درمیان مقام اور تمکین کے یہ ہی کہ مراد مقام سے قائم ہونا طالب کا ہی اوپر ادا کرنے حقوق مطلوب کے ساتھ نہایت اجتہاد اور صحت نیت کے اور مراد تمکین سے دفع کرنا تلوین کا ہی اور حال اور مقام منتہی مین نزدیک ہین اور اصل مراد تمکین سے یہ ہی کہ صاحب تمکین انتہا درجہ اور وجود اپنا بالکل حضرت حق کو سونپا ہو اور اندیشہ غیر کا دل سے باہر کیا ہو پس تمکین منتہون اور رسا انکا قائم ہوتا ہی محل کمال اور درجہ اعلی ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم صاحب تمکین تھے اگرچہ مکہ معظمہ سے قاب قوسین تک عین تجلی مین تھے لاکن حال سے اپنے نہ پھرے اور تغیر نہ پایا جیسا کہ پانی جبتک ندی مین ہی جاری رہتا ہی اور جب دریا مین پہونچا قرار پاتا ہی پس صحبت پانی ندی کی وہ شخص قبول کرتا ہی کہ اسکو خواہش جواہر کی ہو اور جبتک کہ بت بردار جان سے نہ ہوگا اور اپنے کو سرنگون نہ کریگا جوہر عزیز ہاتھ مین نہ آویگا اور جبتک کہ گذرتا مقامات سے اور قطع کرنا منازل کا نہ کریگا محل تمکین کو نہ پہونچیگا اور اثبات تلوین کا اس سے ساقط نہوگا ارشاد ہوا فاخلع نعلیک والق عصاک کیونکہ وہ نعلین اور عصا آلہ قطع کرنے مسافت کا ہی اور درگاہ حق سبحانہ مین مسافت نہین موسی علیہ السلام صاحب تلوین تھے کہ جب حق سبحانہ نے ایک نظر کوہ پہ تجلی فرمائی موسی بیہوش ہوگئے خر موسی صعقا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اور صحو متوسط مین گاہی حق کو دیکھتا ہی اور گاہی خلق کو اور انتہاءِ صحو مین بسبب حق کے محجوب
ہوتا ہی خلق سے اور جو شخص کہ محو ہو بعد صحو کے کہ یہ مقام نہایتِ سیر سالک کا ہی نہ حق
حجاب خلق کا ہوتا ہی نہ خلق حجاب حق کا پس سالک اول صحو مین تمام کثرت دیکھتا ہی و
کچھ نشان وحدت کا نہین اور محو مین بعد صحو کے تمام کثرت کو عین وحدت مین دیکھتا ہی
اور کچھ نشان کثرت کا نہین پس جب کسیکو کہ یہ حالت میسر نہین وہ ابھی ناقص ہی کیونکہ اگر
کثرت کو خلقیہ دیکھیگا نفی نہ کر سکیگا اور اگر وحدت حقیہ دیکھیگا اثبات نہ کر سکیگا اور اگر
کسی کو ان دو سے نفی کرے مشاہدہ مین خلل رکھتا ہی اور دیدۂ وحدت بین مین اُسکے
نقصان ہی پس کمال اُسمین ہی کہ سالک مین صفات بشریہ باقی نہ رہے ہون تا سبب
حجاب کا نہ ہو جاوے اور افعال اور صفات اور ذات سالک کے افعال اور صفات
اور ذاتِ حق مین بالکل فانی ہوا ہو پس جب دوگانگی عارضی اُٹھ جاے یگانگی اصلی باقی
رہتی ہی اور جب وجود ذات وہمی اور خیالی تحت مین نور عظمت ذات کے پوشیدہ ہو جاوے
بجز ذات کے باقی نہین رہتا اے عزیز ممکن اور جائز ہی کہ دوستی حق سبحانہ کی دل پر بندہ کے
سلطنت ظاہر کرے اور بسبب غلبہ اور زیادہ ہو جانے اس دوستی کے عقل اور طبیعت
برداشت سے اُسکے عاجز آکر کام اُسکا کسب سے اُسکے ساقط ہو جاوے اس درجہ کو جمع کہتے ہین
اور مراد تفرقہ سے مکاسب ہی اور مراد جمع سے مواہب یعنی مجاہدہ اور مشاہدہ پس عزت
بندہ کی اُسمین ہی کہ افعال اپنے افعال حق مین مستغرق پاوے اور وجود اپنا بذات
حق مین منفی دیکھے اور قیام اُسکا ساتھ حق کے اور اضافت فعل اُسکے کی طرف حق کے ہو
اور نسبت کسب اپنے سے خلاص پاکر مرتبۂ بی یبصر وبی یسمع کو پہونچا ہوا اے عزیز جب بندہ
ساتھ مجاہدہ اپنے کے تقرب حق سبحانہ کا طلب کرتا ہی حق سبحانہ اُسکو ساتھ دوستی اپنی کے
پہونچاتا ہی اور ہستی کو اُسکی ہستی مین اپنی فانی کرتا ہی اور نسبت اُسکی افعال سے اُسکے
دور کرتا ہی اور کسب اُسکا ذکر سے اُسکے فنا ہو جاتا ہی یہانتک کہ ذکر حق سبحانہ کا سلطان ذکر
اُسکا ہو جاتا ہی اور نسبت آدمیت کی ذکر سے اُسکے منقطع ہو جاتی ہی اور ذکر اُسکا
عین ذکر حق ہو جاتا ہی یہانتک کہ غلبۂ حال مین مانند بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے سبحانی

معدوم الصفت ہاے جیسا کہ کہا ہی الا کل شئی ماخلا اللہ باطل موسیٰ علیہ السلام کو لسبب شہود حق کے
وجود ساحری کا نظر مین اُنکے ناچیز دکھا اور اسکو کالعدم جانا پس یہ کمال لسبب صحت حال کے
تھا ساتھ حق کے

دیگر ۵۹

قال عزوجل یا غوث الاعظم اذا اردت ان تنظر الی فی محل فاختر قلباً حزناً خاشعاً فارغاً عن
سوائی فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم جبکہ ارادہ کرے تو نظر کرنے کا طرف میرے کسی
محل مین پس اختیار کر تو دل غمگین اور خاشع کو کہ وہ فارغ ہو غیر سے میرے اے عزیز
جب طالب صادق اور محب واثق ارادہ دیکھنے جمال محبوب کا کرے پس لازم ہی اُسکو
کہ صحبت ایسے اہل دل کی طلب اور اختیار کرے کہ دل اُسکا خوشی سے ہر دو جہان کی
فارغ ہووے اور ہر طرح سے غیریت کو قطع کیا ہو اور ساتھ جمال دوست کے آرام پایا ہو
پس جب تو ایسے دل مین نظر کریگا سواے جمال حضرت حق کے نہ دیکھیگا صحبت اور خدمت
اُنکی قبول کر اور منظور نظر اُنکا ہوجا اور دل مین اُنکے مقبولیت پیدا کر اور ساتھ صفات
اُنکے موصوف ہوجا اور ذات کو اپنی ذات مین اُنکی اور صفات کو اپنی صفات مین اُنکے محو کر
تا دل اپنا دل اُنکا اور سر اپنا سر اُنکا ہوجاوے پس ایسے دل مین جمال دوست کا عیان
ہوتا ہی پس اُس اہل کو مرتبہ صحو اور جمع کا حاصل ہوتا ہی اے عزیز صحو وہ ہی کہ بندہ کو ایسا
وجود باقی عطا کرتے ہین کہ لمعان انوار ذات سے پراگندہ نہین ہوتا اور عقل کہ رابطہ
تمیز کی ہی معاودت کرتی ہی اور پاک کرنے والی ہوتی ہی آلودگی حادث سے اور باقی
رہتی ہی ساتھ بقا حق کے اور برزخ ہوجاتی ہی درمیان روح اور نفس کے تا ایک دوسرے
پر غالب نہ کرے اور حکم جمعیت کو ساتھ عالم روح کے رجوع کرے اور حکم تفرقہ کو طرف عالم
نفس کے رد کرے اور تہذیب اقوال اور ترتیب افعال اور نگاہ رکھنے آداب اور پوشیدہ
کرنے اسرار کے کوشش کرے اسی طور کہ کسی وجہ آفت سے زوال پذیر نہو قال الجنید

قدس سرہ الصحو عبارۃ عن صحۃ الحال مع اللہ سبحانہ ولا یدخل تحت صفۃ العبد واکتسابہ ای عزیز
اعتبار صحو مین سالک مشاہدہ کثرت کا کرتا ہی اور لسبب خلق کے محجوب ہوتا ہی حق سے

قوی تر ہی معذور سے امام عالم عارف ربانی ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی نے کہا
کہ اول درجہ جمع اور تفرقہ کا وہ ہی کہ تمام حواس اور اندام بندہ کے ولایت دین اور
خانہ مسلمانی اور حجرہ تقویٰ مین قائم اور جائے قرار ہوا ہوتا و خلاف اور حقوق دین مین
جمع ہووے اور اگر ایک ان حواس سے برخلاف دین اور خلاف امر و رضی اور طاعت
کتاب اور سنت کے ہو دین مین تفرقہ لازم ہوتا ہی درجہ دوسرا جمع اور تفرقہ کا وہ ہی
کہ یہ حواس اور اعضا اگرچہ محرمات سے مقام مین جمع کے پرہیز کرتے ہین لاکن خواہشات
مین حلال کی عین تفرقہ مین ہین کیونکہ خواہشات حلال کی جب بمقدار ضرورت اور
حاجت پرورش تن سے زیادہ ہو جاوے وہ نفس پرستی ہی اور نفس پرستی تمام کدورت
اور وحشت اور ظلمت دل سے ہوتی ہی پس گرفتار ہوتا خواہشات حلال مین جائز ہی
شریعت مین اور تفرقہ ہی عالم دل مین کیونکہ جب دل ایک ہی اور وادی خواہشات کے
بے نہایت جب دل ان وادیون مین متفرق اور پراگندہ ہو جاوے طاعت حق سبحانہ مین
کب جمع ہوگا اور جب جمع ہو جاوے عبادت اور طاعت پروردگار کی قرۃ عین اسکی ہو جاتی ہی
اور گرفتار اسکا ہو جاتا ہی پس اسیا تفرقہ گرفتاری خواہشات حلال کا جا گرفتاری مین
خدمت اور طاعت کے ہو جاتا ہی درجہ تیسرا جمع اور تفرقہ کا وہ ہی کہ جب طاعت حق سبحانہ کی
مشرب اور مذہب اسکا ہو جاوے چنانچہ ابتدا مین دوکان کسب کی واسطے معاملہ تجارت
کے آباد رکھتا تھا اور اب دوکان سوز و نیاز کی بقدر طاعت کے آباد رکھتا ہی یہ مرتبہ جمع
کا ہی لاکن تفرقہ اس درجہ مین وہ ہی کہ ساتھ تن کے خدمت کرتا ہی اور ساتھ دل کے غائب
اور چشم سے دیکھتا ہی اور اندیشہ ہر جا جاتا ہی اور ساتھ زبان کے عذر کرتا ہی اور طبعیت غیر حاضر
پس اس تفرقہ سے اسوقت عالم جمع مین پہونچیگا کہ دل تمام خواہشون سے روگردان ہوکر ارادہ
مین حق سبحانہ کے قرار پاوے اور خدمت مین قائم پس اس صورت مین جسقدر گرم تر اور
خستہ تر اور مقام مین طلب کے تیز تر اور ادا کرنے مین طاعت کے حریص تر اور صفت جمع
مین درست تر اسیقدر قید تفرقہ سے آزاد تر ہوگا درجہ چوتھا جمع اور تفرقہ کا وہ ہی کہ دل اور
تن اگرچہ تمام طاعت مین ہو جاوین یہانتک کہ خدمت مین کسی طرح کی شرکت ہو اور

ما اعظم شانی لکھتا ہی بیت خواہی کہ بیابی دوست خود را گم کن کہمین گم شدن از برائے آن یافتن است، ای عزیز جمع نزدیک صوفیہ کے جمع ہمت کو کہتے ہین اور وہ ایسا ہی کہ تمام فکرین اسکی دور ہوکر ایک فکر ہوجاوے جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی من جعل الہموم ہما واحدا ہم المعاد کفاہ اللہ سائر ہموسہ ومن تشعبت بہ الہموم لم یبال اللہ فی ای اودیتہا ہلک یہ حال پیدا ہونے کو ریاضت اور مجاہدہ چاہتا ہی پس مراد اس طائفہ کی جمع ہمت سے وہ ہی کہ ہموم اسکے متفرق نہ ہوجاوین تا وہ انکو ساتھ تکلف کے جمع کرے بلکہ خود مجتمع ہوجاوین اور بندہ تمام واسطے ذات حق کے ہوجاوے کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ جمع کیا ہی کہا کہ تمام اسرار کو جمع کرے تو کیونکہ تجکو بجز حق سبحانہ کے چارہ نہین اور تمام اپنے کو عبودیت اور عبادت مین اسکے مغلوب کرے تو کیونکہ اسکو شبہ اور ضد نہین دوسرے بزرگ سے کسی نے سوال کیا کہ جمع کسکو کہتے ہین جواب دیا کہ حق سبحانہ بندہ کو ساتھ اپنے جمع کرے یہانتک کہ بندہ ساتھ عاجزی اور قصور اپنے کے شناسا ہوجاوے اور ساتھ بیچارگی اور ضعف اپنے کے اقرار کرے اور پراگندہ درست فرق کرتا ہی حق سبحانہ اپنے سے اس بندہ کو کہ وہ ساتھ افعال اور اعمال اپنے کے حق کو طلب کرے پس حق کو ساتھ اسباب کے طلب کرنا پراگندگی ہی اور مشاہدہ کرنا حضرت حق کا ہر ذرہ مین موجب حصول جمع اور جمعیت کا ہی جیسا کہ کہا ہی مانظرت فی شیئی الا ورایت اللہ فیہ پس تفرقہ وہ ہی کہ بندہ بسبب اعمال و افعال اپنے کے تقرب حق سبحانہ کا طلب کرے اور یہ عین پراگندگی ہی اور جمع وہ ہی کہ قریب اور نزدیک کرنے والا بندونکا سوائے حضرت حق کے نہ دیکھے اور نہ جانے اہل معرفت فرماتے ہین کہ جمع دو قسم پر ہی ایک جمع سلامت دوسرا جمع مکسر جمع سلامت وہ ہی کہ حق سبحانہ غلبہ حال اور قوت وجد اور نہایت شوق بندہ مین حافظ اور نگہبان بندہ کا ہو اور حکم اپنا ظاہر پر بندہ کے جاری کرے اور اسکو ادا کرنے پر حکم اور مجاہدہ کے آراستہ اور نگاہ رکھے مانند بایزید بسطامی اور ابوبکر شبلی اور ابوالحسن خضری اور سوا انکے اکثر مشائخ سے کہ ہمیشہ مغلوب رہتے اور جب وقت نماز کا آتا ساتھ حال اپنے کے آکر نماز سے فارغ ہوکر پھر مغلوب ہوجاتے اور جمع مکسر وہ ہی کہ بندہ حکم مین حق سبحانہ کے دیوانہ ہوجاوے پس ایک ان دو سے معذور اور دوسرا مشکور ہوتا ہی لاکن زمانہ مشکور کا

فقلت یارب ما علم العلم قال یا غوث الاعظم علم العلم ہو الجہل عن العلم پس عرض کیا مین نے
ای پروردگار کیا چیز ہی علم العلم فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم علم سے جاہل اور نادان
ہونے کو علم العلم کہتے ہین ای عزیز سر تمام دانایوں کا اپنے کو نادان بنانا ہی اور جبتک
کہ طالب اپنے کو نادان نہ کریگا ہاتھ سے مخلوق کے اور وسوسہ سے نفس کے خلاص نہوگا
لایکمل ایمان المرء حتی یقال انہ مجنون بیت دلا مجنون صفت خود را خلاص از قید
عالم کن * رہ صحرا و محنت گیر و در بادیہ غم کن * اور بوقت استقبال ذکر کے اور
استغراق فکر کے عالم علم کو لپنے فراموش کرتا ہی اور مانند جاہل کے ہوجاتا ہی مصرع
آشنا کہ خوانرہ بودم از یاد بر فت الا حدیث دوست * حاصل ہوتا ہی اور جمال لا یزال
جلوہ دکھاتا ہی ای عزیز علم اور کشف اور نور اور شہود یہ چار صفت ہین اگرچہ حقیقت مین
ایک ہی لاکن مرتبہ مین احدیت کے کوئی صفت ظاہر نہین ہوتی کیونکہ مرتبہ احدیت کا
جہل مطلق ہی پس جب احدیت سے طرف واحدیت کے تنزل کرے یہ صفات ظہور
فرماتے ہین اور حجاب چہرہ ذات کے ہوجاتے ہین اسی واسطے فرمایا ہی کہ الذات تحجب بالصفات
والصفات تحجب بالاسماء والاسماء تحجب بالافعال پس یہی علم لیس ہی کہ اللہ ولا سواہ
ای عزیز جبتک کہ سالک پر تجلیات حق کے وارد ہونگے معرفت اس علم کی محال ہی
بعضے کبار مشائخ نے بیان مین تجلی حق کے فرمایا علامۃ تجلی الحق سبحانہ علی الاسرار ان
لا یشہد السر ما یتسلط علیہ التعبیر او یحویہ الفہم فمن عبر او فہم فہو خاطر استدلال لا ناظر اجلال
بعضون نے کہا کہ تجلی چار قسم ہی صوری اور نوری اور معنوی اور ذوقی پس تجلی
صوری کہ وہ نام آثار کا ہی یکون فی صور جمیع الممکنات مفرداتہا ومولفاتہا وہم کیا تہا
یحکم علی صورۃ صاحب التجلی وبخشش علیہ من قولہ سبحانی ما اعظم شانی وانا الحق ولیس فی
جبتی سوی اللہ ویخشی علیہ ان یقع فی غمرات التشبیہ فی الاول والاتحاد فی الاخر ودوم
تجلی نوری کہ وہ نام افعال کا ہی ویخشی علی صاحب التجلی وقوعہ فی فنا فی الحلول
والاتحاد تیسرے تجلی معنوی کہ وہ نام صفات کا ہی ویخشی علی صاحب التجلی وقوعہ فی
ورطات الانکار للکتاب والسنۃ چوتھے تجلی ذوقی کہ وہ نام ذات کا ہی وہو منزہ

ہوس سے باقی نہ رہے اگرچہ یہ جمع ہے لیکن تفرقہ ہے اُس سبب سے کہ نظر صادقون اور مخلصون کی طاعت پر نہین کیونکہ ناظر طاعت اور خدمت کا ہونا عین متفرق ہوتا ہے دیکھنے سے جمال توفیق طاعت اور خدمت کے اگرچہ خدمت اور طاعت کرنا نیک ہے لیکن ساتھ اُسکے مشغول ہونا نامناسب ہے کیونکہ تکبر عابد و زاہد کا اسی نظر سے پیدا ہوا ہے کہ سونکو گناہ ظاہر مین دیکھکر ساتھ حقارت کے نظر کی اور اپنے کو بسبب چند رکعت نماز کے بزرگ جانا ہے پس عارفان جو کچھ کہ بظاہر دیکھتے ہین بچشم شفقت اور رحمت اور ساتھ دیدہ قضا اور قدر کے نظر کرتے ہین اور جائز نہین رکھتے اپنے کو کسی امر مین عابدون پر سبقت لیجاوین اور مقصود اس سخن سے ساقط ہونا امر معروف اور نہی منکر کا نہین بلکہ عارف جو کچھ کہ ناشروع ہو علامت قہر و جلال حق کی دیکھتا ہے اور جو کچھ کہ مشروع اور پسندیدہ ہو علامت لطف اور جمال حق کی دیکھتا ہے اور رکھتا ہے اعوذ برضاک من سخطک اور مطیع کہ نظر طاعتون پر اپنی رکھتا ہے غافل ہے دیدار توفیق سے اور تفرقہ مین ہے جبتک کہ دیدہ سر اور جان اور دل کا طاعت سے بند نہ کریگا ساتھ توفیق حق سبحانہ کے مستغرق اور مستہلک نہوگا اور ہاتھ سے تفرقہ کے نجات نہ پائیگا پس جسقدر کہ دیدار توفیق کی زیادہ ہوگی اُسی قدر جمعیت بھی زیادہ ہوگی اور جسقدر جمعیت زیادہ ہوگی اُسیقدر انکسار اور افتقار اور عاجزی بھی زیادہ اور جسقدر انکسار اور افتقار زیادہ ہوگا اُسیقدر ارتفاع اور اعتلا درگاہ حق سبحانہ مین زیادہ اور جسقدر ارتفاع اور اعتلا زیادہ ہوگا [illegible] بھی زیادہ ہوتا ہے درجہ پانچوان جمع اور تفرقہ کا وہ ہے کہ اگرچہ بندہ نظارہ بینی توفیق کے جمع ہوا ہو لیکن جب محل مین طمع اور عوض اور ثواب کے ہو تفرقہ مین ہے اگرچہ حق سبحانہ خداوند اور پادشاہ حقیقی ہے خدمت اُسکی ضائع نہ کرکے خلعت اور بخشش سے محروم نہ کریگا لیکن نسبت کرنی اُنکی نادانی اور کم ہمتی ہے پس دولت جمعیت کی اُسوقت حاصل ہوگی کہ خواہش عوض اور ثواب کی دل سے پاک کرے اور طلب مزدوری کی فکر خاطر سے بالکل دور کرے تا تفرقہ سے خلاص پاکر ساتھ جمعیت کے آراستہ ہووے ولِلہ الامر من قبل ومن بعد

دیگر ۶

ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین پس دیدار حق سبحانہ کا آخرت مین انبیاء دوسرونکو مانند رسول
ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوگا لایشارک فیہ غیرہ اے عزیز وہ اختلاف کیا ہی اس امر مین
کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج حق سبحانہ کو دیکھا یا نہین یہ ہی کہ عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا نے کہا کہ ساتھ چشم سر کے نہین دیکھا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
کہ چشم سر سے دیکھا قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا رای ربہ عز وجل بقلبہ ولم یرہ بعینہ وہکذا قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایت ربی بقلبی وما رایتہ بعینی وبہ تاخذ وقال ابن عباس رضی اللہ
عنہ رای ربہ بعینہ وقال کعب رضی اللہ عنہ ان اللہ تعالی قسم کلامہ ورؤیتہ بین محمد وموسی
علیہما السلام فکلم مع موسی مرتین وراہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرتین وما زاد علی ہذا درمیان
اس دو روایت کے کچھ تناقض نہین کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چند بار اتفاق معراج
کا ہوا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس معراج کی خبر دی کہ مدینہ طیبہ مین اوپر فرش کے وسط حال
مین ہوئی تھی یا ساتھ عین الیقین کے مشاہدہ ہو کر ساتھ حق الیقین کے پہونچے تھے اور
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس معراج کی حکایت فرمائی کہ مکہ معظمہ مین بابتدار
حال تجلی صوری مین اتفاق ہوا تھا پس ہر ایک اختلاف مقام مین اپنے موافق نص
ہی قولہ تعالی لاتدرکہ الابصار فی التجلیات المعنویۃ والذوقیۃ وقولہ تعالی وجوہ یومئذ
ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ وقولہ علیہ السلام رایت ربی فی احسن صورۃ فی التجلیات الصوریۃ والنوریۃ
کما قال مجیبا لعائشۃ رضی اللہ عنہا حین سالتہ عن مشاہدۃ الحق سبحانہ فی الصورۃ فقال لا بل
اری نورا اور دوسری احادیث شریف مین آیا ہی کہ اسمین اتفاق شیخین کا ہی کہ روز قیامت حق
سبحانہ اہل عرصات پر تجلی کر کے فرمائیگا کہ مین خدا ہون تمہارا کہینگے ما انت ربنا ولست ربنا
ولکن منتظرون فیحول اللہ الی صورۃ یعرفونہ فیہا فیقال المومنون انت ربنا وسجدوا لہ واذا
اراد ان یسجد اجعل ظہرہ طبقا یہ تجلی بھی صورت مین ہوگی ورنہ حق سبحانہ منزہ ہی صورت
سے اور ممکن نہین ہی دیدار ذات حق سبحانہ کا اور واجب ہی کہ جو کچھ آوے ہمارا وہم اور فہم اور عقل
اور گمان مین آوے اس سے واجب الوجود کو پاک اور منزہ جانے کیونکہ یہ تمام محدث ہی اور حق قدیم ہی
اے عزیز تجلیات صوری مین بہت امور عجائب اور غرائب واقع ہوئے ہین اور یہ درجہ

عن المعنی والنور والصورۃ وعما فیہ من المغالطۃ وتمیز الحیرۃ المحمودۃ کما اشار الیہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم فی دعائہ اللہم زدنی فیک تحیراً وتحیری علی لسان صاحب تلک الحالۃ کثیراً فی البدایۃ یا دلیل المتحیرین ولا یوجد الصوریۃ والنوریۃ والمعنویۃ من غیر ان یصحبہا الذوق فلا یظن ظان انہا ہی الذوقیۃ لئلا یحرم عن الکمال فعن ہذا اذا انکشف علی اہل الحقائق اسرار الامور علی ما ہی علیہ نظروا الی الالفاظ الواردۃ فی الشرع فما وافق ما شاہدوہ قرروہ وما خالف اولوہ فینبغی ان الذوقیۃ المخصوصۃ بالتجلی الذاتی منزہۃ عن جمیعہا فمن لم یکن لہ شیخ ینبغی ان یقول بعد الافاقۃ عن تلک الحالۃ یا مصور الصورۃ ویا منور النور ویا ملقی المعنی ویا مذیق الذوق انت منزہ عن جمیع ما لا یلیق بکمال وحدتک وقدسک وانا موقن بان مرادک من الارائۃ والتجلیات تربیتی ایاناً ترجمہ

میں عوارف کے مذکور ہی کہ مقامات سلوک میں اول تجلی کہ سالک پر وارد ہوتی ہی تجلی افعال ہی بعد اسکے تجلی صفات بعد اسکے تجلی ذات کیونکہ افعال خلق کے نزدیک زیادہ صفات سے ہین اور صفات نزدیک زیادہ ذات سے پس شہود تجلی افعال کو محاضرہ کہتے ہین اور شہود تجلی صفات کو مکاشفہ اور شہود تجلی ذات کو مشاہدہ پس مشاہدہ حال ارواح کا ہی اور مکاشفہ حال اسرار کا اور محاضرہ حال قلوب کا مشاہدہ اس شخص سے درست ہوتا ہی کہ ساتھ وجود شہود کے قائم ہو نہ ساتھ اپنے پس جبتک کہ شاہد مشہود مین فانی اور ساتھ اسکے باقی ہو گا مشاہدہ نہ کر سکے گا کیونکہ حادث کو طاقت مشاہدہ نور قدیم کی نہین آی عزیز معلوم کر کہ جو فیضان حق سے بندہ کو پہونچتا ہی محض لطف اور عنایت اسکی ہی نہ بسبب کسب اور استعداد بندہ کے اور جس فیضان کو کہ استعداد بندہ کی قبول کرتی ہی عین بخشش اور عطا حق سبحانہ کا سمجھ کہتے ہین کہ دل دنیا مین حق سبحانہ کو ایسا دیکھتا ہی جیسا کہ چشم آخرت مین کما قال عمر رضی اللہ عنہ رایت ربی بعین قلبی لیکن تفاوت رتبہ مین عبودیت اور منزلون مین قرب کے ہی عوام آخرت مین حق سبحانہ کو ایسا دیکھین گے جیسا کہ اولیا دنیا مین دیکھتے ہین اور اولیا آخرت مین ایسا دیکھین گے جیسا انبیا دنیا مین اور انبیا آخرت مین ایسا دیکھین گے جیسا کہ پیغمبر

بسبب قصور مجاہدہ کے یہ امر ہو سکے مطابق حدیث شریف کے رأیت ربی نورا حضرت عزت کو
اوپر صفت نور کے انتہا کی برابر بصیرت کے رکھے اور بعضے کہتے ہین کہ بعد معطل کر دینے
قوائے جزئیہ ظاہرہ اور باطنہ کے تصرفات مختلفہ سے اور بعد فارغ کر دینے کے ہر علم اور
عمل اور اعتقاد بلکہ کل ماسوی المطلوب سے توجہ طرف حضرت حق کے کرے اس وجہ سے
کہ وہی ہی حقیقت مین اور نہ مقید کرے ساتھ تنزیہ اور تشبیہ کے بلکہ توجہ مطلق مجمل سے لائق
صفت کہ قابل تمام صورتون اور شکلون کے ہی یا اس وجہ پر کہ حق سبحانہ نے اپنے سے خبر دی
کل یوم ہو فی شان کہ جس صورت مین چاہی اپنے کو ظاہر کرے اور اگر چاہی تمامی ون سے
منزہ رہی کہ کسی طرح کی صورت اور اسم اور رسم کی نسبت ہو سکے اور اگر چاہے تمام احکام
اسمار اور صفات کے اُس پر صادق آوین با این ہمہ ذات اُسکی پاک اور منزہ رہی اُس چیز سے
کہ لائق عظمت اور جلال اُسکے ہو پس ہمیشہ اس امر کو روبروے بصیرت اپنی کے رکھے اور
نہ دیکھے از روے حقیقت کے وجود مطلق اور وجود مقید ہر دو کو مگر ایک وجود اور اطلاق
اور تقیید کو نسبت اور اعتبارات سے اُسکے جانے شک نہین کہ یہ ملاحظہ اُسکو حلاوت عظیم
اور ذوق تمام بخشیگا شیخ نجم الدین کبری نے رسالۂ فواتح الجمال مین فرمایا کہ نفوس مین حیوانات
کے ہمیشہ ذکر جاری ہی کیونکہ وقت آنے اور جانے دم کے حرف ہا کا نکلتا ہی بے اختیار اور
وہ اشارہ ساتھ غیب ہویت کے ہی اور یہی حرف ہا کا اسم اللہ مین ہی پس طالب عقلمند کو
لازم ہی کہ وقت کہنے اور نکلنے اس حرف کے ہویت ذات حق سبحانہ کا لحاظ رکھے اور وقت
خارج ہونے اور داخل ہوتے دم کے واقف اور خبردار رہی تا نسبت مین حضور مع اللہ کے
نقصان واقع نہو یہان تک کہ یہ تصور دل مین قائم ہو جاوے خواہ خیال کرین یا نہ کرین
اور اگر ساتھ تکلف کے دور کرین نہو سکے ای عزیز اخص صوفیہ آدمی کو ساتھ عالم کے وزن
کیا ہی جو چیز کہ عالم مین تھی تمام آدم مین جمع پائی اور مقام ہیات اجتماعی کا کہ آدم مین تھا
عالم مین نہ دیکھا کہ اُسکو مقام انسانیت کہتے ہین کہ وہ آئینہ تجلیات جمالی اور جلالی حق سبحانہ
کا ہی یعنی آدمی مین وہ قوت رکھی ہی کہ بسبب اُس قوت کے فنا فی اللہ مین ادراک تجلی حق
سبحانہ کا کرتا ہی اور طرف حق کے رجوع ہو کر نیست ہوتا ہی پھر حق سبحانہ اُس بندہ کو ساتھ

بزرگ ہی کہ اکثر سالکان جو محفوظ ولایت شیخ کامل کے نہین ہوئے ہین ورطۂ حلول اور
اتحاد مین گر کر ہلاک ہوئے ہین اور شیطان علیہ اللعنہ اس حدیث شریف مین کہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم سے منقول ہی کہ ان اللہ تعالیٰ خلق آدم علیٰ صورتہ او علیٰ صورۃ الرحمن عقل سالک
صاحب مشاہدہ کی چورا تا ہی اور جب سالک نے کہ رابطہ دل کا ساتھ ولایت شیخ کامل کے مضبوط
کیا ہو وہ اس مقام سے گذرتا ہی اور اُسپر روشن ہوتا ہی کہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اس مثال سے وہ ہی کہ ظہور خلق کا اور جاری ہونا حکم الٰہی کا عالم خاص مین کہ وہ وجود انسان
کا ہی مانند جاری ہونے امر روح انسانی کے ہی کیونکہ آدمی مظہر تمام صفات حق کا ہی اور غیر
آدمی کو یہ مرتبہ میسر نہین اور متصف ساتھ صفات ذات کے اور مظہر اتم حضرت حق کا انسان
کامل ہی شیخ روزبہان شیرازی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب کشف الاسرار مین نقل اپنی ایسی بیان
فرمائی ہی کہ ایک روز حالت غلبۂ سکر مین حق سبحانہ نے صورت مین ترکی کی قبا لبستہ کلاہ کج سر پر
مجھ پر تجلی کی مین نے دست اتیاد اس جلال پر اسکے مار کر کہا کہ قسم ہی حق وحدانیت ذاتیہ
تیرے کی کہ تجکو ایسا پہچانتا ہون کہ اگر ہزار صورت سے آوے اور ہزار لباس عزت مین جلوہ
فرماوے تو سرِ مو معرفت سے تیری تغیر ہو گا اور ہاتھ اتیاد اس سے تیرے جبتک اُٹھاؤنگا
کہ ساتھ تجلی اجلی اور کشف اعظم کے اوپر میرے متجلی اور منکشف ہو گا تو ایک مرتبہ اُس
حالت مین روزبہان نہ رہا اور نیست اور نابود ہوا کیونکہ حق سبحانہ بے نیاز اور قدیم اور
لامکان اور بے مثل اور بے مانند ہی اور بندہ حادث اور مکانی اور مقید ساتھ جہت کے ہی
اسی سبب سے کہتے ہین کہ دیدار دنیا مین ساتھ چشم سر کے ممکن نہین نہایت محال ہی لاکن چشم
دل سے اُسوقت ممکن ہی کہ دل اُسکا اوصاف ذمیمہ سے باہر آوے اور مقام مین سوتو اقبل
ان تموتوا کے پہونچے اور ساتھ حیات قرب کے زندہ ہوا ہووے پس جسوقت آئینہ دل کا
مقابل آفتاب جمال لایزال کے ہو عکس اُسکا آئینہ مین دل کے چمکتا ہی سالک بجود ہو کر
ساتھ اُس جمال کے بنیا ہوتا ہی بعضے فرماتے ہین کہ ایک قسم اعلیٰ توجہ سے یہ ہی کہ طالب متوجہ
ملاحظۂ حضرت عزت کے مجرد لباس حرف اور آواز اور عربی اور فارسی سے ہو کر سمت توجہ کا
اپنے کو بناوے اور ملابسات حوادث جسم اور عرض و جوہر سے اپنے کو پاک رکھے اور اگر

ناظرۃ الیٰ ربّہا ناظرہ لیکن تجلیؔ دوسری کہ وہ تجلی صفات ہی یعنی حق سبحانہ ساتھ صفتِ قدرت کے بندہ پر تجلی کرتا ہی تا بندہ غیر حق سے نہ خوف کرے اور اِسیقدر ساتھ صفت کفایت کے اُسپر تجلی کرتا ہی تا امید غیر حق سے منقطع کرے لیکن تجلی تیسری کہ وہ حکم ذات ہی آخرت مین ہوگی بعضونکو عذاب الیم اور بعضونکو جنت مقیم فریقٌ فی الجنۃ وفریقٌ فی السعیر بعضے بزرگون نے فرمایا کہ علامت تجلی حق کی وہ ہی کہ سر جس چیز کا مشاہدہ کرے وہ چیز بیان مین نہ آوے اور فہم اُسکو احاطہ نہ کرسکے پس جو چیز کہ بیان اور فہم مین آوے معلوم ہوا کہ اُسکو ساتھ فکر اور عقل کے دریافت کیا نہ ساتھ کشف اور مشاہدہ کے کیونکہ جو چیز کہ ساتھ کشف اور مشاہدہ کے حاصل ہوتی ہی بیان اُسکا ممکن نہین ہوتا کسواسطے کہ بندہ کو مقام مشاہدہ مین نظر اوپر تعظیم اور ہیبت حق کے ہوتی ہی اور وہ مشاہدہ ہیبت اور عظمت کا اُسکو ضبطِ مشاہدہ اور کشف اور بیان سے اُسکے فانی اور محو کردیتا ہی بلکہ اپنے وجود سے اُسکو خبر نہین رہتی اور اُسکو نہ اسم رہتا ہی نہ اشارہ نہ فہم نہ عبارت بیت

تو در کنارِ من آے ومن از میان بردم ٭ کہ ہر کجا کہ درآمد یقین گمان برخاست ۔ بیت

با خودم دل تختہ و دور از برش ٭ بیخودم پیوستہ ہم زانوی او ٭ اے عزیز جدائی اور دوری تیری شہودِ حضرتِ حق سے بسبب رجوع کرنے طرف اوصاف بشری اپنے کے ہی پس یہ رجوع کرنا مرتبہ جمع اور شہود سے غائب کرتا ہی اے عزیز حالتِ وصل وہ ہی کہ حق سُبحانہ متصرف افعال تیرے کا ہو جیسا کہ فرمایا وما رمیت اذ رمیت ولکنّ اللہ رمیٰ لیکن مقام علم مین کہ حق سُبحانہ متصرف بندہ کا ہی اور بندہ ساتھ اُسکے متصرف اِس صورت مین عابدی اور معبودی اور خداوندی اور بندگی ثابت ہوتی ہی بعضے فرماتے ہین کہ تجلی اُٹھ جانا حجاب بشریت کا ہی نہ اِس وجہ پر کہ تلون ذات حق مین ظاہر ہوا اور معنیٰ رفع بشریت کے یہ ہین کہ قیوم اور نگاہ رکھنے والا بندہ کا تحت مین اُس موارد کے کہ غیب سے ظاہر ہوتا ہی بجز حق سبحانہ کے نہو کیونکہ بشریت کو تحمل اور برداشت احوال غیب کی نہین ہوتی اے عزیز استتار اُسکو کہتے ہین کہ بشریت درمیان بندہ اور درمیان شہود غیب کے حائل ہوجاوے اور استتار بعد تجلی کے ایسا ہوتا ہی کہ غیر حق تجھسے پوشیدہ ہو اِسطور کہ نظر تیری اُسپر

ہستی کے ہست کرتا ہی پس اسحال مین توحید صرف بندہ سے درست ہوتی ہی اور کمالِ
توحید کا پیدا ہوتا ہی پس بندہ کو ایسا علم ظاہر ہوتا ہی کہ خارج ہوتا ہی خیال اور گمان سے اور
خلق کو ساتھ حق کے ہست دیکھتا ہی اور حق کو خلق سے یگانہ اور اسکو خلق حجاب حق کا
نہین ہوتا اور شاہد اور مشہود حق کو جانتا ہی اور دیکھتا ہی پس دنیا مین بجز آدمی کے غیر کو
یہ حالت اور قوت اور مرتبہ نہین دیا پس مظہر مقام مین جمع کے وجود آدمی کا ہی اور مظہر
مقام مین فرق کے وجود عالم کا ای عزیز جب کاملان ساتھ مقام حیرت کے غیب ذات
مین پہونچتے ہین کہ کسی کو معرفت اور ادراک ذات کا نہین اسحال مین محبت حق کی ذات کو انکی
نیست اور نابود کر دیتی ہی اور چشم انکی دید سے اپنے اور خلق کے بند ہو جاتی ہی اور ساتھ
حق کے ناموں سے فارغ ہو جاتے ہین پس کمالِ حال کو ایسے شخص کے عقل کسی کی نہین پاتی
مگر صاحب واقعہ اسکو معلوم کرتا ہی اور ایسے شخص ہر زمانہ مین بہت کم ہوتے ہین ای عزیز
اگرچہ حق سبحانہ صورت اور شکل سے منزہ ہی لیکن وہ صورت دلیل عیان حق کی ہی کہ ایمان
بندہ کا ساتھ اُس دلیل کے درست ہوتا ہی جیسا کہ ندا انی انا اللہ کی نار اور شجر سے ندا
حق کی تھی اور حق نار اور شجر سے پاک اور منزہ تھا پس تعریف ذات حق سبحانہ کی عقل او
فکر آدمی سے خارج ہی کیونکہ لیس کمثلہ شیء وہو الواحد الاحد الصمد الذی لا یدرک کنہ ذاتہ
الا ہو لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد پس معلوم ہو کہ جو صورت غیب اور شہادت مین
صورِ ممکنہ محسوسہ اس عالم سے روبرو تیرے ظاہر ہوتی ہی دلیل اوپر توحید کے ہی کہ
یہ صورت صفت حق سبحانہ کی ہی اور نمود اسکی ہی واسطے تیرے تو اثبات صفات حق سبحانہ
کا کرے تو کہ افعال حق سبحانہ کے صفات سے انکے صادر ہوتے ہین اور آثار کہ مراد اُس سے
مخلوق ہی افعال سے انکے ظاہر ہوتے ہین پس ایمان ساتھ توحید اور یگانگی ذات حق سبحانہ
کے درست کرے تو سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تجلی تین قسم پر ہی تجلی ذات کہ وہ مکاشفہ ہی
اور تجلی صفات کہ وہ موضع نور ہی اور تجلی حکم کہ وہ آخرت مین ہوگی لیکن تجلی اول مراد اُس سے
کشف قلبیہ ہی دنیا مین نہ کشف عیان جیسا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے واعبد
ربک کانک تراہ اور کشف عیان آخرت مین ہوگا جیسا کہ حق سبحانہ نے فرمایا وجوہ یومئذ

ناضرۃ

اور مسلمان ہر دو کی ایک ہی لیکن سرّ خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور وہ
بجز خاصان حق کے عطا نہین کرتے تا بسبب اُس سرّ کے اُنکو عالم صفات خداوندی مین
راہ ہووے اے عزیز دل واسطہ اور برزخ عالم جسمانی اور عالم ملکوتی کا ہی کہ ایک رو طرف
ملکوت کے اور ایک رو طرف جسم کے رکھتا ہی تا اُس رو سے کہ طرف ملکوت کے ہی قبول
کرنے والا فیضان نور عقل اور روح کا ہوتا ہی اور ساتھ اُس رو کے کہ طرف جسم کے
رکھتا ہی آثار انوار روحانیت کے نفس اور تن کو پہونچاتا ہی اور روح واسطہ سرّ اور دل
کا ہی اُس رو سے کہ طرف سرّ کے ہی استفادہ فیض سرّ کا کرتا ہی اور ساتھ اُس رو کے کہ
طرف دل کے ہی حقائق فیض سرّ کے دل کو پہونچاتا ہی اسی قدر سرّ واسطہ عالم صفات
خداوندی اور عالم روحانیت کا ہی تا قبول کرنے والا مکاشفات صفات حضرت حق کا
ہو کر عکس اُسکا ساتھ عالم روحانیت کے پہونچاوے اور اُسکو کشف صفاتی کہتے ہین اگر
اس حالت مین ساتھ صفت عالمی کے مکاشف ہو جاوے علم لدنی ظاہر ہوتا ہی
اور اگر ساتھ صفت سمعی کے مکاشفہ ہو جاوے سُننا کلام اور خطاب کا پیدا ہوتا ہی
اور اگر ساتھ صفت بصیری کے مکاشفہ ہو جاوے رویت اور مشاہدہ ظاہر ہوتا ہی
اور اگر ساتھ صفت جلال کے مکاشفہ ہو جاوے فنا اور بقا حقیقی پیدا ہوتا ہی اور اگر
ساتھ صفت وحدانیت کے مکاشف ہو جاوے وحدت ظاہر ہوتی ہی اسی طرح باقی صفات
حق سبحانہ کو بھی قیاس کر لیکن کشف ذاتی نہایت مرتبہ بلند ہی عبارت اور اشارہ کو اُسجا
دخل نہین اور مراد تجلی سے ظہور ذات اور صفات اُلوہیت کا ہی اور روح کو بھی تجلی ہوتی ہی
اِس امر مین سالکونکو اکثر غلطی اور دھوکا ہوا ہی کہ ذات روح ساتھ صفات روح کے تجلی
کرے اور سالک کو ذوق تجلی حق کا بخشے یہانتک کہ دل صفات بشریت اور زنگار طبعیہ
سے صاف ہو جاوے اور گاہی ہوتا ہی کہ بعضے صفات روحانی دل پر تجلی کرتے ہین
اور وہ تجلی کرنا غلبات انوار روحانیت سے ہوتا ہی اور گاہی ہوتا ہی کہ نور ذکر اور نور
طاعت کا اوپر انوار روح کے غلبہ کرتا ہی اور دریاے روحانیت کا موج مین آکر فوج
فوج کنارہ دل پر تاخت لاتا ہی اُس سے اوپر صفائی آئینہ دل کے تجلی ظاہر ہوتی ہی اور

کسی وجہ سے نہ گرے پس جب سالک ساتھ جذبہ ارادت کے اسفل السافلین طبیعت سے متوجہ طرف اعلی علیین شریعت کے ہو کر ساتھ قدم صدق کے جادۂ طریقت کو اوپر قانون مجاہدہ اور ریاضت کے پناہ مین بدرقۂ متابعت صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کے طے کرتا ہی پس وہ سالک جس حجاب سے کہ گذر کریگا اسکا دیدہ مناسب اُس مقام کے کشادہ ہوتا ہی اور بقدر رفع حجاب اور صفائی عقل کے معنی معقول منھ دکھاتے ہین اور اسرار معقولات مکاشف ہوتے ہین نام اسکا کشف نظری ہی اس کشف کا اعتماد نہین جب سالک اس کشف سے آگے گذر کرتا ہی مکاشفات دل کے ظاہر ہوتے ہین اور اسکو کشف شہودی کہتے ہین اسمین انوار مختلف ظاہر ہوتے ہین بعد اسکے مکاشفات سری پیدا ہوتے ہین اسکو کشف الہامی بولتے ہین اسمین اسرار پیدائش کے اور حکمت وجود ہر چیز کی معلوم ہوتی ہی بعد اسکے مکاشفات روحانی ظاہر ہوتے ہین اسکو کشف روحانی نام رکھتے ہین اور ابتدا ہین اس مقام کے کشف جنات اور دوزخ اور جنت کا اور رویت ملائکہ کی اور ہمکلام ہونا ساتھ اُنکے ہوتا ہی اور جب روح بالکل صاف اور کدورات جسمانی سے پاک ہوجاوے عالم نامتناہی مکشوف ہوتا ہی اور دائرہ ازل اور ابد کا پیش نظر عارف کے ہوجاتا ہی اور حجاب زمان اور مکان کا درمیان نہین رہتا یہانتک کہ جو کچھ زمانۂ ماضی مین گذرا ہی یا زمانۂ مستقبل مین ہوگا دریافت کرلیتا ہی اول حجاب زمان اور مکان دنیاوی دور ہو کر بعد اسکے زمان اور مکان آخروی منکشف ہوتا ہی اس مقام مین حجاب جہات کا بالکل نہین رہتا یہانتک کہ جیسا روبرو سے دیکھتا ہی ویسا ہی پیچھے سے اور اکثر خرق عادات جسکو کرامت کہتے ہین اس مقام مین پیدا ہوتے ہین جیسا کہ معلوم ہونا حال دلونکا اور احوال غیب کا اور چلنا پانی پر اور آتش پر اور ہوا پر اور طی کرنا زمین کا اور مانند اسکے پس ایسی کرامات کا اعتبار نہین کیونکہ اہل دین اور غیر دین سب دو کو ہوتا ہی جیسا کہ دجال کو قدرت ہوگی کہ مردہ کو زندہ اور زندہ کو مردہ کریگا لیکن جسکو حقیقت مین کرامت کہتے ہین بجز اہل دین کے دوسرے کو میسر نہین ہوتی کہ وہ بعد کشف روحی سے مکاشفات سری مین ظاہر ہوتی ہی کیونکہ روح کا

اور قائم بنفسی پس اگر صفت موجودی کی تجلی کرے وہ مانند جنید کے کہنا چاہتا ہی مافی الوجود الا اللہ اور اگر صفت واحدی کی تجلی کرے وہ چاہتا ہی کہ مانند ابو سعید کے کہے مافی الجبتی سوی اللہ اور اگر صفت قائم بنفسی کی تجلی کرے وہ چاہتا ہی مانند بایزید بسطامی کے کہنا سبحانی ما اعظم شانی اور صفات معنوی وہ ہی کہ خبر مخبر کی دلالت کرے اوپر معنی زاید بر ذات باری کے جیسا کہ علم اور قدرت اور ارادت اور سمع اور بصر اور حیات اور کلام اور لقا ای عزیز اگر سالک ساتھ صفت عالمی کے متجلی ہو علوم بیواسطہ ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ آدم علیہ السلام کو اور اگر ساتھ صفت قدرت کے متجلی ہوا قتضا اوسکا یہ ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ کو انگشت مبارک سے شق فرمایا اور اگر ساتھ صفت سمیعی کے متجلی ہو اقتضا اوسکا یہ ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے مسافت بعید سے آواز مور کی سنی اور اگر ساتھ صفت کلام کے متجلی ہو سماعت کلام بیواسطہ کی پیدا ہوتی ہی جیسا کہ حق مین موسی علیہ السلام کے ظاہر ہوا اسی قدر گریہ حنانہ کا مفارقت مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کلام کرنا درخت اور سنگ کا اور سخن کرنا گوسفند زہر آلودہ کا ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اگر ساتھ صفت لقا کے متجلی ہو اوٹھ جاتا انانیت انسانی کا اور ثبوت صفات ربانی کا کرتا ہی لیکن صفت فعلی جیسا کہ خالقی اور رزاقی اور زندہ کرنا اور مارنا یہ تمام معلوم کرلے تو قصہ سے عیسی اور مریم علیہما السلام کے فافہم سر ما صدر من عیسی و مریم علیہما السلام پس سالک جس صفت سے مکاشف ہوگا وہ صفت روح پر غلبہ کرکے اثر اوسکا خارج مین ظاہر ہوتا ہی ای عزیز صفات جلال بھی دو قسم پر ہی ایک صفات جبروت دوسرے صفات عظموت جب سالک ساتھ صفات جبروت کے متجلی ہوتا ہی نور بے انتہا نہایت ہیبت مین بغیر رنگ اور صورت اور کیفیت کے ظاہر ہوتا ہی ابتدا مین اوس نور سے پراگندگی مشاہدہ مین آتی ہی اوس حال مین فنا صفات انسانی کا آشکارا کرتا ہی اور محو آثار ہستی کا لاتا ہی اور گاہے ہوتا ہی کہ شعور فنا کا بھی نہین رہتا پس اگر جام تجلی مین ایک قطرہ شراب جلال قوت ولایت سالک سے زیادہ ہوجاوے نشہ اوس شراب کا تمام ولایت سالک کو لیتا

گاہی ہوتا ہی کہ تمام صفات اپنی تجلی مین آتے ہین اور وہ بسبب محو ہونے کُل آثار صفات بشریت سے ہوتا ہی اور گاہی ہوتا ہی کہ تجلی روح کی ساتھ نورِ ذکر اور مذکور کے ملی ہوئی ہوتی ہی اور ذوق تجلی مذکور کا بخشتی ہی اور وہ تجلی عین مذکور کے نہین ہوتی اور گاہی ہوتا ہی کہ ذات روح کہ خلیفہ حق کی ہی تجلی مین آتی ہی اور بسبب خلافت حق کے دعوی انا الحق کا شروع کرتی ہی اور گاہی ہوتا ہی کہ تمام موجودات روبرو تخت خلافت روح کے سجود مین آتے ہین سالک غلطی مین پڑتا ہی کہ شاید حق ہی پس فرق یہ ہی کہ تجلی روح کی حدوث رکھتی ہی اور اسکو قوت فنا کرِ دینے کی نہین ہوتی اگرچہ وقت ظہور کے صفات بشری کو دور کرتی ہی لاکن فنا نہین کر سکتی پس جب وہ تجلی حجاب مین ہو جاوے صفات بشری پھر عود کرتے ہین اور گاہی ہوتا ہی کہ نفس کو علم اور معرفت سے ہتھیار دوسرا ہاتھ مین اسکے آتا ہی اور وہ بسبب اُس ہتھیار کے مکر اور حیلہ حاصل کرنے مین اُن مقصودات اور خواہشات اپنی کے کہ سابق مین میسر نہ تھے کوشش کرتا ہی اور تجلی حق سبحانہ مین یہ آفت نہین ہوتی کیونکہ تجلی حق مین باطل کردینا صفات باطل نفس کا ہی اے عزیز تجلی روحانی مین طمانینتِ دل ظاہر نہین ہوتی اور شوائب شک اور ریبا سے پاک نہین ہوتا اور خلاص نہین پاتا اور ذوق معرفت کا تمام نہین دیتا پس تجلی حق سبحانہ کی بخلاف تجلی روح کے ہوتی ہی دوسرا یہ ہی کہ تجلی روح سے غرور اور پندار حاصل ہوتا ہی اور تکبر اور ہستی زیادہ ہوتی ہی اور طلب مین نقصان واقع ہوتا ہی اور خوف اور نیاز کم ہو جاتا ہی اور بسط اور گستاخی پیدا ہوتی ہی پس تجلی حق سے یہ تمام چیزین اُٹھ جاتی ہین اور ہستی ساتھ نیستی کے بدل ہوتی ہی اور اسمین طلب اور وابستگی زیادہ ہوتی ہی اے عزیز تجلی حق سبحانہ کی دو قسم ہی ایک تجلی ذات دوسری تجلی صفات تجلی ذات بھی دو قسم ہی ایک تجلی ربوبیت دوسری تجلی اُلوہیت اور تجلی صفات بھی دو قسم ہی ایک تجلی صفاتِ جمال دوسری تجلی صفاتِ جلال اور تجلی صفاتِ جمال بھی دو قسم ہی صفات ذاتی اور صفاتِ فعلی اور تجلی صفاتِ ذاتی بھی دو قسم ہی صفاتِ نفسی اور صفاتِ معنوی اور صفاتِ نفسی وہ ہی کہ مخبر خبر دیوے اوپر ذاتِ باری کے نہ اوپر زاید بر ذات کے جیسا کہ موجود اور واحد

عکس کا بھی زیادہ ہوتا ہی پس خلاف نہین کہ آئینہ مظہر ذات خداوندی کا ہی جب روح
ساتھ قالب کے ملتی ہی کمال اُسکا حاصل ہوتا ہی اور پیش از ملنے کے قالب سے روح
ملک صفت تھی قوت اُٹھانے حجاب نورانی کی نہین رکھتی تھی اسی واسطے اس عالم
مین واسطے حاصل کرنے اس کمال کے آئی آئے عزیز بلند ہونا مراتب سالک کا لسبب بہت
ہونے سیر اور تجلی کے نہین اگر سالک کو تمام عمر مین ایک تجلی ہاتھ آوے اور اُس تجلی
مین فانی ہوجاوے بقا پاتا ہی اور وہ فنا اور بقا ہمیشہ رہتا ہی پس یہ مقام اعلیٰ ہی
کیونکہ مقام اور احوال تمام سالکونکا اس مقام اور حال مین داخل ہی ایک روز سیر
کرنا عالم ربوبیت مین ہزار سال اس جہان کے ہوتے ہین اور سنین کو اس سیر کے سنین
ملکوتی کہتے ہین اور ایک روز سیر کرنا عالم الوہیت مین پچاس ہزار برس اس جہان کے
ہوتے ہین اس قسم کے سنین کو سنین جبروتی کہتے ہین اور سنین لاہوتی کو کہ ذات مطلق ہی
سنین سرمدی کہتے ہین اُسبحانہ مقدار ہی نہ عدد اور سنین دیمومیت مانند سنین سرمدی کے
ہین اور وہ بقا ہی عین وحدت مین آئے عزیز تجلی تاثیر ہی انوار حق کی اوپر دل مومن
مقبل کے تا دہ دل لسبب اُس نور کے لائق اُسکا ہوجاوے کہ حق سبحانہ کو اُس نور مین
ساتھ چشم دل کے دیکھے آئے عزیز فرق درمیان رویت عیان اور درمیان تجلی عیان کے
وہ ہی کہ ستر تجلی پر جائز ہی لیکن اگر اہل عیان چاہین کہ نہ دیکھین نہین ہوسکتا اور رویت
عیان کو حجاب نہین اور فرق درمیان مشاہدہ اور مکاشفہ کے بہت باریک ہی آئے عزیز
جس سالک کامل کو تجلی کی خبر نہو واسطے اُسکے مختصر بیان کرنے مین آتا ہی کہ مشاہدہ با تجلی
اور بے تجلی ہر دو طور پر ہوتا ہی اور تجلی بھی با مشاہدہ اور بے مشاہدہ ہوتی ہی پس جب
تجلی صفات جمال سے ہو با مشاہدہ ہوتی ہی اور اگر صفات جلال سے ہو بے مشاہدہ
کیونکہ صفات جلال کی اثنینیت یعنی دوئی کو اُٹھا کر اثبات وحدت کا کرتی ہین لیکن
مشاہدہ اور تجلی ہر دو بغیر مکاشفہ کے نہین ہوتے اور مکاشفہ بغیر مشاہدہ اور تجلی کے
ہوتا ہی آئے عزیز کہتے ہین کہ سالک کو ستر اور تجلی ہر دو ہوتی ہی اور تجلی نور کی مکاشفہ ہی
کہ طرف سے حق سبحانہ کے دل پر عارف کے ظاہر ہو کر دل کو جلاتا اور بیہوش کر دیتا ہی

گھیر لیتا ہی کہ شعور وجود اور فنا پر نہین رہتا اور ہستی درمیان سے اٹھ جاتی ہی اس حال کو صعقہ کہتے ہین اور تجلی صفات عظموت کی بھی دو قسم پر ہی ایک صفت حی اور قیومی کے دوسری صفت کبریا اور عظمت اور قہاری کی پس جب صفت حی اور قیومی کی ظاہر ہوتی ہی فنار الفنا پیدا ہوتا ہی اور بقار البقا منھ دکھاتا ہی اور حقیقت اُس نور کی کہ یہدی اللہ لنورہ من یشاء سے یہی مراد ہی ظاہر ہوتی ہی ایسا ظہور کہ ہرگز اسکو فنا نہین اور ایسا طلوع کہ ہرگز اسکو غروب نہین ای عزیز تجلی صفات جمالی مقام تلوین کا ہی اور تجلی صفات جلالی مقام تمکین کا اسجا اعتبار کفر اور ایمان سے اٹھ جاتا ہی اور دو رنگی وصال اور ہجران کی نہین رہتی اور حقیقت فاعلم انہ لاالٰہ الا ہو کی تجلی ہوتی ہی پس جب سلطنت الوہیت کی ولایت سالک کو گھیر لیوے بت وجود کا بالکل روبرو سے اٹھ جاتا ہی اور جب صفت کبریائی اور عظمت اور قہاری کی ولایت سالک پر متجلی ہو پس جو کچھ کہ تجلی خاص سے پایا تھا گم ہو جاتا ہی اور دہشت اور حیرت قائم مقام اسکے آجاتی ہی اور علم اور معرفت ساتھ جہل اور نکرت کے بدل ہو جاتا ہی اور یہ وہ جہل ہی کہ بہتر زیادہ اور با منزل زیادہ ہی علم سے سالک اس مقام مین دریا صفت ہو جاتا ہی اور تمام وجود اُسکا مستغرق موافق اس حدیث شریف کے ہوتا ہی یا دلیل المتحیرین زدنی تحیرا اور اگر ساتھ صفت کبریائی اور عظمت اور قہاری کے تجلی عام کرے ظہور آثار اُس تجلی کا تمام موجودات پر ہوگا کل شیٔ ہالک الا وجہہ اور یہی تجلی روز قیامت ہوگی اور ندا لمن الملک الیوم کی دیگا بلا داع والا مجیب یہانتک کہ پھر ساتھ صفت الوہیت کے جواب خطاب اپنے کا خود دیگا للہ الواحد القہار اور جبکہ حقیقت انسانی آئینہ ذات اور صفات حق کا ہی اور مرتبہ آئینہ عینی کا اُسکو یکبار ثابت ہی اور ارواح ملائکہ اگرچہ نہایت شریف ہین لاکن نہایت لطافت سے متحمل عکس تجلی صفات الٰہی کی نہین ہو سکتی پس جب آئینہ صاف ہو حضرت حق جس صفت سے کہ اُسپر تجلی کرے ہو سکتا ہی اور جو صفت اور تصرف کہ آئینہ سے ظاہر ہو صاحب تجلی سے ہی نہ آئینہ سے اور جسقدر کہ آئینہ صاف زیادہ ہوگا اُسقدر قبول کرنے والا

الفقر فخری سے طرف اسی فقر کے اشارہ ہی کہ صوفیہ نے اسمین کوئی مقام اثبات نہین کیا اور صاحب اس فقر کو دو جہان مین کوئی سوائے حق سبحانہ کے نہین پہچانتا کیونکہ حق سبحانہ غیور رہی اولیا اپنے کو نظر سے غیرونکی پوشیدہ رکھتا ہی اولیائے تحت قبائے لایعرفہم غیری دیگر ۱۶

قال عزوجل یا غوث الاعظم طوبیٰ لعبد مال قلبہ الی المجاہدۃ وویل لعبد مال قلبہ الی الشہوات فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث الاعظم خوشی ہووے اس بندہ کو کہ مائل ہووے دل اسکا طرف مجاہدہ کے اور افسوس اس بندہ پر اور چاہ فراق اور دوزخ اس کسیکو کہ مائل ہووے دل اسکا طرف خواہشات نفسانی اور خودپرستی اور ہواپرستی کے کیونکہ خودپرست پیرپرست نہین ہوتا ای عزیز جس طرف خواہش دل کی ہو اسی جانب خواہش تمام اعضا کی بھی ہوتی ہی کیونکہ قلب رئیس الاعضا اور بادشاہ بدن کا ہی کہ ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ اذا صلحت صلح سائر الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وہی القلب اور وہ قلب بین الاصبعین من اصابع الرحمن ہی اور مرتبہ عرش اللہ اور بیت اللہ اور حرم اللہ اور مرآت اللہ کا رکھتا ہی ای عزیز مجاہدہ سبب مشاہدہ کا ہی اور وہ مجاہدہ تین قسم پر ہی چنانچہ بیان اسکا آگے مفصلاً ہوچکا ہی اور شہوات بھی تین قسم پر ہی اول شہوت عام کی کہ اوپر کھانے اور پینے اور بہت ہونے مال اور اسباب اور جاہ اور تفاخر اور فائدہ دنیوی کے ہوتی ہی دوسری شہوت خاص کی کہ اوپر نماز اور روزہ اور کرامات اور بہت ہونے ثواب اخروی کے ہوتی ہی تیسری شہوت اخص الخاص کی کہ اوپر کشف اور کرامات اور بلند ہونے مراتب قطبیت اور غوثیت اور ولایت کے ہوتی ہی ای عزیز بعضون نے فرمایا کہ بنا اس کام کی اوپر نفس کے ہی اور مراد نفس سے ہمیشہ رہنا حال مشاہدہ کا ہی اور متواتر مدد پہونچنا اس مشاہدہ کی کیونکہ حیات قلب اہل محبت کی بسبب اسکے ہی جیسا کہ باقی رہنا حیات قالب کا بسبب متواتر پہونچنے ہوائے جدید اور سرد کے دل کو ہی پس اگر ایک ساعت وہ ہوا جدید اور سرد قلب کو نہ پہونچے نہایت حرارت غریزی سے دل سوختہ ہوکر آدمی ہلاک ہوجائے اسی طور اگر ہر لحظہ اور لمحہ پہونچنا مدد شہود حق کا حقیقت قلب عارف سے

اور ستر دور کرنے والا اس تجلی کا ہی دل سے تا وہ دل تجلی اور نور تجلی سے ناچیز ہو جاوے
پس تجلی فضل حق ہی اور ستر رحمت حق خاص واسطے عارف کے اور اگر ستر نہوتا بوقت
ظہور سلطان حقیقت کے وجود سالک کا باقی نہ رہتا اے عزیز فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان اللہ تعالے خلق آدم فتجلی فیہ کہتے ہین کہ وہ تجلی آدم مین واسطے ظاہر کرنے اسرار ذات
اور صفات کے تھی اور صفات جمال اور جلال ذات اپنی کو وجود آدم مین ظاہر کیا اسی
واسطے مشاہدہ اور شعور تجلی پر نہ تھا اور یہ معنی نہین کہ وجود آدم مین حق سبحانہ پیدا ہوا
کیونکہ اس سے حلول اور اتحاد ثابت ہوتا ہی فرمایا حجۃ الاسلام نے کہ نبوت اور ولایت
ایک درجہ ہی درجات دل آدمی سے اور اسکی تین خاصیت ہین ایک وہ ہی کہ جو چیزین
عام خلائق کو خواب مین ظاہر ہوتی ہین نبی اور ولی کو ابتدا سے کشف مین معلوم
ہوتا ہی دوسرا یہ ہی کہ نفس عام خلق کا بجز تن اُنکے غیر مین اثر نہین کرتا اور نفس نبی اور
ولی کا اُن جسمون مین کہ خارج تن اُنکے ہین اثر کرتا ہی اس طور پر کہ صلاح خلق کی جسمین
ہو اور فساد خلق کا نہو تیسرا یہ ہی کہ عام خلق کو علم ساتھ تعلیم کے میسر ہوتا ہی اور نبی اور
ولی کو بغیر تعلیم کے باطن سے اُنکے نمود پاتا اور حاصل ہوتا ہی پس جس شخص مین کہ یہ تین
خاصیت جمع ہون وہ پیغمبر ہی اور اگر ان تین سے ایک خاصیت میسر ہو ایک درجہ نبوت
یا ولایت سے اُسکو حاصل ہوگا اور اگر کسی غیر نبی کو وہ تینون درجہ میسر ہون وہ شخص
اولیاء بزرگ سے ہی جیسا کہ سلطان الاولیاء سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو یہ
تمام مدارج اور مراتب حاصل تھے پس ہر ایک مین ان درجون کے تفاوت بہت ہی کسیکو
ہر ایک درجہ سے تھوڑا حاصل ہی اور کسیکو بہت لیکن کمال ان درجون کا رسول ہمارے
صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا بعضے گروہ اولیا سے ایسے ہین کہ ذات اور ہستی کو اپنی اپنے سے
نہین دیکھتے بلکہ خودی کی اپنی اپنے سے نہین نظر کرتے اس طائفہ کو نہ ذات ہی اور نہ صفت
نہ فعل ہی اور نہ حال نہ مقام ہی اور نہ اثر دونون عالم مین کچھ نہین رکھتے اور یہ صفت کچھ
نہ رکھنے کی بھی نہین رکھتے محو در محو اُنکو حاصل ہی یعنی افعال اُنکے افعال حق مین اور
صفات اُنکے صفات حق مین اور ہستی اُنکی ہستی حق مین نیست اور نابود ہوئی ہی اور

ہو کر دیکھنے مین شعبدونکے مشغول ہوتا ہی اسواسطے معرفت بدعت کے نظر باریک
چاہیے کیونکہ شیطان دروازہ بدعت سے داخل ہو کر معصیت مین ڈالتا ہی اور دروازہ سے
معصیت کے داخل ہو کر کفر مین پھینکتا ہی شاید اس حدیث شریف سے یہی اشارہ ہی
سیاتی علی الناس زمان یصلی فی المسجد الف رجل او زیادۃ ولا یکون فیہم مؤمن پس
جو سالک کہ ساتھ صدق استقامت اور طلب ہمت باطن سے مرشد ولی کامل کے قدم
صدق کا اوپر سلوک اور ریاضت کے ثابت رکھکر اس طبقہ مین نفی اغیار کی کرتا ہی
البتہ ایسے اسرار نادر اور انوار عجائب دیکھیگا کہ کاہی نہ دیکھا ہوگا اور اسی طبقہ مین
احوال قبور کا منکشف ہوتا ہی لیکن غیب نفس پردہ اسکا کبودی ہی دس ہزار حجاب
رکھتا ہی سالک کو لازم ہی کہ اسکو اٹھادے اور یہ رفع اسوقت میسر ہوتا ہی کہ وجود
آلودگی لقمون حظوظی سے بالکل پاک ہو کر ساتھ لقمون حق کے اکتفا کرے اور آتش
ذکر مین نفس تصرف سے اپنے باز رہی اور کچھ فنا سے اسکو حاصل ہوا ہو پس وہ نور
نور نفس سے ظہور مین آتا ہی اور سالک پر صفات حمیدہ اور ذمیمہ سب روشن ہوجاتے
ہین اور احوال زندہ اور مردہ کا معلوم ہوتا ہی پس سالک کو خطر اس مقام مین وہ
ہی کہ اپنے کو بینا تصور کرتا ہی اور خلق کو نابینا اور قوت عجب اور تکبر کی اسمین پیدا ہوتی
ہی اور یہ امر بسبب تزکیۂ نفس کے ظہور مین آتا ہی اور یہ شریعت مین منع ہی قولہ تعالیٰ
فلا تزکوا انفسکم ہو اعلم بمن اتقی پس جب نفس صاف ہوجاوے صفات قلبی ظاہر
ہوتے ہین اور نفس صفت قلب کی لیتا ہی اور باطن کشادہ تر ہو کر جو انوار کہ مناسب
اس مقام کے ہین دیکھے جاتے ہین اور جو اسرار کہ لائق اس طبقہ کے ہین ظہور کرتے
ہین بعد اسکے طبقہ دوسرا پردہ غیب دل کا ہی رنگ اسکا سرخ مانند عقیق کے دس ہزار
حجاب اس مقام مین پیش ہوتے ہین اسکو اٹھانا لازم ہی پس سالک کو دیکھنے سے اس
نور کے ذوق عظیم پیدا ہوتا ہی اور استقامت سلوک کی اسمین ظاہر ہوتی ہی جبکہ یہ
طبقہ خوب صاف ہوجاوے اسرار غریبہ اور انوار عجیبہ صورتون انسانی اور حیوانی
اور نباتی اور جمادی اور ارضی اور سماوی اور تجلیات صوری مین جلوہ دکھاتے ہین

منقطع ہوجاے بنہایت تشنگی شوق وحدت سے سوختہ ہوکر ہلاک ہوجائیگا قالوا افضل
الاعمال عدد الانفاس مع اللہ سبحانہ اے عزیز یہ تمام حجاب ذات سے بندہ کی ہے ورنہ
حق سبحانہ منزہ ہے حجاب سے کیونکہ کوئی چیز حجاب حق کی نہین ہوتی پس اگر وہ حجاب نورانی
ہے تعلق ساتھ روحانیت کے رکھتا ہے اور اگر ظلمانی ہے تعلق ساتھ نفس کے بعضون نے
فرمایا کہ پردہ حقیقت انسانی کے چہار طبقہ ہین اول غیب نفس اور غیب شیطان دوسرا
غیب دل تیسرا غیب روح چوتھا غیب سر اور غیب خفی پس اول پردہ غیب نفس
اور شیطان کا مکدر ہوتا ہے سالک کو اُس جاوش ہزار حجاب اُٹھانا ہوتا ہے ابتدا ر
حال مین مانند لعبت آتشی بدرنگ کے تجلی ظاہر ہوتی ہے اور ایک پردہ بدرنگ سرخ
وسیاہ روے زمین پر بچھا ہوا معلوم ہوتا ہے پس دل دیکھنے سے اُسکے منقبض اور تیرہ
ہوجاتا ہے اور ذکر بنہایت دشواری سے ہوتا ہے اور تمام اعضا سالک کے بنہایت
دردناک ہوجاتے ہین اِسوقت پناہ ساتھ ولایت شیخ کے لیوے تا بسبب اُس مدد کے
وہ پردہ بدرنگ ناچیز ہوکر صفائی ذکر کی تمام وجود مین سرایت کرے اور حلاوت اُسکی وقت
کو سالک کے خوش کرے اور اِسقدر ذکر کیا جاوے کہ وہ پردہ مکدر صاف ہوکر حرارت
آتش ذکر کی قوت پکڑے اور پانی تعلقات بشری کا خشک ہوجاوے پس وہ پردہ بدرنگ
ساتھ نورانیت کے بدل ہوتا ہے اور نظر آتا ہے الوان مختلف سرخ اور سفید اور نیلا اور
سبز کا بسبب قوت ذکر کے ہے اور گاہے ہوتا ہے کہ ذات ذکر پردون سے باہر ہوکر نعرہ
لا غیری کا کرتا سالک کو لازم ہے کہ نفی اُسکی کرے اور ساتھ اُس نعرہ کے مغرور نہووے
کیونکہ وہ مقام مبتدیان ذاکر کا ہے پس بسبب صفائی ہونے اِس طبقہ کے باطن سے
سالک کے مشاہدہ جنات اور اُنکے شعبدونکا ہوتا ہے اگرچہ ظہور اُسکا عجائب اسرار
سے ہے لاکن اُسکو بھی نفی کرے اور گاہے وہ جنات اپنے کو بصورت خوب نمودار کرکے
چراغ ہاتھ مین لیکے حاضر ہوتے ہین اور گاہے بنہایت لطافت سے جسم مین آدمی کے داخل
ہوتے ہین اور اقسام کی حکایات اور نادر کلمات کہکر آدمی کو گمراہ کرتے اور سلوک سے
باز رکھتے ہین ناچار سالک احمق ناقل اطوار پر اُنکے ہوکر وہ اطوار قبول کرکے صاحب تصرف

پردۂ غیب خفی کا نہایت سیاہ اور صاف اور براق اور دہشت ناک ہوتا ہی دس ہزار
حجاب اس مقام مین اٹھانا چاہیے اور اس مقام کو روح القدس بھی کہتے ہین گاہی ہوتا ہی
کہ دیکھنے سے اسکے رعشہ وجود مین سالک کے پڑتا ہی اور ایک طرح کی فنائیت اسکو
حاصل ہوتی ہی لیس اس ظلمت مین آبحیات ہی کہ بعد اسکے نمود ہوتا ہی اور گاہی ہوتا ہی
کہ نور صفات جلالی ظلمانی خالص ہوتے ہین کہ عقل اسکو دریافت نہین کرسکتی پس سالک
کو لازم ہی کہ طرف ان جواہر کے کہ اس ظلمت مین رکھے ہین التفات نہ کرے تا حیات سے
چشمۂ حیوان کے محروم نہ رہی اور کسی صورت دہشت ناک سے نہ ڈرے یہانتک کہ وہ نور
تمام ظاہر ہوکر ساتھ اُنکے بدل ہو جاوے پس اس مقام مین ساتھ حمایت
شیخ کامل اور متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مضبوط رکھے تا مغالطہ سے ان
ورطات کے سلامت رہی یعنے فرماتے ہین کہ غیب خفی خاصہ سر کا ہی اور وہ ظاہر نہین
ہوتا مگر ساتھ تجلیات جمالیہ کے کہ بسبب قوت جذبہ کے سالک پر پیدا ہوتا ہی اور اس
مین صفات ذاتیہ تجلی کرتے ہین اور خوف اس مقام مین الحاد اور زندقہ کا ہی کیونکہ جب
سالک ہستی اپنے کو متصف ساتھ صفات حق کے جانا اور ظہور تمام حرکات اور سکنات
خلائق کا وجود حق سے دیکھا فرق نکرسکیگا درمیان حلال اور حرام کے پس طرف حرام
کے مشغول ہوجائیگا کیونکہ وجود اپنا وجود حق کا دیکھتا ہی اور فعل اپنا فعل حق کا
پس مقام فرق کا درمیان سے اٹھا کر ساتھ جمع صرف کے متصف ہوتا ہی نعوذ باللہ منہا
پس فرق درمیان محقق صدیق اور ملحد زندیق کے وہ ہی کہ محقق صدیق ساتھ کمال
بصیرت کے جمع کرتا ہی مقام جمع اور مقام فرق کو اور کہتا ہی کہ امر اور نہی مقام سے جمع کے
ہی اور بجالاتا اُسکا مقام فرق کا پس وہ ضرور امر اور نہی ہر دو کو بجالائیگا اور ملحد زندیق
فرق نہین کرسکتا ان ہر دو مقام مین اور وہ بسبب عقل تاریک اپنی کے باز رہتا ہی
اور محجوب ہوتا ہی اور بعد اسکے پردہ غیب الغیب کا ظاہر ہوتا ہی رنگ اُسکا سبز ہی
دس ہزار حجاب اُس مقام مین اٹھانا چاہیے اور وہ نور مطلق صفت خاص حق سبحانہ
کی ہی اور وہ سبزی علامت حیات وجود کی ہی کہ آثار تجلی نور مطلق سے ہمیشہ زندہ رہیگا

اور قلب صفت روح کی لیتا ہی اور یہ اُسوقت حاصل ہوتا ہی کہ قلب لہو لعب شیطانی
کو قبول نہ کرے اور سلوک سے باز نہ رہے کیونکہ دل طفل طریقت کا ہی اور شیطان اُستاد
حیلہ سازونکا بعد اُسکے طبقہ تیسرا پردۂ غیب روح کا رنگ اُسکا زرد اور نہایت لطیف
ہی دس ہزار حجاب اِس مقام مین ہین اُسکو اُٹھانا لازم ہی پس سالک کا دیکھنے سے
اُس نور کے نفس ضعیف ہوتا ہی حیات اُسکی ساتھ حیات حق کے متصل ہوتی ہی اور
اِس مقام مین بہت تجلیات ظاہر ہوکر اُمور غیبیہ نظر مین سالک کے آتے ہین جبکہ یہ
طبقہ صاف ہوجاوے غیب سِر کا ظاہر ہوتا ہی اور ڈر کا ہی عُجب اور انانیت سالک مین
پیدا ہوتی ہی کیونکہ روح خلیفہ حق کی ہی جبکہ روح متجلّی ہوجاوے لسبب نیابت اور
خلافت حق کے دعوی خدائی کا کرتی ہی پس سالک غلطی مین ہوکر سمجھتا ہی کہ یہ تجلّی
حق کی ہی اور اپنے کو خدا بین تصور کرتا ہی اور وہ تصور موجب ہستی سالک کا ہوجاتا
ہی اور حال یہ ہی کہ راہ سالک کی نیستی مین ہی اور نیستی سالک کی وجود مرشد کامل سے
ظاہر ہوتی ہی قول تعالےٰ کونوا مع الصادقین یعنی ہمراہ صادقون کے رہو تم تا نور
صدق اُنکا ہستی کو تمھاری محو کرے بعد اُسکے پردہ چوتھا غیب سِر اور غیب خفی کا ہی
لیکن رنگ پردۂ غیب سِر کا سفید اور باریک ہوتا ہی دس ہزار حجاب اِس مقام مین
اُٹھانا چاہیے اور سالک کو اِس مقام مین علم لدنی منکشف ہوتا ہی اور سِر صفات حق
باطن مین سالک کے پیدا ہوتا ہی اور تجلیات صفاتیہ حاصل ہوکر استقامت سلوک
کی ظاہر ہوتی ہی کیونکہ سِر نور حق کا ہی اور نور راہبر ہی نہ راہزن اور ڈر کا ہی برودت
انوار باطنہ کی حرارت باطن کو کم کرتی ہی اور باطن کملا جاتا ہی پس باطن مین سالک کے
لسبب گم ہونے اُس حرارت کے آتش طلب کی قوت پکڑتی ہی اور ساتھ مدد شیخ کامل
اور ہدایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فیض حق سبحانہ کے نار کو ساتھ نور کے تجلّی
کرتا ہی جیسا کہ حق مین موسیٰ علیہ السلام کے خبر دی قول تعالےٰ آنس من جانب الطور
ناراً موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین نے آتش دیکھی جب نزدیک آتش کے پہونچا نار کو نور
پایا اور وہ کلام کلام حق کا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے بواسطۂ شجر کے سنا اور رنگ

صورتوں مین ساتھ جس صورت کے کہ چاہتے ہین صورت بشری سے ہمشکل ہو جاتے ہین پس
جسوقت کہ آدمی دل کو اپنے پاک اور آئینہ دل کو صاف کرتا ہی ساتھ ملائکہ سماوی کے
نزدیک ہوتا ہی کیونکہ ملائکہ سماوی پاک اور صاف ہین اور علم اور طہارت رکھتے ہین
پس روح آدمی کی جنس ملائکہ سے ہی اور ذات انکی پاک اور صاف رکھتی ہی لیکن
بواسطۂ بدن اور صفات اور افعال اور خواہشات اور لذات اور شہوات بدن
کے آلودہ اور تیرہ ہو جاتی ہی پس جب سالک ترک لذات اور شہوات بدنی کا کرکے
آئینہ دل کا صاف کرتا ہی پھر دوبارہ روح پاک اور صاف ہو جاتی ہی اور ساتھ ملائکہ
کے مناسبت پیدا کرتی ہی اور جب مناسبت پیدا ہوئی دو آئینہ صاف مقابل ہو جاتے
ہین جو کچھ کہ ایک آئینہ مین ہوگا دوسرے آئینہ مین ظاہر ہوتا ہی اور یہ ملاقات خواب
اور بیداری ہر دو مین ہوتی ہی اکثر شخص انکو خواب مین اور بعض انکو بیداری مین
پس بیداری مین بسبب وجد اور وارد خاطر ملکی اور القائے ملک کے اور خواب مین
بسبب ہونے خواب راست کے ہوتی ہی پس جب علم اور طہارت اور صفا اور
بے کدورتی عالم ملک کی معلوم کی تو اس صورت مین لازم ہی کہ کوشش کرتا ساتھ
عالم ملکوتی کے پہونچے تو اور عالم شیاطین سے کہ ضد صفات ملکوت کا ہی
نجات پاکر پاک ہووے تو اور اگر اس عالم سے رہائی نپائیگا حالت تقابل مین صفات
شیاطین کی پیدا ہوتگی اے عزیز ملائکہ ہر آسمان کے جسقدر بالاتر ہین پاک تر اور صاف
تر اور علم اور طہارت مین بیشتر پس جتنا کہ آدمی ساتھ ریاضت اور مجاہدہ کے پاک تر
اور صاف تر ہوگا اتنا علم اور طہارت زیادہ حاصل کریگا یہانتک کہ علم اور طہارت
مین ملائکہ سے مرتبہ بلند تر ہو جاےئگا بعضے فرماتے ہین کہ سالک عقل اول تک پہونچتا ہی
اور اس سے تجاوز نہین کرتا اور اس عقل سے فیض قبول کرتا ہی کیونکہ وہ واسطہ ہی
درمیان اسکے اور حق سبحانہ کے پس عقل اول سے مقرب زیادہ اور بزرگ زیادہ ہی
اور دانا زیادہ دوسری چیز نہین بعضے فرماتے ہین کہ سالک عقل اول سے گذر جاتا ہی
اور ساتھ حق سبحانہ کے بغیر واسطۂ فرشتہ کے کلام کرتا ہی اور سنتا ہی اے عزیز ملائکہ

اور یہی زندگی بہشت مین ہوگی اَی عزیز تجلی نور خفی کی سر پر ہوتی ہی اور عالم شہادت
مین کوئی نور مانند اُس نور کے نہین اور نور روح کا نور آفتاب سے بہت روشن زیادہ
ہوتا ہی اور گاہی چپ و راست دیکھنا شروع کرتا ہی اور نور سر کا مانند نور ستارہ زہرہ کے
ہی لاکن نور زہرہ سے لطیف زیادہ ہوتا ہی اور وہ روبرو پیدا ہوکر وجود مین سالک
کے گم ہوتا ہی اور نور دل کا مانند نور چاند کے ہوتا ہی اور برابر دل کے ظاہر ہوکر بوقت
تجلی کے اپنے کو دلیر سالک کے مارتا ہی اور دل مین گم ہوجاتا ہی اور نور نفس کا مانند اُس
پانی کے کہ اُسپر آفتاب چمکا ہو گرداگرد سالک کے پیدا ہوتا ہی اور انوار دوسرے مانند
شمع اور مشعل کے ہوتے ہین جیسا کہ ارواحِ طیبہ جنات اور انسان کی علی اختلاف
مراتبہم بدیت ہرچہ نشان بری تو ئی رہ بہ نشان نمی بری ٭ آنچہ بیان کنی توئی رہ بہ بیان
نمی بری ٭ اَی عزیز روح انسانی ایک لطیفۂ ربانی اور جوہر سماوی اور روحانی اور
نورانی اور حی اور ناطق اور متحرک اور دریافت کرنے والی صورتون تمام چیزونکی ہی
کہ فانی نہین ہوتی اور یہ جسد مانند مکان کے ہی اور معرفت اُس روح کی کلید معرفت
حق سبحانہ کی ہی اور شناخت حقیقت ذات روح کی اور کیفیت تصرف اُسکے کی اِس
بدن مین ہر شخص نہین جانتا خواہ پیش از تعلق روح کے ساتھ قالب کے یا بعد از تعلق
کے اور صفات ذاتی اُسکے ساتھ ہین نورانیت اور محبت اور علم اور حلم اور اُنس اور بقا
اور حیات اور دوسری صفات اِن سات صفات سے پیدا ہوتی ہین جیسا کہ نورانیت
سے سمیعی بصیری متکلمی اور محبت سے شوق طلب صدق اور علم سے ارادت معرفت
اور حلم سے سیادت قار تحمل سکون اور اُنس سے شفقت رحمت اور بقا سے ثبات دوام اور حیات
سے عقل فہم ادراکات اور دوسری وجدانیات پس روح عالم امر سے ہی کہ ضد عالم اجسام
کا ہی کہ قابل قسمت اور مساحت اور تجزی کا نہین اور متشکل ہونا ارواح مجردہ کا ساتھ
صورت بشری کے حالت مفارقت مین بدن سے یا حالتِ تعلق مین ساتھ قالب کے
صورت عارضی اُسکی ہی اور ظہور صورت ذاتی اُسکی کا سوائے عالم غیب کے محال ہی پس
یہ ہم صورت اور ہم شکل ہونا ایک قسم کی قوتِ تصرف روحانیت سے ہی اور اِس عالم

ذات اپنی کے ہی اور فرقہ دوسرا سخیونکا وہ کہتے ہین کہ روح انسانی بوقت جدا ہونے کے بدن سے نقل کرتی ہی طرف بدن حیوانون کے کیونکہ صفات اُس حیوان کی حالت مفارقت مین بدن سے ساتھ اُس روح کے محکم ہوجاتی ہین اور روح مین رسوخ پاکر ملکہ پکڑتی ہین فرقہ تیسرا سخیونکا وہ کہتے ہین کہ روح انسانی بمجرد جدا ہونیکے جسم سے جسم نباتی مین نقل کرتی ہی کیونکہ اُسکو درجہ حیوانی کا نہ رہا بمجرد موت کے درجہ حیوانی سے اُترکر ساتھ درجہ نباتی کے سونجتی ہی کہ اول اُس جا سے عروج کیا تھا فرقہ چوتھا فسخیونکا وہ کہتے ہین کہ روح انسانی جب بدن انسان سے جدا ہوتی ہی فی الحال تعلق لیتی ہی ساتھ جسم حیوانی کے اور جسم حیوانی سے نقل کرتی ہی ساتھ جسم نباتی کے اور جسم نباتی سے ساتھ جسم معدنی کے اور معدنی سے ساتھ جسم جمادی کے اور یہ درجہ نہایت انحطاط اُسکے کا ہی پھر جمادی سے نقل کرتی ہی ساتھ معدن کے اور معدن سے ساتھ نبات کے اور نبات سے ساتھ حیوان کے اور حیوان سے ساتھ انسان کے یہ درجہ نہایت بلندی اور عروج اُسکی کا ہی پس ہر بار دورہ اُسکا اسی قدر رہتا ہی پس سخن اِس طائفہ کا لطور وہم کے ہی اور مذہب تمامونکا باطل کیونکہ سخیان اور رسخیان ایسا عالم روحانی سے محجوب ہین کہ بجز عالم جسمانی کے کچھ نظر نہین کرتے اور فسخیان مرتبہ حیوانی سے تجاوز نہین کرتے اور نسخیان ساتھ مرتبہ جمادی کے قانع ہوئے ہین اے عزیز جو شخص کہ خواب مین تیرے کلام کرتا ہی اور اقسام کے علوم نادرہ بیان فرماتا ہی وہ روح تیری ہی اور یہ حالت مشغول ہونا اُسکا ہی عالم بشریت سے کہ یہ بدن ہی ساتھ عالم اول اور وطن اصلی اپنی کے کہ اُس جا سے اُترکر خواب مین تجلی کرتی ہی اور شکل مین عالم کے ہوکر راہ دکھاتی ہی اور یہ صفت ذاتی اُسکی ہی کہ جو علوم اُسمین پوشیدہ ہین قوت سے ساتھ فعل کے لاتی ہی تا ملکہ جسم کا ہوکر سبب قوت اور قوت دین اور دنیا اُسکی کا ہو پس خواب مین معلم اور متعلم ایک ہوتے ہین جیسا کہ آئینہ کہ کوئی شخص دوسرا اُسمین سوائے تیرے نہین

دیگر ۲۲

قال غوث الاعظم رایت الرب ثم سالت عن المعراج قال لی یا غوث المعراج ہو العروج عن

سماوی صورت اور شکل قبول کرکے ساتھ بعضے آدمیون کے ہمکلام ہوتے ہین اور کہتے ہین
کہ ہم فرشتہ بھیجے ہوے خدا کے واسطے کام تیرے کے حاضر ہوے ہین جیسا کہ حق سبحانہ نے
قرآن شریف مین قصۂ مریم سے خبر دی پس اگر فرشتہ صورت اور شکل مین ہوکر کلام حق سبحانہ
کا آدمی کو پہونچاوے اُس شخص کو نبی کہتے ہین اور اُس مقام کو وحی اور بعضے وقت
ہوتا ہی کہ روبروے آدمی کے ظاہر ہوکر ہمکلام ہوتے ہین اور کلام فرماتے ہین اور حال سے
خبر دیتے ہین پس اس آواز کو ہاتف کہتے ہین اور بعضے وقت ہوتا ہی کہ ملائک آسمان کے
سخن دل مین آدمی کے القا کرتے ہین اگر وہ القا بیداری مین ہی نام اُسکا الہام اور اگر
خواب مین ہی نام اُسکا خواب راست ای عزیز جیسا کہ معیت روح کی ساتھ جسد کے ہی اُسی قدر
معیت حق سبحانہ کی ساتھ کل کائنات کے ثابت ہی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اور جبکہ
روح پر اعراض اجسام کے مانند دخول اور خروج اور اتصال اور انفصال اور سوا
اُسکے جائز نہین اسی طرح حق سبحانہ پر بھی جائز نہین یعنی ذات حق سبحانہ کی منزہ اور
مقدس ہی اعراض سے جل ذکرہ ولا الہ غیرہ حقیقت مین ساتھ تمام ذرات مخلوق کے
موجود ہی بغیر حلول اور اتصال اور انفصال اور بغیر مماست اور محاذات کے باہمہ
ہوکر بے ہمہ تماسون سے دور ہوکر نزدیک ہی نہ متصل اور دور ہی نہ منفصل عجب نزدیکی
اُسکی اور دوری بندہ کی عجب حاضری اُسکی اور غائبی بندہ کی عجب جمال باکمال اُسکا
اور نابینائی بندہ کی ای عزیز اہل تناسخ چار فریق ہین اول نسخیان دوسرے مسخیان
تیسرے رسخیان چوتھے فسخیان پس فرقہ نسخیون کا کہتا ہی کہ روح انسانی ہمیشہ تعلق بدن
انسان کو چاہتی ہی اور جب تعلق ایک بدن کا چھوڑ دیتی ہی فی الحال تعلق دوسرے بدن
کا رحم مین پکڑتی ہی اور وہ روح اپنی ذات سے قائم نہین اور زوال پذیر بھی نہین اور
وہ ہمیشہ مظہر جسمانی کو چاہتی ہی تا ساتھ اُسکے متعلق ہوجاوے اور قیام اُسکا ساتھ بدن
کے ہی پس اس تقریر سے روح آدمی کی قائم بالغیر ہونا لازم آتا ہی اور جو چیز کہ قائم ساتھ
غیر کے ہو اُسکو عرض کہتے ہین اور عرض بسبب فنا ہونے معروض کے فانی ہوجاتا ہی
اور نزدیک کاملونکے اگرچہ روح بدن سے بطور تعلق کے نقل کرتی ہی لاکن قائم ساتھ

تمام وساوس اور ہواجس سے فانی کرتے ہین اور ساتھ صفات ذاتی اپنی کے باطن
مین بندہ کے متصرف ہوتے ہین اور اُسکو خودی سے اپنی معزول کردیتے ہین
ای عزیز باقی رہنا وساوس اور ہواجس کا بہ نسبت اُس شخص کے کہ ابھی مقام فنا
سے نہ گذرا ہو شرک خفی ہی اور بہ نسبت اُس شخص کے کہ ساتھ بقا کے بعد فنا کے پہونچا
ہو شرک نہین ہوتا اور وہ شخص کہ ابھی ابتدا حال فنا مین ہو کر اُسکا غائب ہوتا ہی
اور جب مقام مشاہدہ ذات اور صفات مین قرار پا کر اُسکا حال فنا سے ساتھ
صحو کے آیا ہو غائب ہونا اُسکا اِس حال تمکین سے نہین ہوتا پس بعضونکو ایسا اتفاق ہوتا ہی
اور بعضونکو نہین بلکہ باطن اُسکا غرق دریاے فنا مین ہوتا ہی اور ظاہر اُسکا حاضر ای عزیز فنا
اور بقا ہر دو صفت ہین جسقدر بندہ خلق سے فانی زیادہ اُسقدر ساتھ حق کے باقی زیادہ
ہوتا ہی پس اہل فنا اور بقا بعد طلب اور مجاہدہ کے ساتھ طمانیت وجدان اور سرور شاہد
کے پہونچتے ہین اور عین مراد مین ہر مراد سے بے مراد ہوتے ہین اور مقامات اور کرامات
کو حجاب جانتے ہین اور مشرب دل کا حظوظ روحانی اور جسمانی سے ساقط ہوتا ہی پس
پہونچنا ساتھ مرتبۂ فنا کے بعینہ پہونچنا ساتھ حقیقت محبت ذاتی کے ہی اور فنا محض عنایت اور
بخشش حق سبحانہ کی ہی اور وہ فنا حقیقی ہوتا ہی عاریت نہین ہوتا اِسی واسطے سالک
اُس فنا سے رجوع نہین کرسکتا کما قیل الفانی لا یرد الی اوصافہ اور مراد اِس وجود
بشریت سے وجود طبیعی اصلی ہی نہ وجود طبیعی عارضی پس عود کرنا وجود طبیعی عارضی کا
وجود فنا کو نقصان نہین کرتا اور وہ صورت طبیعت کی ہی نہ حقیقت طبیعت کی جیسا
کہ کہا ہی بیت موسیٰ اندر درخت آتش دیدہ سبز تر می شد آن درخت از نار شہوت
و حرص مرد صاحب دل ہمچنین دان و ہمچنین پندار ای عزیز فنا ر الفنا کہ درمیان اہل
اللہ کے مشہور ہی یہ ہی کہ سالک وجود جسمانی سے فانی ہو کر وجود روحانی سے بھی فانی
ہو جاوے یہانتک کہ بسبب رویت جلال اور کشف عظمت الٰہی کے دل مین اور
غالب ہونے اِس حال کے دنیا اور عقبیٰ کو فراموش کرے اور احوال اور مقامات
نظر ہمت مین اُسکی حقیر اور ناچیز دکھے اور عقل اور نفس سے فانی ہو جاوے بلکہ فنا

کل شی سوائی وکمال المعراج مازاغ البصر وما طغیٰ فرمایا غوث اعظم نے دیکھا مین نے پروردگار کو
پس سوال کیا مین نے معراج سے فرمایا حق سبحانہ نے مجکو کہ معراج عروج کرنا ہی ہر شی سے
جو سوا اسیرے ہی طرف میرے اور کمال معراج کا مازاغ البصر وما طغیٰ ہی اے عزیز عروج اوپر
چڑھنے کو کہتے ہین اور نزول نیچے اترنے کو پس جبتک کہ طالب صادق اور عاشق کامل
تمام چیزون سے عروج نہ کریگا مرتبہ علی الاعلیٰ کو نہ پہونچیگا اور مراد انی ذاہب الی ربی
سے یہی ہی اے عزیز عروج عام کا ناسوت سے ملکوت تک ہی اور عروج خاص کا ملکوت سے
جبروت تک اور عروج اخص الخاص کا جبروت سے لاہوت تک یعنی عروج عام کا صفات
ذمیمہ سے طرف صفات حمیدہ کے ہوتا ہی اور عروج خاص کا صفات حمیدہ سے طرف
صفات روحانی کے یعنی طرف شوق اور ذوق اور محبت اور عشق کے ہوتا ہی اور عروج
اخص الخاص کا صفات روحانی سے طرف صفات رحمانی کے ہوتا ہی اے عزیز کمال عروج
کا مازاغ البصر وما طغیٰ ہی اور یہ صفت محبوب رب العالمین کی تھی کہ جو چیز پیش نظر انکی
ہوتی تھی آپ طرف اسکے التفات نفرماکر اس سے عروج کرتے ان الی ربک المنتہیٰ سے یہی
اشارہ ہی اے عزیز جبتک کہ سالک مقام فنائیت کو نہ پہونچیگا یہ مرتبہ بقائیت کا حاصل
ہونا ممکن نہین پس معلوم ہو کہ فنا نہایت سیر الی اللہ کو کہتے ہین اور بقا ابتدا سیر فی
اللہ کو بولتے ہین پس سیر الی اللہ اسوقت تمام ہوتی ہی کہ سالک وطن مالوف اور
حظوظ بشریت سے بالکل باہر ہو کر راہ طلب مین توجہ راست طرف حق سبحانہ کے
لاوے اور صحرا ہستی کو یکبارہ قدم صدق سے قطع کرے تا ساتھ کعبہ وصال کے پہونچے
اور سیر فی اللہ اسوقت ثابت ہوتی ہی کہ بندہ کو بعد فناء مطلق کے کہ مراد اس سے
فناء ذات اور صفات اور افعال ہی وجود حقانی عطا کرین یہانتک کہ ساتھ اس
وجود کے طرف عالم متصف باوصاف الٰہی اور متخلق باخلاق ربانی کے ترقی کر سکتے
ہین اور اس مرتبہ کو بی یبصر و بی یسمع و بی ینطق و بی یمشی و بی یعقل کہتے ہین کہ ذات
اور صفات فانیہ نے اس مقام مین لباس بقا کا پہنا اور قبر خلفاے محشر ظہور مین پہونچے
اس صورت مین تصرفات جذبات حق سبحانہ کے باطن پر بندہ کے غالب ہو کر اسکو

اس طور کو نہایت نہین اور یہ احوال بجز سالک کے معلوم نہین ہوتا اور یہ جا سب اسرار شہود
عالم وحدت اور وحدانیت کا ہی فالحق سبحانہ تجارب الکل من حیث کون کل شئ موجوداً
بہ ومعدوماً بنفسہ لا من حیث ان لہ وجوداً خاصاً تحدبہ فانہ محال بعد پہونچنے سالک کے
مقام مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے حکم تعین کا مطلق بندہ سے اٹھ جاتا ہی اور مرتبہ مین
بقا باللہ کے بسبب متصف ہونے ساتھ صفات ربانی کے اسکو تعینات حقانی عطا کرتے ہین
اور کسیکو پیش از فنا کے وصول ساتھ حق سبحانہ کے ہرگز میسر نہین ہوا اور اسی قدر حال فنا مین بھی وصول
میسر نہوا الا لیکن بعد از بقا کے سالک کو وصول ساتھ حق سبحانہ کے ہو سکتا ہی اور جب سالک نے بقا پایا
بسبب مدد بہ انوار تجلی محبوب کے مضمحل اور ناچیز نہین ہوتا بلکہ قوت پکڑتا ہی اسی طرح بسبب مخالطت رکھنے
کے ساتھ خلق کے تغیر سے محفوظ رہتا ہی اور کوئی چیز ممکنات سے سیر واصل کو مشاہدہ محبوب اور
اشتغال سے اسکے باز نہین رکھتی اور شہود حق سبحانہ کا اسکو حجاب خلق کا نہین ہی تا صبیا کہ صاحب
فنا کو مخالطت ساتھ خلق کے حجاب حق کا نہین ہوتا بلکہ ہر ایک کو مقام مین
اپنے بغیر حجاب ایک دوسرے کے مشاہدہ کرتا ہی اور فنا اور بقا ہر دو مقام سالک
مین جمع ہوتے ہین فنا مین باقی اور بقا مین فانی نہین ہوتا مگر یہ ہی کہ حالت ظہور بقا
مین فنا اسمین ساتھ علم کے شامل رہتی ہی پس مراتب وصول کے کہ وہ مراتب سیر فی اللہ
کے ہین ہرگز منتہی نہین ہوتے کیونکہ کمال اوصاف محبوب کو حد اور نہایت نہین اور
جسقدر کہ سالک دنیا مین مراتب وصول کے طی کریگا ابھی اول مرتبہ مین ہی مراتب وصول
سے نسبت کرتے ہین ان مرتبون کی کہ باقی رہے ہین اور نہایت کو مراتب کی تمام عمر
بلکہ آخرت مین بھی نہ پہونچیگا کما قیل منازل الوصول لا ینقطع ابداً الآباد فی العمر الاخروی
الابدی فکیف فی عمر القصیر الدنیوی اے عزیز عاشق صادق تمام شجرہ انسانی کو ساتھ
شاخہاے بشری اور بیخہاے ملکوتی روحانی کے خورش آتش حقیقی کا کر دیتا ہی اور شجرہ
سبز نفس انسانی کو بھی فدا آتش حقیقی کا کرتا ہی تا وہ آتش تمام اجزاے وجود مین اس
شجرہ کے تصرف کرے پس اسیحا وصال حقیقی میسر ہوتا ہی قولہ تعالے نودی من شاطی
الوادی الایمن فی البقعۃ المبارکۃ من الشجرۃ ان یا موسی انی انا اللہ بعضے فرماتے ہین

بھی فنا ہوجائے یہانتک کہ سالک نے جب اپنے کو حق مین محو پایا یہ تصور محویت کا بھی بالکل درمیان سے اٹھ جاکر دل ساتھ حق سبحانہ کے قرار پاوے اور خیال اس فنا کا نہ رہے اور عین فنا مین زبان اُسکی ساتھ حق کے ناطق اور تمام حیرت اور بے نشانی اور تن خاشع اور خاضع ہوجاوے کہتے ہین اذا فنی العبد عن اوصافہ ادرک البقاء بتمامہ اے عزیز اختلاف اقوال مشائخ کا تعریف مین فنا اور بقا کی موافق اختلاف احوال سوال کرنے والے کے ہے ہر شخص کو مطابق سمجھ اور صلاح اُسکی کے جواب کیے ہین بعضون نے کہا کہ مراد فناء الفنا سے مخالفات ہے اور مراد بقاء البقا سے موافقات پس یہ قول توبۂ نصوح کو لازم کرتا ہے بعضون نے کہا کہ فنا دور ہونا لذت اور خواہش دنیا کا ہے اور بقاء البقاء رغبت آخرت کی پس یہ سخن مقام زہد کو لازم کرتا ہے بعضون نے کہا کہ فنا زائل ہونا لذات اور خواہشات دنیا اور آخرت ہر دو کا ہے اور بقاء البقا طلب کرنا حق سبحانہ کا پس یہ قول لازم کرنے والا صدق اور محبت ذاتی کا ہے بعضون نے کہا کہ فنا غائب ہونا ہے تمام چیزون سے اور بقا حضوری ہے حق سبحانہ کی پس یہ نتیجہ سکر کا ہے کل ہذہ الاشارات فیہا معنی الفناء من وجہ ولکن فناء المطلق ہو ما یستولی من امر الحق سبحانہ علی العبد فیغلب کون الحق علی کون العبد اے عزیز جبکہ اہل معرفت بعد فنا فی اللہ سے ساتھ مرتبۂ بقا باللہ کے پہونچتے ہین جو کچھ کہ دیکھتے اور پہچانتے ہین اپنے مین دیکھتے اور پہچانتے ہین اور حیرت اُنکی وجود مین اپنے ہے اور مراد فنا سے فنا ہونا وصف بشریت کا اور مغلوب ہونا اُس بشریت کا بوقت ظہور کرنے سلطان ربوبیت کے ہے جیسا کہ بعد ڈالنے لوہے کے آتش مین لوہا رنگ آتش کا لیتا ہے لیکن عین آتش نہین ہوتا بیت تراو مثنوی و لیک ار چہ گنی ، جا لی برسے کز تو تو ئی برخیز دو پس جبکہ سلطان آتش وصف شی کو بدل دیتی ہے اگر سلطان ارادت حق سبحانہ کسی شی کو وصف سے اُسکے دور کرے کیا عجب ہے یہ مقام فنا کا کشش اور عنایت الٰہی ہے لیکن ظہور اُسکا آہستہ آہستہ بسبب حاصل ہونے شرائط کے ہوتا ہے پس شرط پہونچنے کی اس مقام مین توجہ تمام طرف جناب حق سبحانہ کے ہے ساتھ واسطۂ محبت ذاتی کے اور پرہیز کرنا اُس چیز سے کہ محبت ذاتی سنو اے عزیز راہ علم اور عقل کی کنارہ دریائے فنا تک ہے بعد اُسکے تمام حیرت اور بے نشانی ہے اور عجائب

صلی اللہ علیہ وسلم مین ایسا شخص ہو کہ دنیا کو دوست رکھے یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی قولہ تعالیٰ منکم من یرید الدنیا آخر آیت تک پس وہ صحابہ رضی اللہ عنہم بالکل دنیا اور ارادہ سے دنیا کے فانی ہوے تھے اسی طور حارثہ نے کہا عزفت نفسی عن الدنیا پس حارث دنیا سے ساتھ آخرت کے فانی ہوے تھے اور خلق سے ساتھ حق کے عامر بن قیس نے کہا کہ اگر نیزون سے مجکو ماریں دوست رکھتا ہون لاکن نماز مین مجکو خطرہ قلب مین سواے نماز کے نہین آتا جیسا کہ دوسرونکو آتا ہی اسی طرح حسن رضی اللہ عنہ نے اس مقام مین فرمایا کہ حق سبحانہ نے نماز مین خطرہ غیر حق کا قلب مین ہمارے نہین پیدا کیا ای عزیز فنا بالکل غائب ہوتا ہی تمام اشیا سے جیسا کہ فنا ہونا موسیٰ علیہ السلام کا اسوقت کہ پروردگار نے طور پہ تجلی فرمائی فخر موسی صعقا پس جب موسیٰ طور سے واپس ہوے خبر نہ دی کہ کیا دیکھا اور کہان تھے ابو سعید خراز نے کہا علامت فانی ہونے کی یہ ہی کہ سالک باہر ہووے حظ دنیا اور آخرت سے اور اسمین پیدا ہووے ایک نور انوار قدرت تا در سے تا وہ سالک بسبب اس نور کے تصور سے فنا کے بھی خارج ہو اور بجز رویت حق سبحانہ کے کوئی شی دوسری باقی نہ رہے اور معنی باہر ہونے کے حظوظ دنیا اور آخرت سے یہ ہین کہ طالب کو غرض دنیا کی اور عوض آخرت کا اور حظ بغیر حق سبحانہ کے نہ ہے جسکو قرب حق کہتے ہین پس حضرت اسم جلال حق سبحانہ ایک حال سالک پر وارد ہوتا ہی کہ وہ بسبب اس حال کے عظمت اور بزرگی حق کی اور صغر اور حقارت نفس کی مشاہدہ کرتا ہی اور سالک کو فانی کرتا ہی رویت سے صفت اپنی کی اور وہ رویت خارج ہونا ہی حظوظ نفس سے اور جس چیز کو کہ بندہ ملک اپنی تصور کرتا ہی یا صدور فعل کو اپنے سے جانکر اسکو وسیلہ قرب حق سبحانہ کا سمجھتا ہی اس سے پاک کر کے باطن کو اپنے ساتھ جاروب لا کے جھاڑتا ہی اور کوئی چیز دوسری سواے حق سبحانہ کے باقی نہین رکھتا یہانتک کہ وہ بندہ ایسا ہو جاتا ہی کہ ازل مین پیش از پیدایش خلق کے علم میں حق سبحانہ کے تھا پس اسوقت مین اسکو معلوم اور ثابت ہوتا ہی کہ حق کو بجز حق کے نہین پہچان سکتے اور ساتھ اسکے سوا اسکے

فنا وہ ہی کہ بندہ تمام حظوظ سے فانی ہوجاوے چنانچہ اسکو کسی چیز مین حظ نہ آوے اور بالکل اشیا سے ایسا فانی ہوا ہو کہ تمیز اسکو باقی نہ رہی جیسا کہ عامر بن عبداللہ نے کہا کہ اگر عورت کو دیکھون مین یا دیوار کو سو دونزدیک میرے برابر ہی پس حق سبحانہ اس مقام مین متولی تصرف اس سالک کا ہوجاتا ہی وظائف عبودیت اور موافقت بندگی مین اور بقا نزدیک انکے وہ ہی کہ بندہ حظوظ اور مرادات اپنے سے فانی ہو کر جس چیز مین کہ ارادہ اور رضامندی حق سبحانہ کی ہو باقی ہوجاوے بزرگون نے فرمایا کہ بقا مقام انبیاء علیہم السلام کا ہی کیونکہ انبیاء علیہم السلام کو خلعت سکینہ پہنا کر ایسے مقام مین پہونچایا ہی کہ کوئی شی اس مقام کو نہین پہونچتی اور کوئی چیز قیام سے ادا کرنے فرائض اور نوافل اور اقسام عبودیت اور بندگی کے باز نہین رکھتی اور منع نہین کرتی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اور باقی اس شخص کو کہتے ہین کہ تمام اشیا نظر مین اسکی ایک شی ہوجاوین اور تمام حرکات اور سکنات اسکے موافقت مین حق سبحانہ کی اور دور مخالفت سے ہوجاتی ہین اور وہ شخص فانی ہوتا ہی مخالفات سے اور باقی رہتا ہی موافقات مین اور مراد اس تقریر کی کہ تمام اشیا نظر مین اسکی ایک ہوجاوین یہ ہی کہ تمام مخالفات موافقات ہوکر امر اور نہی ایک ہوجاوے بلکہ مراد وہ ہی کہ ادیر کیے ہوے حق سبحانہ کے راضی رہی اور امر اور نہی کو بجا لاوے اور ہر عمل اور فعل خالص واسطے حق سبحانہ کے کرے نہ واسطے لذت نفس اور نہ واسطے دنیا اور آخرت کے اور متخلق ساتھ اخلاق الٰہی کے ہوجاوے اور کوئی فعل واسطے منفعت اور دفع مضرت کے نہ کرے بلکہ تمام لذات ... خواہشات نفسانی بالکل منقطع اور ساقط کردیوے کہتے ہین کہ فنا حظوظ اپنی سے ہی اور بقا ساتھ حظوظ غیر کے یا فنا ہی شہود مخالفات سے قصداً اور عزماً اور بقا ہی شہود موافقات مین قصداً اور فعلاً یا فنا ہی تعظیم ماسوے اللہ سے اور بقا ہی تعظیم اور جلال مین حق سبحانہ کی حدیث ابی حازم کی خبر دیتی ہی جیسا کہ فرمایا کہ جو کچھ دنیا سے گذرا خواب ہی اور جو کچھ نہ باقی رہا غرور ہی پس شیطان کون ہی کہ اس سے خوف کرین نہ طاعت مین اسکی منفعت ... یت مین اسکی مضرت پس گویا نزدیک انکے نہ دنیا وجود رکھتی ہی نہ شیطان لیکن فنا حظوظ کا جیسا کہ عبداللہ ابن مسعود نے کہا یہ ہی کہ مین نہین جانتا ہون کہ صحابہ رسول

باقی نہ رہا اور معنی تمام شی واحد ہونے کے یہ ہین کہ حق سبحانہ بندہ کو بجز موافقات کے تصرف
نہین دیتا یعنی جبکہ بندہ حق کا یگانہ ہوا اُس بندہ سے سوائے موافقت کے صادر
نہو گا بعضون نے فرمایا فنا دہ ہی کہ حق سبحانہ بندہ کو ہر رسم سے فنا کرتا ہی پس اُسکو
ایسی بقا اور فنا حاصل ہوتی ہی کہ بالکل علم اور شعور اُسکا نہین رہتا اور ایسا وقت
میسر ہوتا ہی کہ وقوف و اطلاع اُسکی نہین رہتی بلکہ حق سبحانہ عالم اُس بقا اور فنا اور وقت
کا ہو کر حافظ اُسکا تمام حال ناشائستہ اور نا بایستہ مین رہتا ہی اے عزیز مشائخین نے اختلاف
کیئے ہین اِس امر مین کہ فانی کو دوبارہ طرف باقی رہنے اوصاف بشری کے رد کرتے ہین
یا نہین بعضون نے کنا کر رد کرتے ہین اور حال فنا کا ہمیشہ نہین رہتا کیونکہ ہمیشہ رہنے مین
معطل ہوجانا اعضا کا ادا کرنے سے فرضون کے اور معطل ہونا حرکات کا امور معاش اور
معاد مین لازم آتا ہی ابو العباس بن عطا نے ایک کتاب لکھی ہی نام اُسکا عود الصفات
ہی اُسمین حال اِسکا خوب مفصل ہی لاکن بزرگان اور محققان اِس طائفہ عالیہ کے جیسا کہ
جناب سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ اور دوسرے مانند جنید اور خراز اور نوری وغیرہم
قدس اللہ اسرارہم کے ساتھ رد ہونے فانی کے طرف اوصاف بشری کے قائل نہین
ہین کیونکہ فنا عین بخشش اور فضل اور عطا حق سبحانہ کا ہی خاص واسطے بندہ کے اور یہ
خلعت سر پر خاصون اپنے کے رکھتا ہی پس واپس کرلینا اُس عطا کا اور رد کرنا اُس نعمت
کا لائق حضرتِ حق سبحانہ تعالے و تقدس کے نہین کیونکہ سلب اور رد کرلینا بسبب جفا
اور پشیمانی کے ہوتا ہی اور یہ صفت اُس شخص کی ہوتی ہی کہ اُسکو علم نیا پیدا ہوا اور یہ معنی حضرت عزت سے
منفی ہی پایہ ہی کہ غرور اور مکر حضرتِ حق کا ہی اور حق تعالی ساتھ مومن کے مکر نہین کرتا لاکن کافرون سے
کرتا ہی جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ ابلیس نے طاعت مین حق سبحانہ کی مشاہدہ نہ پایا اور آدم علیہ السلام
نے معصیت مین مشاہدہ کو حق سبحانہ کے گم نہ کیا ابو سلیمان دارانی نے کہا قسم ہی حق کی
کہ جو شخص حرم کبریائی مین داخل ہوا پھر نہ پھرا ابلیس اگر ساتھ حق کے پہونچتا پھر نہ پھرتا
اے عزیز فانی وظائف عبودیت مین حق سبحانہ کے محفوظ ہی جیسا کہ کسی نے جنید سے پوچھا
کہ ابو الحسن نوری کو جنید رد ہو گیا ایک مسجد مین کھڑا ہی اور اللہ اللہ کہتا ہی نہ طعام

نہین ہو پہنچ سکتے بعضے کہتے ہین کہ فنا فانی ہونا سالک کا ہی صفاتِ بشری سے اور متصف
ہونا ساتھ صفاتِ الٰہی کے کیونکہ اوصافِ بشری کے ظلم اور جہل ہین قولہ تعالیٰ انہ کان ظلوماً
جہولاً اسی قدر فانی اور غائب ہونا ہی جحود اور کفر اور انکار اور تمام صفاتِ ذمیمہ اور
اخلاقِ ناپسندیدہ سے یہانتک کہ علم اوپر جہل کے اور حلم اوپر ظلم کے اور شکر اوپر کفر کے اور
صفاتِ حمیدہ اوپر صفاتِ ذمیمہ کے غلبہ کرتے ہین ابو القاسم فارس نے کہا کہ فنا حال اُس
شخص کا ہی کہ کوئی صفت صفاتِ بشری کو مشاہدہ نہ کرے اور اُن تماموں کو صفات
خداوندی مین غائب اور فانی دیکھے اور یہ بھی ابو القاسم نے کہا کہ فناے بشریت سے
یہ مراد نہین کہ بشریت بالکل معدوم ہو جاوے بلکہ مراد فناے بشریت سے وہ ہی کہ بندہ
ایسی لذت اور الم مین پڑے کہ وہ لذت اور الم زیادہ تر اور غالب تر ہووے اُس لذت
اور الم سے کہ بندہ رکھتا تھا جیسا کہ مشاہدہ مین جمال یوسف علیہ السلام کے عورتون نے
اوصاف اپنے سے فانی ہو کر ہاتھونکو اپنے پارہ پارہ کر لیا سبب اُسکا یہ تھا کہ مشاہدہ سے
جمال یوسف کے ایسی لذت باطن مین اُنکے پہونچی تھی کہ الم ہاتھ کٹنے کا اُنکو بالکل معلوم
نہوا اور بعضون نے تمام حال کو ایک جانکر کہا ہی کہ فنا عین بقا ہی اور جمع عین تفرقہ
پس اختلاف عبارت مین ہی نہ حقیقتِ حال مین اور اِسی طرح غیبت اور شہود اور سکر
اور صحو کو ایک جانا ہی کیونکہ جو شخص فانی ہوگا باقی ہوگا اور جو کہ باقی ہوگا فانی ہوگا اپنے
سے اور صفات سے اپنے پس فنا عین جمع ہی کیونکہ سالک کو بجز مشاہدہ حق کے دوسرا
نہین ہوتا اور جمع عین تفرقہ ہی کس واسطے کہ اپنے کو اور غیر کو اپنے نہین دیکھتا اور باقی
ہوتا ہی کیونکہ ہمیشہ ساتھ حق کے ہی اور حق سبحانہ خود جمع کرنے والا اُسکا ہوتا ہی اور وہ
ماسواے سے فانی اور مفارق اِسی طرح صاحبِ سکر بھی غائب ہی تمیز اور فرق کرنے سے
اور معنی زوال تمیز کے یہ ہین کہ سالک فرق نہین کرتا الم اور لذت اور خوشی اور ناخوشی
مین اور دوسرے معنی یہ ہین کہ تمام اشیا نسبت کرنے اُسکی شی واحد ہو جاتی ہین اور
مخالفت باقی نہین رہتی کیونکہ مخالفت کثرت کو لازم کرتی ہی اور اِسیجا کثرت کو وجود نہین
پس تمیز نہین رہتا کیونکہ تمیز درمیان دو شی کے کر سکتے ہین اور جب اِسیجا تمام شی ایک ہو گئی تمیز

اور اگر وہ ہوگا غیر حق سے روگردان اور طرف حق سبحانہ کے متوجہ ہو جاوے تو اور یہ نہین
کہ ایکدل کو سو پارہ کرکے ہر پارہ کو در پے ہر مقصود کے آوارہ کرے تو کہتے ہین کہ مراد تفرقہ
سے وہ ہے کہ سالک دل کو بواسطۂ متعلق کر دینے طرف امور متعددہ کے پراگندہ کرے
اور جمع وہ ہے کہ تمام دل کو ساتھ مشاہدۂ واحد کے متوجہ کرے ایک فریق نے گمان کیا
کہ جمعیت جمع کرنے مین اسباب کے ہے پس وہ ہمیشہ عین تفرقہ مین رہے اور دوسرے فریق
نے یقین سے سمجھا کہ جمع کرنا اسباب کا عین اسباب تفرقہ کا ہے پس تمامون سے دست بردار
ہوے قول تعالے وہو معکم اینما کنتم حق سبحانہ تمام جا حاضر اور تمام حال مین ساتھ ظاہر اور باطن
تیرے کے ناظر پس یہ کیا خسارت ہے کہ تو دیدہ لقاے حق سبحانہ سے اٹھا کر طرف دوسرون کے
ڈالتا ہے اور طریق رضامندی حق سبحانہ کا طلب کرکے راہ دوسری چلتا ہے پس وجود ماسواے
حق سبحانہ کا زوال پذیر ہے اور حقیقت ماسوی اللہ کی معلوم ہے معدوم اور صورت اسکی موجود ہے
موہوم اور وہ ماسوی روز اول نہ بود رکھتا تھا نہ نمود اور آج کے روز نمود رکھتا ہے بے بود پس
ایسی شی سے تجکو کیا حاصل ہوگا لگام اختیار کی ہاتھ مین امید اور آرزو کے دنیا لا حاصل اور
پشت اعتماد کی ساتھ اس مزخرفات فانی کے رکھنا بے فائدہ پس دل تمامون سے اٹھا اور طرف حق سبحانہ
کی لگا اور تمامون سے توڑ اور ساتھ حق کے پیوند دے تجلی علی الاطلاق حضرت ذو الجلال کی
ہر جمال اور کمال کہ تمام مراتب مین ظاہر ہے پر تو جمال اور کمال اسکا ہے کہ تمامون پر چمکا
پس جس شخص کو دانا جانے تو اثر دانائی اسکی کا ہے اور جس کسیکو بینا دیکھے تو اثر بینائی اسکی
کا ہے کہ روح کل سے طرف جزئیت کے اور مطلق سے طرف مقید کے تنزل فرما کر تجلی کی
ہے تا تجکو جز سے ساتھ کل کے اور مقید سے ساتھ مطلق کے پہونچاوے یہ نہین کہ تو ساتھ
جز کے کل سے اور ساتھ مقید کے مطلق سے باز رہے اے عزیز اگرچہ آدمی بسبب جسمانیت
کے نہایت کثافت مین ہے لاکن باعتبار روحانیت کے نہایت لطافت مین ہے پس
آدمی جس طرف متوجہ ہوگا حکم اسکا لیگا اور رنگ اسکا قبول کریگا عام خلائق بسبب
بہت اتصال رکھنے ساتھ اس صورت جسمانی کے اور کمال مشغول ہونے ساتھ اس
پیکر ہیولانی کے عالم روحانی سے باز رہے ہین اگر اندیشہ آدمی کا گل ہے آدمی گلشن ہے اور

میرے اے عزیز الصلوٰۃ معراج المؤمنین حکم صاحب شریعت کا ہے کہ نماز معراج مومن کی ہے پس معراج عام کا عروج کرنا ہے کاموں خسیس اور بیہودہ اور نجاست ظاہرہ وغیرہ سے اور معراج خاص کا عروج کرنا ہے خطرات نفسانی اور شیطانی اور خباثت باطنی سے اور معراج اخص الخاص کا عروج کرنا ہے دوئی اور خودی اور ہستی اپنی سے اور شعور اور پندار روحی اور سری سے اے عزیز نماز جامع تمام عبادتوں قرآن اور تسبیح اور درود اور دعا اور مراقبہ اور حضوری کی ہے روایت ہے کہ بوقت نماز کے جوش دل مبارک حضرت سلطان الانبیاء رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تین کوس سے سنا جاتا پس حال اس نماز کا تحریر اور تقریر سے باہر ہے کہ المصلی یناجی ربہ پس نماز تین قسم پر ہے اول نماز عام کی وہ ہے کہ بوقت عبادت کے حق سبحانہ کو حاضر اور ناظر اوپر تمام احوال ظاہر اور باطن کے جانے اور دوسری نماز خاص کی وہ ہے کہ بوقت عبادت کے حق سبحانہ کو ایسا جانے کہ دیکھتا ہے اس طرح استغراق اور مشاہدہ باطن کا حاصل ہو اور نماز اخص الخاص کی وہ ہے کہ بوقت نماز کے شعور اور خودی اور ہستی باقی نہ رہے جیسا کہ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ لم اعبد ربا حتیٰ لم اره اور جب نماز میں پیکان تیر کا جسم مبارک علی رضی اللہ عنہ سے نکالا گیا آپکو بالکل خبر نہوئی اے عزیز نماز عام کی شریعت ہے کہ منھ طرف قبلۂ ظاہری کے لاتے ہیں اور دل ساتھ حضوری رکعت کے رکھتے ہیں لاکن حضوری باطن سے کچھ خبر نہیں اور نماز خاص کی طریقت ہے کہ منھ طرف قبلۂ باطن کے لاتے ہیں اور دل ساتھ حضوری باطن کے رکھتے ہیں اور طرف کسی چیز کے التفات نہیں کرتے لاکن مشاہدہ سے کچھ خبر نہیں اور نماز اخص الخاص کی حقیقت ہے کہ نظر کمال پر دوست کے رکھکر اپنے کو نہیں دیکھتے اور شعور اور خودی اور ہستی سے درگذرے ہیں اور فرق درمیان ساجد اور مسجود کے نہیں جانتے اللہم ارزقنا ہذہ الصلوٰۃ بحق محمد المحبوب وآلہ المسعود صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اے عزیز نصیحت اور شفقت اور ارادت یہ ہے قولہ تعالیٰ ما جعل اللہ من قلبین فی جوفہ یعنی حضرت بیچون نے کہ تجکو نعمت ہستی کی عطا کی باطن میں تیرے بجز ایک دل کے نہ رکھا تجکو بھی لازم ہے کہ محبت میں اسکی ایکدل

منقطع ہوجاوے اور تمام معقولات اور معلومات نظر بصیرت سے اُسکی اُٹھ جاوین اور
تمام طرح سے روگردان ہو کر ساتھ غیر حق سبحانہ کے آگاہی اور شعور اُسکو نہ رہی پس
جبتک کہ آدمی ہوا اور ہوس مین گرفتار ہی یہ نسبت اُس سے قائم ہونا نہایت دشوار ہے
مگر جبکہ آثار جذبات لطفِ الٰہی کے اُسپر ظہور کرکے شغلہ محسوسات اور معقولات کو باطن
بندہ کے دور کرے اور لذتین اُسکی اوپر لذات جسمانی اور روحانی کے غلبہ کرین البتہ
کلفت مجاہدہ کی درمیان سے دور ہوکر بجاے اُسکے لذت مشاہدہ کی قرار پاتی ہی اور
خطرات غیر کے قلب سے اُٹھ جاتے ہین پس اِسحال مین مقدمہ جذبہ کا کہ وہ لذت پانا ہی
یاد حق سبحانہ سے اپنے مین بندہ کو حاصل ہوتا ہی لازم ہی کہ تمام ہمت کو اپنی متوجہ اُسطرف
کرے اور جو چیز کہ منافی اُسکی ہی اپنے سے دور کرے فی المثل اگر کوئی شخص تمام عمر اپنی صرف
اِس معنی کے کرے ہرگز عہدہ حق گزاری سے اُسکی باہر نہوگا اَی عزیز حقیقت حق سبحانہٗ کی
ہستی ہی اور ہستی کو اُسکی اختلاط اور پستی نہین پاک ہی تغیر اور تبدل سے اور مبرا ہی عیب
تعدد اور تکثر سے تمام نشانون سے بے نشان نہ علم مین سماتا ہی نہ اعیان مین تمام
چندہا اور چونہا اُس سے پیدا ہین اور وہ بے چند اور چون با ہمہ ہوکر بے ہمہ تمامون سے
جدا اور وہ درمیان جان اور دل کے ہوکر جان اور دل اُس سے بے حاصل اَی عزیز
اصطلاح مین عارفون کی لفظ وجود کا ہی معنی اُسکے ہونا یا حاصل ہونا ہی اور یہ معنی
قبیل مفہومات اعتباریہ اور معقولات ثانیہ سے ہی کہ مقابل مین اُسکے کوئی امر خارج مین
نہین بلکہ ماہیات کو عارض ہوتا ہی اور گاہی لفظ وجود کا کہتے ہین اور مراد اُس سے
حقیقی لیتے ہین کہ ہستی اُسکی بذاتِ خود ہی اور ہستی باقی موجودات کی ساتھ اُسکے اور
فی الحقیقت خارج مین غیر حق سبحانہ کا موجود نہین اور باقی موجودات عارض اُسکے ہین
اور قائم ساتھ اُسکے اور کہنا اِس اسم وجود کا اوپر حق سبحانہ کے ساتھ معنی ثانی کے ہی
نہ ساتھ معنی اول کے اَی عزیز معرفت حق سبحانہ کی دنیا مین جمال اور کمال آدمی کا ہی
اور آخرت مین جنت اور ذخیرہ اُسکا اور مستعد معرفت مین اُسکی تنِ آدمی مین دل ہی
نہ اعضا اُسکے پس جانتے والا حق سبحانہ کا اور چلنے والا طرف اُسکی اور قرب طلب

اگر اندیشہ خار ہی آدمی ہیزم چوبی کا ہی پس تجکو لازم ہی کہ کوشش کرے اور اپنے کو نظر سے اپنی ڈھانپے اور ساتھ ذات واحد حقیقی کے متوجہ ہووے کیونکہ درجات موجودات کے تمام آثار جمال حق سبحانہ کے ہین اور تمام مراتب کائنات کے آئینۂ کمال اُسکے ہین پس اِس نسبت مین یہانتک مداومت کرے تو کہ وہ نسبت ساتھ روح تیری کے قائم ہو کر ہستی تیری نظر سے تیری اُٹھ جائے یہانتک کہ اگر تو ساتھ اپنے متوجہ ہووے ایسا یقین ہو کہ ساتھ حق سبحانہ کے متوجہ ہوا ہی اور جب اپنے سے تعبیر کرے گویا اُس سے تعبیر کرتا ہی پس مقید مطلق ہو کر انا الحق ہوا لحق ہو جاوے اور ورزش اِس نسبت کی ایسی کرنا چاہیے کہ کسی وقت اور کسی حال مین اِس نسبتِ شریف سے خالی نہ رہی کیا آنے اور جانے مین اور کیا کھانے اور سونے مین اور کیا کہنے اور سُننے مین حاصلِ کلام یہ ہی کہ تمام حرکات اور سکنات مین حاضر وقت رہی تا کوئی وقت خالی نہ گذرے بلکہ دم سے اپنے خبردار رہی تا غفلت سے بچاوے پس جسقدر کہ نسبت بڑھے گی اُسی قدر کیفیت بھی اُسکی ترقی کریگی لاکن واسطے قائم کرنے اِس نسبت کے چندے صحبت سے خلق کی اور صورتون سے موجودات کی یکطرف ہونا ضرور ہی اور جبتک کہ نفی خطرات اور اوہام کی قلب سے نہ کریگا وہ نسبت حاصل نہو گی پس جتنا کہ خطرات منفی تر اور وسوسے مختفی تر اُسی قدر وہ نسبت بھی قوی تر ہوتی ہی آگے درویش کوشش کرتا خطرات متفرقہ میدانِ سینہ سے خیمہ اپنا باہر لگا دین تا نور ظہور حق سبحانہ کا باطن مین تیری پرتو ڈالے اور تجکو تجسے لیجاوے یہانتک کہ تجکو ساتھ اپنے بالکل شعور باقی نہ رہی بلکہ تو اِس بے شعوری سے بھی بیخبر ہو جاوے بل لم یبق الا الواحد الحق سبحانہ کسواسطے کہ بزرگون نے فرمایا فنا وہ ہی کہ ظہور حق سبحانہ کا باطن مین بندہ کے ایسا غالب ہو جاوے کہ بندہ کو کچھ شعور ماسوی کا باقی نہ رہی آگے عزیز معلوم ہو کہ فناء الفنا فنا مین داخل ہی کیونکہ صاحب فنا کو اگر اپنی فنا کا شعور رہی وہ صاحب فنا نہین کسواسطے کہ فنا اور فانی ہر دو ماسوا ای ہین پس شعور ساتھ فنا کے منافی فنا کا ہی اِسی واسطے کہا ہی کہ توحید یگانہ ہونا دل کا ہی یعنی خالص اور مجرد ہونا دل کا تعلق ماسوای حق سبحانہ سے از روے طلب اور ارادہ کے اور جہت علم اور معرفت سے یعنی طلب اور ارادہ اُسکا تمام مطلوبات اور مرادات سے

اور ساکن تحت مین امر کے ہو لاکن وہ نفس شہوانی حیوانی کو دفع کرتا ہی اور ہمیشہ انکار مین اُسکے ہی کہ افعال بد سے کسی چیز کو اپنے پر گوارا نہین رکھتا اُسکے نفس کو لوامہ کہتے ہین قولہ تعالے ولا اقسم بالنفس اللوامۃ اور اگر ترک اعتراض کرتا ہی اور مطیع شہوات کا ہوتا ہی اُسکو نفس امارہ کہتے ہین قولہ تعالے ان النفس لامارۃ بالسوء اے عزیز رحمت حق سبحانہ کی بسبب جود اور کرم ذاتی کے کسی شخص سے دریغ نہین اور حضرت حق سبحانہ بخل اور منع سے پاک اور بلند ہی لاکن بسبب خبث اور کدورت اور مشغول ہونے دل کے ساتھ غیر حق کے محجوب ہی گنجایش رحمت کی اُسمین نہ رہی جیسا کہ کوزہ جبکہ پانی سے بھر جاتا ہی ہوا کو اُسمین راہ نہین رہتی پس جو دل کہ ساتھ غیر خدا کے مشغول ہو معرفت جلال حق کی اُس دل مین نہین پہونچتی پس جو شخص کہ تمام اعضا کو اپنے علم اور عمل مین صرف کرتا ہی تشبیہ ساتھ ملائکہ کے دیتے ہین اور وہ لائق اُسکا ہوتا ہی کہ ساتھ ملائکہ کے ملے اور اسکو ملکی اور ربانی نام رکھتے ہین الخ الاسلام اور جو شخص کہ تمام ہمت اپنی ساتھ لذات بدنی کے مصروف رکھتا ہی مقام مین بہائم اور چارپایون کے ہوتا ہی وہ شخص یا بیخبر اور بہت کھانے والا ہوگا مانند گاو کے یا بہیمیت ہوگا مانند خوک کے یا مردم دار ہوگا مانند سگ کے یا کینہ ور ہوگا مانند شیر کے یا متکبر ہوگا مانند چیتے کے یا حیلہ گر ہوگا مانند لومڑی کے یا جامع ان تمام اوصاف کا ہوگا مانند شیطان کے اور جو شخص کہ اعضا کو اپنے طرف حق سبحانہ کے متوجہ کرے اور امر کو اُسکے بجا لاوے سعادت ابدی پائیگا ہرگز بدبخت نہوگا اور جو شخص کہ اِس سے پھرے اُسنے تخم بے دولتی کا بویا اور بدبخت ازلی ہوا پس سیر تمام سعادتون کا اِس سفر مین وہ ہی کہ لقا کو حق سبحانہ کی مقصد اپنا کرے اور سرائے آخرت کو مسکن اور دنیا کو منزل اور بدن کو مرکب اور اعضا کو خادم اور باقی قوتین حس تمام کی ہین اُنکو کام پر رکھے اور اُس سعادت ابدی کو حاصل کرے اور شاکر نعمتون حق سبحانہ کا ہی اور اگر نہ کیا دشمنون شہوت اور غضب وغیرہ کی کریگا شقی اور کافر نعمت کا ہوکر مستحق دشمنی اور دوری کا ہوگا نعوذ باللہ من ذالک پس پرہیز راہ کا ذکر ہی اور ذکر راہ کشف کی اور کشف راہ فوز اکبر کی اور فوز اکبر راہ لقا رحمن سبحانہ کی ہوتی ہی اللہم ارزقنا فی الدنیا

والاخرۃ رویتک وتمم بالخیر آمین خیر الکلام ما قل ودل وللعارف تکفیہ الاشارۃ

کرنے والا حضرتِ حق کا دل ہی اور جسپر کہ معارف حق سبحانہ کے مکشوف ہوتے ہین دل
ہی اور تمام اعضا تابعدار اور فرمان بردار اُسکے ہین کہ دل اُن اعضا سے طلب خدمت
کرتا ہی اور وہی دل مقبول حق کا ہی جبکہ غیر سے خالی ہوا اور وہی دل محجوب حق سے
ہی جبکہ ساتھ غیر کے مشغول ہوا اور تمام سوال اور جواب اور خطاب اور عقاب ساتھ اُسی کے
ہی اور سعادت قرب حق سبحانہ کی اور رستگاری واسطے اُسی دل کے ہی بشرطیکہ تو اُسکو
پاک رکھے اور شقاوت اور دوری حضرتِ حق سے صفت اُسی دل کی ہی اگر تو اُسکو
معصیت مین آلودہ رکھے اور طاعت وظیفہ دل کا ہی اور غذا اُسکی اور جو عبادت کہ تن
پر ظاہر ہوتی ہی اثر اُسکا ہی نورانیت سے اُسکی اور جو معصیت کہ تن پر وارد ہوتی ہی
اثر اُسکا ہی ظلمت اور خباثت سے اُسکی پس معرفت دل اور حقیقت اوصاف اُسکے کی اصل دین اور
بنیاد طریق یقین کا ہوتا ہی پس حقیقت دل کی معنی روحانی ربانی ہی کہ اُسکو ساتھ اِس قلب
جسمانی کے تعلق دیا ہی اور حقیقتِ انسانی وہ ہی کہ طرف اُس عالم کے جاوے اور تمام
اعضا انسان سے عالم اور عارف اور مدرک اور مخاطب اور معاقب اور مقبول اور
مردود وہی ہی اور اکثر خلائق اِسمین متحیر ہین کہ وجہ تعلق اُسکے کا ساتھ اِس قلب جسمانی
کے مانند تعلق اعراض کے ساتھ اجسام کے ہی یا مانند اوصاف کے ساتھ موصوف
کے یا مانند تعلق مکین کے ساتھ مکان کے پس معلوم کرنا اِس معنی کا تعلق ساتھ علوم
مکاشفہ کے رکھتا ہی اِس سبب سے کہ شارع نے افشا اِس راز کا نہین کیا اور اُسکو روح
انسانی بھی کہتے ہین جیسا کہ نفس کہتے ہین اور مراد اُس سے آدمی مین وہ چیز ہی کہ جامع
قوتِ غضب اور شہوت اور دوسری صفات ذمیمہ کی ہی اور یہ نفس آدمی کا کہ حقیقت
آدمی کی اُسی سے ہی ساتھ اوصاف مختلف کے موصوف ہی موافق اختلاف احوال آدمی
کے جبکہ وہ نفس تحت مین امر کے ساکن ہوکر بے آرامی شہوت کی اُس سے دور ہوجاوے
اُسکو نفس مطمئنہ کہتے ہین قولہ تعالے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی اور وہ نفس کہ منع کرنے والا
صفات حمیدہ آدمی کا ہی رجوع اُسکا طرف حق سبحانہ کے ممکن نہین کیونکہ وہ لشکرون
مین سے شیطان کے ہی جبکہ شیطان مردود ہی وہ بھی مردود اور اگر وہ نفس انسانی آرام

فاضل توی قاضی توی	شہید توی غازی توی
مفتی توی ملاان توی	یا شیخ عبد القادرا
با سروران سرور توی	سلطان دین پرور توی
دلبند آن حیدر توی	یا شیخ عبد القادرا
دانا بسر حکمت توی	بینا بسر قدرت توی
با عز و با عظمت توی	یا شیخ عبد القادرا
صافی توی صوفی توی	کافی توی کوفی توی
آنکس کہ معروفی توی	یا شیخ عبد القادرا
ہم عارفی ہم کاملی	با لطف ایزد شاملی
ہم عالمی ہم عاملی	یا شیخ عبد القادرا
گیتی ز تو معمور شد	عالم ز تو پر نور شد
سری ز تو مشہور شد	یا شیخ عبد القادرا
با عشق یا زان عاشقی	با صدق بازان صادقی
من ہر چہ گویم لائقی	یا شیخ عبد القادرا
زاہد بگویم زاہدی	عابد بگویم عابدی
با حق عجائب شاہدی	یا شیخ عبد القادر
ہم راکعی ہم ساجدی	ہم احمدی ہم حامدی
از ملت خود آمدی	یا شیخ عبد القادرا
ہم مجمعی ہم جامعی	ہم مسمعی ہم سامعی
ہم لمعی ہم لامعی	یا شیخ عبد القادرا
ہم آفتاب خاوری	ہم پادشاہ داوری
از عیب سندان نادری	یا شیخ عبد القادرا
عقل است درس آموز تو	عشق است نار افروز تو

قصیدۂ مبارک

ای شاہِ شاہان نامِ تو	بر جسمِ وحدت نامِ تو
بر چرخِ ہفتم گامِ تو	یا شیخ عبدالقادرا
ای آلِ یٰسین آلِ تو	آن نکتہ بر خالِ تو
من خود ندانم حالِ تو	یا شیخ عبدالقادرا
در عرشِ اعظم جاے تو	در لامکان ماواے تو
بر فرقِ شاہان پاے تو	یا شیخ عبدالقادرا
پایت بہ فرقِ ہر دلی	ای نورِ ابصارِ علیؓ
زنگارِ دل را صیقلی	یا شیخ عبدالقادرا
در طورِ اقصٰے رازِ تو	در گوشِ روح آوازِ تو
با حق تعالےٰ رازِ تو	یا شیخ عبدالقادرا
حکمِ شریعت گفتۂ	راہِ طریقت رفتۂ
دُرِّ حقیقت سفتۂ	یا شیخ عبدالقادرا
عارف توئی عرفان توئی	سالک توئی سلطان توئی
در بحرِ جان جانان توئی	یا شیخ عبدالقادرا
سر حلقۂ چل تن توئی	زان پنج تن یک تن توئی
میزانِ حق میزان توئی	یا شیخ عبدالقادرا
در مذہبِ شافی توئی	در مشربِ آدم توئی
در منقبِ اکرم توئی	یا شیخ عبدالقادرا
سر دفترِ عنبا توئی	درویش ہم فقرا توئی
خوش فہم ہم شعرا توئی	یا شیخ عبدالقادرا
عالم توئی عادل توئی	از آسمان نازل توئی
با یادِ حق راضی توئی	یا شیخ عبدالقادرا

شمس الضحی اشد روی تو — والیل قد بد موی تو
فردوس صحن کوی تو — یا شیخ عبد القادرا
طوبی ز قدرت کم شود — لعارت مسیحا دم شود
گر حق بگویم حق شود — یا شیخ عبد القادرا
ما کافران محراب تو — چون محو گشته شان تو
بر قاب قوسین جان تو — یا شیخ عبد القادرا
چشمان تو شمس و قمر — در هر که اندازی نظر
ابرو ار بانی ز سقر — یا شیخ عبد القادرا
نخ علی سگ درگاه تو — از جان و دل همراه تو
هر دو قدم بر راه تو — یا شیخ عبد القادرا
من با سگانت هم هم — در کوی تو خاک رهم
نوازه مارا از کرم — یا شیخ عبد القادرا
ما را شفیعی هر زمان — برهان ز آفت آنجهان
یکدم ز کوی خود مران — یا شیخ عبد القادرا
دستم بگیری از کرم — نوازه مارا دمبدم
هستی تو قبله محترم — یا شیخ عبد القادرا

ابیات

هر طرف روی اوست خاطر خواه — نشنیدی فثم وجه الله
دیدن حق اگر چه غیبت روا — پس چرا خود [illegible] اعما
گر خدا از خود جدا جوئی — من عرف نفسه چرا گوئی
اگر خدا از حلول جان پاک است — عقل اینجا همیشه گم ناک است
وهو معکم که خود همی خوانی — این معیت چگونه سیدانی
گرنه خود را بخود همیشه نمود — ما رمی الله غیر حق چون بود

چرخ دو عالم روزن تو | یا شیخ عبد القادرا
تار از تو روشن می شود | باد از تو توسن می شود
خاک از تو گلشن می شود | یا شیخ عبد القادرا
سید توئی صاحب توئی | یا جا خود نائب توئی
در چشم ما حاضر توئی | یا شیخ عبد القادرا
سیفی ز تو مستور شد | قدسی ز تو پر نور شد
عالم ز تو معمور شد | یا شیخ عبد القادرا
در قاب قوسین نه قدم | غارت مکن باغ ارم
بر دردمندان کن کرم | یا شیخ عبد القادرا
عالم همه حیران تو | بر سر تو باشان تو
مشکل همه آسان تو | یا شیخ عبد القادرا
باد ست در فرمان تو | از عرش بالا شان تو
شمس و قمر قربان تو | یا شیخ عبد القادرا
ای نور در سروری | از سروران سرور توئی
گوی دو عالم می بری | یا شیخ عبد القادرا
آن طرہ طراری کند | با هر کسی یاری کند
از بهر حق یاری کند | یا شیخ عبد القادرا
باشد اگر هر مو دهان | در هر دهان صد صد زبان
وصفت نیاید در بیان | یا شیخ عبد القادرا
خیزد چو بانگ امتی | آنجا سراج امتی
پاک از همه مستی | یا شیخ عبد القادرا
ای نور حق حاصل شدی | حق را از آن واصل شدی
در دلبری کامل شدی | یا شیخ عبد القادرا

وہو الآن راچہ فہمیدی — تا گہا کان گر شنیدیدی
چونکہ موسی وجود خود نگذاشت — لن ترانی باو ندا برخاست
ہر کہ خاک وجود خود شوید — من رانی چو مصطفے گوید
ای کہ خود را نکو ہمی دانی — افلا تبصرون چرا خوانی
لمن الملک را بکن تکرار — ان اللہ واحد القہار
از پس داد این سخن گویم — ولکم دینکم ہمیگویم
لاتخافون مژدہ ترسندہ است — ہر کہ می ترسدش مبارک بندہ است
خوف خشیت خاص دانایان بود — ہر کہ دانا نیست کی ترسان بود

ترسگاری رستگاری آورد
ہر کہ درد آرد عوض درمان برد

خاتمۃ الطبع

جمیع حمد اُس خالق حقیقی کو سزاوار ہی جس نے لفظ کُن سے ہیژدہ ہزار عالم کو خلق فرمایا اور شرف لقد کرمنا بنی آدم سے انسان ضعیف البنیان کو مشرف کیا اور جمیع کائنات سے انبیای مرسلین و اولیای مکرمین کو ممتاز فرمایا اور نعت سرور کائنات رہنماے عالم محمد المصطفے صلی اللہ علیہ وسلم جنھون سنے درگاہ باری تعالےٰ سے خلعت رسالت و نبوت پہنکر عالم دنیا مین قدم رنجہ فرمایا ہر سعادتمند کو آداب معاشرت اصول شریعت سکھلائے اور منقبت آپ کے آل و اصحاب رضی اللہ عنہم کی جنھون نے آپکی پیروی قدم بقدم اختیار کی طریقہ سنت کو اپنا دستور العمل کیا بناے اسلام انھین سے محکم ہوئی امابعد درین ایام فرخندہ کتاب الہامات غوثیہ مولفہٗ عارف ازلی مولانا فتح علی جیسمن افادات حضرت محی السنۃ والدین غوث الاسلام والمسلمین شیخ عبد القادر جیلانی رح کا بیان ہی صفات اور کمالات آنحضرت اظہر من الشمس ہین اس کتاب مین طریق حفظ مراتب و آداب اسرار معرفت الٰہی جو آنحضرت سے مروی ہین وہ درج ہین مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بماہ مارچ ۱۹۰۹ء مطبوع ہوئی